عنبر ۔ ناگ ۔ ماریا

چھ لاشیں

(قسط نمبر ۲۰)

اے حمید

فہرست۔

سنو پیارے بچو۔

ماریا عنبر اور ناگ کے تعاقب میں کوہ ہمالیہ کی چوٹی کنچن چنگا کی طرف جا رہی ہے اس وادی میں جھیل کنارے ناگ دیوتا کا بہت بڑا مندر ہے عنبر بھی قید سے فرار ہو کر کیلاش نامی ڈاکو کے ساتھ ناگ دیوتا کے مندر کی طرف جا رہا ہے۔

سانپ کی لاش والی صندوقچی گم ہو چکی ہے راستے میں ایک ڈاکوؤں کا گروہ حملہ کرتا ہے عنبر اکیلا مقابلہ کر کے انہیں ہلاک کر دیتا ہے پھر وہ ایک غار میں داخل ہوتے ہیں جس کے اندر ایک خوف ناک دریا بہہ رہا ہے۔

منگول قزاق

بارش بڑی موسلا دھار ہو رہی تھی۔
ماریا مہاگنی کے گنجان درخت کے نیچے بارش سے بچ کر کھڑی تھی
ہمالیہ کی ترائی کی بارش کو وہ پہلی مرتبہ دیکھ رہی تھی اس سے زیادہ
خوفناک بارش اس نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی پانی کی ایک بوچھاڑ تھی
جو طوفانی ہواؤں کے ساتھ ڈھلان کے پتھروں اور چٹانوں پر گر رہی
تھی بارش کا ایک شور تھا جس سے کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔
بادل گھرے چھائے ہوئے تھے بجلی چمکتی تو بادل زور زور سے گرجنے
لگتے پہاڑی نالے بڑی تیزی سے بہہ رہے تھے ماریا جس درخت
کے نیچے کھڑی تھی وہ ایک گنجان چھتری کی طرح اس کے اوپر تنا ہوا تھا

پھر بھی پانی کی بوندیں ٹپاٹپ اس کے اوپر گر رہی تھیں سردی بھی زیادہ ہوگئی تھی ماریا نے سمور کی کھال کا کوٹ پہن رکھا تھا درخت کے نیچے وہ کھڑی غائب حالت میں تھی۔

وہ دکھائی نہیں دے رہی تھی وہ اپنے آپ کو بھی دکھائی نہیں دے رہی تھی یعنی اگر وہ اپنے ہاتھ پاؤں کو دیکھنا چاہتی تو اسے اپنے ہاتھ اور پاؤں دکھائی نہیں دیتے تھے یہ اسے بڑی عجیب بات لگتی تھی اور اب اسے الجھن سی ہونے لگی تھی ایک مدت سے اس نے اپنے آپ کو نہیں دیکھا تھا وہ بڑی حیران تھی کہ جادو کا اثر اتنی دیر تک کیسے قائم رہا؟ اب وہ غائب ہونے کی حالت سے تنگ آ گئی تھی اور چاہتی تھی کہ وہ اپنی ظاہری حالت میں آجائے اور خود بھی اپنے آپ کو دیکھنے لگے لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ بات اس کے بس میں نہیں ہے وہ اگر چاہے بھی تو غائب سے ظاہر نہیں ہوسکتی یہ سب جادو کا کرشمہ تھا اور جادو اس کی پہنچ

سے باہر تھا اس کے باوجود غائب ہونے سے اسے ایک فائدہ ضرور تھا کہ وہ حفاظت کے ساتھ سفر کر رہی تھی وگرنہ آج سے دو ہزار برس پہلے ویران صحراؤں اور جنگلوں میں کسی اکیلی لڑکی کا سفر کرنا ایک بے حد مشکل کام تھا اور اگر ماریا غائب نہ ہوتی تو اب تک یا تو اسے کوئی آدم خور بھون کر کھا چکا ہوتا، یا کسی شیر نے اسے ہڑپ کر لیا ہوتا۔

ماریا درخت کے تنے کے ساتھ لگ کر بیٹھی تھی۔

وہ سوچ رہی تھی کہ کنچن چنگا کے پہاڑ پر جھیل شدن سر تک وہ پیدل کیسے پہنچے گی کیونکہ پہاڑوں پر وہ اتنا طویل اور دشوار سفر پیدل طے نہیں کر سکتی تھی اس کے لئے ضروری تھا کہ اس کے پاس اگر گھوڑا نہیں تو کوئی خچر یا بھینسا ضرور ہو جس پر سوار ہو کر وہ آسانی سے سفر کر سکے اور منزل پر جلدی پہنچ سکے مگر وہاں کسی خچر یا بھینسے کا ملنا ایک محال بات دکھائی دیتی تھی بارش کا زور ابھی تک نہیں ٹوٹا تھا وہ اسی زور و شور

کے ساتھ ہو رہی تھی۔

اتنے میں ماریا کیا دیکھتی ہے کہ ایک بھورے رنگ کا پہاڑی ریچھ
بارش میں بھیگتا ڈھلان پر سے اترتا چلا آرہا ہے ماریا نے سوچا کہ اگر
ریچھ اسی درخت کے نیچے آگیا جہاں وہ کھڑی ہے تو یہ بہت خطرناک
بات ہوگی کیونکہ ریچھ اس کے جسم کی بو ضرور سونگھ لے گا وہ دل ہی دل
میں دعائیں مانگنے لگی کہ ریچھ دوسری طرف نکل جائے مگر ایسا نہ ہوا۔
خدا جانے ریچھ کو بھی کوئی اور پناہ لینے کی جگہ کیوں نظر نہ آئی وہ بھاگتا
ہوا پہاڑی سے اترا اور تیز بارش میں سیدھا اسی درخت کے پاس آکر
رک گیا جہاں ایک طرف ماریا بیٹھی بارش رکنے کا انتظار کر رہی تھی۔
ریچھ کو اپنے بالکل قریب پاکر ماریا کے تو ہوش وحواس ہی گم ہو گئے
ریچھ پہلے تو درخت کے نیچے کھڑا تھوتھنی اٹھا کر ادھر اُدھر دیکھتا رہا پھر
شاید اس نے بھی ایک انسان کی موجودگی محسوس کر لی تھی جو اسے

دکھائی نہیں دے رہا تھا وہ بار بار ماریا کی طرف تھوتھنی کر کے فضا میں ماریا کی بو سونگھتا اور پھر چاروں طرف دیکھ کر سر کو زور سے جھٹک دیتا ماریا دم سادھے کھڑی تھی اور اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا وہ بہت آہستہ آہستہ سانس لے رہی تھی تا کہ اس کے جسم کی بو کم سے کم ریچھ کو پہنچے یہ طریقہ وہ اس سے پہلے بھی استعمال کر چکی تھی پھر بھی ماریا کو خطرہ تھا کہ کہیں ریچھ اس پر اچانک حملہ نہ کر دے حملے کی صورت میں اس کے پاس سوائے ایک تلوار کے اور کچھ نہ تھا۔

مصیبت یہ تھی کہ ریچھ ایک یا دو بار تلوار کا وار کرنے سے کبھی ہلاک نہیں ہوتا اس کی موٹی گردن پر اس قدر زیادہ بال ہوتے ہیں کہ تلوار کا ایک وار اس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا۔ اس دوران میں ریچھ ہوشیار ہو کر انسان پر حملہ کر دیتا ہے اور اسے ہلاک کر کے رکھ دیتا ہے ریچھ نے اب ہوا میں ادھر اُدھر پنجے مارنے شروع کر دیے ماریا پرے ہٹ کر

کھڑی ہوگئی ریچھ بھی اس جگہ پہنچ گیا ماریا بہت پریشان ہوگئی تھی کہ یہ کس مصیبت سے پالا پڑ گیا ہے ایک بار تو اس نے سوچا کہ تلوار مار کر ریچھ کا کام تمام کردے۔ پھر اسے خیال آیا کہ ناحق کسی جنگلی جانور کو مارنا کچھ اچھا نہیں لگتا مگر ریچھ تو اپنی فطرت کے مطابق ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے پڑ گیا تھا آخر ماریا نے تلوار کھینچ لی اگر بارش رک جاتی تو ماریا وہاں سے نکل جاتی بارش اس قدر تیز اور خوفناک انداز میں ہو رہی تھی کہ اس کے لئے وہاں سے نکلنا مشکل ہو گیا تھا۔

ریچھ ماریا سے پانچ چھ فٹ کے فاصلے پر پنجے مار رہا تھا۔ اسے ماریا نظر تو نہیں آ رہی تھی لیکن اس کی بو اسے برابر آ رہی تھی اور اس کے حساب سے وہ حملہ کر رہا تھا ماریا نے تلوار سونت لی اور ابھی وہ تلوار ہوا میں بلند کر کے ریچھ پر حملہ کرنے کی سوچ ہی رہی تھی کہ سن کر کے ایک تیر آیا اور گھپ سے ریچھ کی گردن میں آدھے سے زیادہ پیوست ہو گیا

ریچھ نے ایک بھیانک چیخ ماری۔

ماریا بڑی حیران ہوئی کہ بارش میں تیر کدھر سے آ گیا تھا؟ وہ درخت کے پیچھے جا کر کھڑی ہو گئی اسے خطرہ تھا۔

کہ کہیں کوئی تیر اسے نہ لگ جائے کیونکہ تیر چلانے والے کو تو وہ دکھائی ہی نہیں دے رہی ہو سکتا تھا کہ تیر نشانے پر خطا جاتا اور اس کے سینے میں آ کر لگ جاتا اتنے میں ایک اور تیر سن کر کے آیا اور ریچھ کے پیٹ میں کھب گیا ریچھ پاگلوں کی طرح شور مچانے لگا اس نے زمین پر زور زور سے پنجے مارنے شروع کر دیئے پھر دو تین تیر یکے بعد دیگرے ریچھ کے جسم میں آ کر پیوست ہو گئے ریچھ شدید زخمی ہو کر زمین پر گر پڑا خون کا فوراہ اس کے جسم سے نکل کر بارش کے پانی میں بہنے لگا تھوڑی دیر بعد ریچھ ٹھنڈا ہو گیا ماریا نے چاروں طرف بڑے غور سے دیکھا کہ یہ کون سا شکاری تھا جو چھپ کر ریچھ پر تیر چلا رہا تھا ماریا کو

بارش میں کوئی شکاری نظر نہ آیا درختوں جھاڑیوں، پتھروں اور ٹیلوں پر
چھاجوں پانی برس رہا تھا اور وہاں کوئی بھی انسان نہیں تھا ماریا بڑی
حیران ہو رہی تھی کہ یہ آخر تیر کہاں سے آ گئے ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی
کہ دو آدمی بڑی تیزی سے گھوڑے دوڑاتے ہوئے سامنے کی پہاڑی
ڈھلان پر سے اترے اور سیدھے ماریا کے قریب درخت کے نیچے آ
کر رک گئے گھوڑوں سے اتر کر انہوں نے مردہ ریچھ کو فاتحانہ
مسکراہٹ کے ساتھ دیکھا اور اسے گھسیٹ کر درخت کے نیچے لے
آئے شکل وصورت اور لباس سے وہ دونوں منگول قبیلے کے قزاق
معلوم ہوتے تھے انہوں نے ریچھ کی کھال اتارنی شروع کر دی۔
ماریا یہ سب کچھ بڑی خاموشی سے ایک طرف درخت کے نیچے کھڑی
دیکھ رہی تھی ایک قزاق نے دوسرے سے کہا۔
ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں بھورے رنگ کا ریچھ مل گیا اس علاقے

میں اس رنگ کا ریچھ بہت کم نظر آتا ہے۔

دوسرا قزاق کہنے لگا۔

درگا دیوی کے مندر میں اس کھال کی بڑی قدر ہوتی ہے اب ہم یہ کھال پر دہت کو پیش کر کے مندر میں داخل ہو سکیں گے پہلا قزاق ہنس کر بولا۔

اور پھر اسی رات کے اندھیروں میں درگا دیوی کے سونے کی مورتی چرا کر وہاں سے نو دو گیارہ ہو جائیں گے ہند چینی کے سوداگر درگا دیوی کی مورتی بڑی خوشی سے ایک لاکھ سونے کی اشرفیاں دے کر خرید لیں گے۔

اتنی دولت ہمارے لیے عمر بھر کو کافی ہو گی پھر ہمیں کئی سالوں تک کسی جگہ ڈاکہ ڈالنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔

دونوں قزاق قہقہے لگا کر ہنسنے لگا ماریا سمجھ گئی کہ یہ منگول قبیلے کے ڈاکو

ہیں اور کنچن چنگا کی وادی میں درگا دیوی کا مشہور مندر ہے وہاں سے سونے کی مورتی چرانے جا رہے ہیں جیسے یہ ہند چینی میں ایک لاکھ اشرفیوں کے عوض فروخت کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اس زمانے میں مندروں کی سونے کی مورتیاں چرانے کے اکثر واقعات ہوتے رہتے تھے اگرچہ حکومتوں نے بڑی کڑی سزائیں مقرر کر رکھی تھیں اور مندروں کی مقدس مورتیاں چرانے والوں کو پھانسی کی سزا دی جاتی تھی پھر بھی اس قسم کی چوریاں اکثر ہو جاتی تھیں اس کی وجہ محض یہ تھی کہ دوسرے شہروں اور ملکوں میں سونے کی ان مورتیوں کی قیمت بہت پڑتی تھی۔

بارش ابھی تک موسلا دھار ہو رہی تھی۔

قزاقوں نے ریچھ کی کھال اتار کر اسے بارش کے پانی میں اچھی طرح سے دھو کر صاف کیا اور گھوڑے کی پیٹھ پر ڈال دیا پھر وہ درخت کے

نیچے بیٹھ کر آپس میں باتیں کرنے لگے ان کی گفتگو سے معلوم ہوا کہ انہوں نے کسی شہر کے امیر سوداگر کی لڑکی کو بھی اغوا کر کے چھپا رکھا ہے ماریا غور سے ان کی باتیں سننے لگی۔

ہمیں اب یہاں سے فوراً چل کر کا دمبری کی خبر لینی ہو گی مجھے ڈر ہے کہیں وہ رسی کھول کر بھاگ نہ گئی ہو۔

دوسرا قزاق کہنے لگا۔

ایک نازک لڑکی کی یہ ہمت نہیں ہو سکتی کہ وہ اپنے ہاتھ کی رسیاں کھول کر اس طوفانی بارش میں جنگل میں بھاگ جائے۔

پہلا بولا۔

تم بھول گئے ہو شاید کہ کا دمبری کو ہم نے اس کے گھر سے زبردستی اغوا کیا ہے اور وہ اپنے ماں باپ کے گھر تک پہنچنے کے لئے اپنی جان پر بھی کھیل سکتی ہے۔

ٹھیک ہے مگر کا دمبری ایک نازک اور کمزور لڑکی ہے۔

پہلے قزاق نے اپنی بات پر زور دے کر کہا۔

بھائی کچھ بھی ہو۔ ہمیں بارش کے رکنے کا انتظار نہیں کرنا چاہیے اگر کا دمبری بھاگ گئی تو ایک لاکھ اشرفیاں خاک میں مل جائیں گی ہندو چینی کے سوداگروں کے ہاتھ کا دمبری ایک لاکھ اشرفیوں پر نہیں بکے گی بلکہ ہم کا دمبری کی زیادہ قیمت وصول کرنے کی کوشش کریں گے اس لئے کہ اس کے بال سنہری ہیں اور وہ ایک امیر گھرانے کی لڑکی ہے۔

دوسرا قزاق نے اٹھتے ہوئے بولا۔

چلو بھائی! اگر ہمیں یہ وہم ہو گیا ہے کہ کا دمبری بھاگ جائے گی تو چلو ابھی واپس چلتے ہیں لیکن تمہیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ نیچے وادی کے چشمے والے غار کے منہ پر ہم ایک اتنا بھاری پتھر رکھ کر آئے ہیں جسے

دو آدمی مل کر ہی پرے ہٹا سکتے ہیں۔

میں مانتا ہوں لیکن پھر بھی ہمیں کادمبری سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔

دونوں گھوڑوں کو کھولنے لگے ماریا نے خیال کیا کہ اسے بھی ان کے ساتھ ہی چلنا چاہیے تاکہ وہ کادمبری کی زندگی ان قزاقوں کے پنجے سے بچا سکے ظاہر ہے کادمبری کو یہ لوگ اس کے ماں باپ کے گھر سے اٹھا کر لے آئے تھے اور اب اسے ہند چینی کے دور دراز ملک میں کسی امیر جاگیردار کے ہاتھ فروخت کرنے کا ارادہ رکھتے تھے ساتھ ہی ساتھ انہیں کنچن چنگا کی وادی کے درگاہ دیوی کے مندر میں سے سونے کی مورتی کو بھی چرانا تھا ماریا کو یہ خیال اس وقت آیا جب کہ دونوں منگول قزاق گھوڑوں پر سوار ہو چکے تھے اب اگر وہ کسی کے گھوڑے پر سوار ہوتی ہے تو اس کے ساتھ وہ بھی غائب ہو جاتا ہے جو ماریا نہیں چاہتی تھی کہ ایسا ہو۔ اس کے اپنے پاس کوئی گھوڑا نہیں تھا وہ

پریشان سی ہوگئی اس دوران میں دونوں قزاق گھوڑوں کو ایڑ لگا کر بارش میں ڈھلان اتر کر وادی کی طرف چلے گئے۔
لیکن ماریا نے یہ سن لیا تھا کہ ان لوگوں نے کادمبری کو نیچے وادی میں کسی چشمے کے ساتھ کسی پہاڑی کھوی میں چھپا رکھا ہے ظاہر ہے کہ وہ اسے ساتھ لے کر درگاہ دیوی کے مندر کی طرف جا رہے تھے وہاں انہیں مورتی چرانی تھی اور پھر کادمبری کے ساتھ ملک ہند چینی کا رخ کرنا تھا ماریا انہیں درگاہ دیوی کے مندر میں پکڑ سکتی تھی لیکن وہ اس لڑکی کی جلد از جلد مدد کرنا چاہتی تھی جسے ان بدمعاش قزاقوں نے اس کے شریف ماں باپ کے گھر سے اغوا کر لیا تھا۔ بارش کا زور ٹوٹ گیا تھا۔

بادل تیز ہوا کے جھونکوں کے ساتھ مغرب کی طرف اڑے جا رہے تھے پہاڑوں کی چوٹیوں پر سفید سفید برف نظر آنے لگی تھی کالی گھٹا

چھلاشیں

چھپٹ گئی تھی مشرق کی سمت بادلوں میں سے سورج کی کرنوں نے جھانک کر وادی میں دیکھنا شروع کر دیا تھا وادی دور نیچے ایک سبز نگینے کی طرح نظر آ رہی تھی اس کی ایک طرف ہمالیہ کے پہاڑوں کا سلسلہ چلا گیا تھا اور دوسری طرف کنچن چنگا کی پہاڑی کھڑی تھی جس کے دامن میں جھیل نندن سر تھی جہاں ماریا کو امید تھی کہ اس کا بھائی عنبر اسے ضرور مل جائے گا بارش رک گئی ماریا درخت کی پناہ گاہ سے باہر نکل آئی اور اس نے نیچے وادی کی طرف ڈھلان کی پگ ڈنڈی پر چلنا شروع کر دیا دونوں گھوڑسوار بھی اسی پگ ڈنڈی پر سے ہو کر گزرے تھے تیسرے پہر ماریا مختلف پہاڑی راستوں اور گھاٹیوں میں سے ہو کر نیچے وادی میں پہنچ گئی یہ وادی بے حد سرسبز اور خوبصورت تھی جگہ جگہ زیتون اور صنوبر کے درختوں کے جھنڈ تھے اور چشمے بہہ رہے تھے

ماریا کے لئے یہ معلوم کرنا مشکل ہوگیا کہ وہ کون سا چشمہ ہے جس کے پاس کھوہ میں منگول قزاقوں نے کا دمبری نامی سنہرے بالوں والی لڑکی کو چھپا رکھا ہے وہ ایک چشمے کے پاس آ کر رک گئی تھکن سے اس کا برا حال ہو رہا تھا اس نے ناگ کی لاش کی صندوقچی ایک طرف رکھی چشمے میں اتر کر اپنے پاؤں اور گھٹنے دھوکے ٹھنڈے پانی نے اس کی ٹانگوں کی ساری تھکن دور کر دی پھر اس نے منہ ہاتھ دھویا پانی پیا۔ ایک درخت پر سے توڑ کر ایک جنگلی پھل کھایا اور چشمے کے کنارے پر ایک پتھر کی سل پر آرام کرنے کے لئے لیٹ گئی سنہری دھوپ نکل آئی تھی سردی تھوڑی بڑھ گئی تھی مگر پھر بھی وہ بڑی ہی خوشگوار سردی تھی سنہری دھوپ نے ماریا کے جسم کو ہلکی ہلکی گرمائش پہنچا کر پھر سے تروتازہ کر دیا۔

وہ کچھ دیر لیٹی ہوئی سوچتی رہی کہ وہ مقام کون سا ہو سکتا ہے جہاں

قزاقوں نے ایک بے کس اور مجبور لڑکی کو رسیوں میں جکڑ کر زبردستی باندھ رکھا ہے وہ سوچتے سوچتے اٹھ کر بیٹھ گئی اور بڑے غور سے زمین کو دیکھنے لگی اصل میں اسے منگول قزاقوں کے گھوڑوں کے کھروں کے نشان نظر آ گئے تھے یہ نشان ایک ہرے بھرے سبزے کے تختے کی طرف چلے گئے تھے جو وادی سے اوپر کی طرف تھا۔ وہاں سیب کے دو چار درخت دور سے ہوا میں جھومتے نظر آ رہے تھے ماریا سمجھ گئی کہ ان درختوں کے جھنڈوں میں ہی وہ چشمہ ہے جس کے پاس کا دمبری نام کی بے کس لڑکی ڈاکوؤں کے قبضے میں تھی ماریا نے گھوڑوں کے کھروں کے نشان کے ساتھ ساتھ سیب کے درختوں والے چشمے کی طرف چلنا شروع کر دیا۔

اوپر چشمے تک پہنچتے پہنچتے وہ تھک گئی نیچے سے یہ ہرا بھرا تختہ بالکل قریب نظر آ رہا تھا مگر چلنے پر معلوم ہوا کہ کافی فاصلے پر ہے سیب کے

درختوں کے نیچے ایک شفاف پانی کا چشمہ بہہ رہا تھا۔

چشمے پر سیب کے درختوں کی ٹھنڈی چھاؤں تھی ماریا نے جھک کر چشمے کا پانی پیا جو بے حد ٹھنڈا اور میٹھا تھا پھر وہ بڑی خاموشی کے ساتھ ایک طرف پتھروں پر بیٹھ گئی اور چاروں طرف نگاہ دوڑا کر دیکھنے لگی کہ آخر وہ کون سا بڑا پتھر ہو سکتا ہے جسے ڈاکوؤں نے مل کر ایک کھوہ کے منہ پر رکھا تھا؟ وہاں چاروں طرف پتھر ہی پتھر تھے۔

کسی پتھر کو دیکھ کر یہ شک نہیں ہوتا تھا کہ اسے کسی آدمی نے وہاں رکھا ہے ماریا سوچنے لگی کہ اگر یہاں پہنچ کر گھوڑوں کے قدموں کے نشان گم ہو جاتے ہیں تو ظاہر ہے کہ وہ غار بھی یہیں کہیں ہو گی جس کے اندر کا دمبری قید ہے۔

کادمبری

اب ایک عجیب وغریب واقعہ ہوا۔
ماریا چشمے کے پاس بیٹھی بڑے غور سے اردگرد کے منظر کو دیکھ رہی تھی کہ اچانک ایک جگہ پہاڑ کے پہلو میں پتھروں میں حرکت سی پیدا ہوئی ماریا نے دیکھا کہ ایک گول پتھر اپنی جگہ سے آہستہ آہستہ کھسک رہا ہے پھر اس کے دیکھتے دیکھتے وہ پتھر اپنی جگہ سے گر اپڑا اور ایک غار کا منہ نمودار ہو گیا اندر وہی دونوں منگول قزاق کھڑے تھے پتھر کو پرے ہٹا کر دونوں قزاق اندر چلے گئے ماریا کے لئے یہ اندازہ لگانا کوئی مشکل نہیں تھا کہ وہ کادمبری نام کی اغوا کی ہوئی لڑکی کو وہاں سے لے جا رہے ہیں ماریا نے ایک لمحہ بھی سوچنے میں ضائع نہ کیا اور لپک

کر غار کے اندر داخل ہوگئی۔ یہ غار بھی پہاڑوں کے عام غاروں کی طرح تھا اونچی چھت دیواروں میں سے ہلکا ہلکا پانی برس رہا تھا ایک نم دار سا اندھیرا چاروں طرف پھیلا ہوا تھا دور سے اسے گھوڑوں کے ہنہنانے کی آواز آئی ڈاکوؤں کے گھوڑے بھی اندر ہی تھے وہ بڑی حیران ہوئی کہ ان لوگوں نے چھپنے کے لئے کیسے کیسے ٹھکانے بنا رکھے ہیں باہر سے سپاہی لاکھ سر پٹختے رہیں وہ کبھی یہ معلوم نہیں کر سکتے کہ اندر ڈاکو چھپے ہوئے ہیں ماریا غار میں دیوار کے ساتھ ساتھ لگی آگے بڑھتی گئی اب اسے قزاقوں کی آپس میں باتیں کرنے کی آواز سنائی دینے لگی ایک جگہ غار موڑ مڑ گئی سامنے پتھروں کے درمیان ایک مشعل جل رہی تھی جس کی روشنی میں وہی دونوں منگول ریچھ کی بھوری کھال پتھروں پر ڈالے بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے ایک کہہ رہا تھا۔

میرا تو یہی خیال ہے کہ اس لڑکی کو اس جگہ رہنے دیا جائے۔

دوسرا بولا۔

تمہارا مطلب ہے کہ درگا دیوی کی مورتی چرانے کے بعد یہاں آ کر اسے ساتھ لے لیا جائے۔

ہاں اگر ہم ایسے ساتھ ساتھ لیے پھرتے رہے تو خطرہ ہے کہ یہ لڑکی کہیں شور مچا کر ہمیں کسی مصیبت میں گرفتار نہ کرا دے لیکن پھر ہمیں بڑا چکر کاٹ کر دوبارہ یہاں آنا پڑے گا یہ بڑا مشکل ہو گا کیوں نہ ایسا کریں کہ اسے مندر کے باہر کسی محفوظ جگہ رسیوں سے باندھ کر چھپا دیا جائے اور مورتی چوری کرنے کے بعد اسے ساتھ لے کر ہند چینی کی سمت کوچ کر دیا جائے گا۔

خیال تو بڑا اچھا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ہمیں وہاں ایسی محفوظ جگہ مل جائے گی جہاں ہم اس لڑکی کو چھپا سکیں؟

یہ تو وہاں چل کر ہی معلوم ہو گا مگر اس جگہ اسے رکھنا مناسب نہیں ہے بھائی ہمیں بڑا لمبا سفر کر کے واپس اس جگہ آنا ہو گا۔

اور پھر یہاں سے اسے ساتھ لے کر آگے چلنا ہو گا۔

جیسے تمہاری مرضی مگر میرا تو خیال یہی ہے کہ اس لڑکی کو ہم اسی جگہ چھوڑ جائیں ایسی محفوظ غار ہمیں ساری وادی میں نہیں ملے گی زیادہ سے زیادہ ایک دن کا سفر پڑ جائے گا مگر یہ لڑکی ہمارے ہاتھوں سے نکلنے نہیں پائے گی دوسری صورت میں خطرہ ہے کہ کہیں ہم کو لینے کے دینے نہ پڑ جائیں۔

دوسرے قزاق نے ہاتھ لہرا کر کہا۔

تم فکر نہ کرو یار آخر ہم ڈاکو ہیں کوئی معمولی لوگ نہیں ہیں، ایسی کتنی ہی لڑکیاں اغوا کر کے فروخت کر چکے ہیں جو ہو گا دیکھا جائے گا ہم کا دمبری کو ساتھ لے کر چلیں گے۔

اور اگر اس نے راستے میں شور مچا دیا تو؟

تو ہم اسے اسی وقت قتل کر دیں گے۔

قتل تو ہم کر دیں گے لیکن ہم بھی ضرور گرفتار کر لیے جائیں گے تو پھر ہم اسے بے ہوش کر کے بورے میں بند کر کے گھوڑے پر ڈال کر چلیں گے کیا خیال ہے؟

ہاں! اگر ہم ایسا کریں تو مناسب ہو گا اور خطرہ دور ہو جائے گا۔

تو یہ تو ہم بڑی آسانی سے کر سکتے ہیں۔ بے ہوش کرنے والی بوٹی تو میرے پاس ہے۔

تو پھر چلو۔ انتظار کس بات کا ہے۔

دونوں مشعل ہاتھ میں لے کر پلٹے اور غار میں ایک طرف چل پڑے۔ ماریا ان کے پیچھے چل پڑی غار میں ایک جگہ پہنچ کر وہ رک گئے یہاں مشعل کی روشنی میں پہلی بار ماریا نے ایک سنہرے بادلوں

والی نازک سی دبلی پتلی گوری گوری لڑکی کو دیکھا جس کے چہرے پر
معصومیت کے ساتھ ساتھ غم اور خوف بھی تھا اس کا رنگ زرد ہو رہا تھا
اور اس کے دونوں ہاتھ باندھ کر ایک پتھر کے ستون کے ساتھ جکڑ رکھا
تھا یہی وہ لڑکی کا دمبری تھی جسے یہ منگول ڈاکو اس کے ماں باپ کے
گھر سے اٹھا لائے تھے اور اب ہند چینی لے جا کر اس کا سودا کرنا
چاہتے تھے ہند چینی پر ان دونوں منگول قبیلے کی حکومت تھی اور عورتیں
منڈیوں میں بھیڑ بکریوں کی طرح عام فروخت ہوتی تھیں وہاں
سنہرے بالوں والی لڑکی کی بہت قیمت پڑتی تھی۔
کا دمبری نے ڈاکوؤں کو اپنی طرف آتے دیکھا تو اس کی آنکھوں میں
آنسو آ گئے اس نے سسکیوں بھر کر کہا۔
مجھ پر رحم کرو میرے ماں باپ پر رحم کرو وہ میری جدائی میں رو رہے
ہوں گے مجھے میرے ماں باپ کے پاس پہنچا دو وہ تمہیں دعائیں

دیں گے۔

قزاق قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

بھئی واہ گویا ہم اپنے کیے کرائے پر خود ہی پانی پھیر دیں ہم جو تمہیں اتنی دور سے اٹھا کر لائے ہیں تو یہ سونے کی چڑیا اپنے ہاتھ سے اڑا دیں؟ بھلا بتاؤ کہ ہمیں کون عقلمند کہے گا کا دمبری آنسو بھر کر بولی۔

میرے ماں باپ رو رو کر مر جائیں گے میں ان کے بڑھاپے کا سہارا ہوں ان کے بڑھاپے پر ہی ترس کھاؤ۔

ایک قزاق نے آگے بڑھ کر کادمبری کو سنہری بالوں سے پکڑ کر زور سے جھنجھوڑا اور دوسرے قزاق نے اس کے گال پر زور سے تھپڑ مار کر کہا۔

اب اگر ایک لفظ بھی زبان سے نکالا تو ابھی تمہارے گلے پر چھری پھیر دوں گا اور تمہاری لاش کو اسی جگہ پتھروں میں دبا دوں گا دوسرے

قزاق نے کڑک کر کہا۔

خبر دار۔اگر پھر آنکھوں میں آنسو بھر کر ہم سے بات کی ہمیں عورتوں کے آنسوؤں پر رحم آتا تو تم ایسی سینکڑوں لڑکیوں کو فروخت کر کے اتنی دولت نہ کماتے تم اپنے خدا کا شکر ادا کرو کہ ہم تمہیں بیچ رہے ہیں قتل نہیں کر رہے۔

ہاں!وگرنہ ہمارے لئے ایک انسان کو قتل کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ کسی مکھی کو پکڑ کر ہاتھوں میں مسل دیں ہم نے کتنے ہی آدمیوں اور لڑکیوں کو اب تک قتل کر ڈالا ہے اور کبھی اپنے چہرے پر غم نہیں آنے دیا۔

پھر اس قزاق نے اپنے ساتھی سے کہا۔

فوراً بوٹی نکالو اور اپنا کام شروع کرو۔

دوسرے قزاق نے جھولے میں سے سبز رنگ کی ایک بوٹی نکالی اور

اسے پتھروں پر گھسنا شروع کر دیا پھر اس نے اس سیال مادے کو ایک کپڑے پر ڈالا اور آگے بڑھ کر کادمبری کی ناک پر زبردستی لگا کر اوپر سے دونوں ہاتھ رکھ دیئے کادمبری تڑپی اور پھر بے ہوش ہو کر گردن ڈھلکا دی اس کی گردن ڈھلکتے ہی دونوں قزاق قہقہہ لگا کر ہنسے اور انہوں نے فوراً گھوڑے پر سے بورا اتار کر اسے زمین پر پھیلا دیا اور کادمبری کے ہاتھوں کی رسیاں کاٹنے لگے انہیں کادمبری کی رسیاں کاٹ کر اسے بے ہوشی کے عالم میں ہی بورے میں لپیٹ کر ایک قالین کی طرح گھوڑے پر ڈال دینا تھا اس طرح راستے میں لوگ یہی سمجھتے کہ وہ قالینوں کے سوداگر ہیں اور قالین درگا دیوی کے مندر میں پیش کرنے جا رہے ہیں۔

ماریا اب ایک خاموش تماشائی بن کر نہیں رہ سکتی تھی اسے جو کچھ بھی کرنا تھا اسی وقت کرنا تھا اس نے فیصلہ کن قدم اٹھانے کا ارادہ کر لیا ابھی

تک وہ ایک کونے میں کھڑی یہ سارا تماشا دیکھ رہی تھی کا دمبری بے
ہوش ہو چکی تھی دونوں قزاق بورے کو کھول کر ٹھیک کر رہے تھے ماریا
نے آگے بڑھ کر ایک پتھر اٹھایا اور زور سے غار کی دوسری جانب
پھینک دیا۔

پتھر کے گرتے ہی غار میں ایک شور مچا دونوں قزاق ہڑ بڑا کر اٹھ بیٹھے
اور تلوار نکال کر پتھروں کی اوٹ میں ہو گئے وہ حیرت زدہ تھے کہ غار
کے اندر کس نے پتھر مارا ہے؟ ایک قزاق نے دوسرے سے کہا۔
ہمیں غار کا منہ بند کر دینا چاہیے تھا ضرور کوئی شخص اندر آ گیا
ہے۔.......

دوسرا قزاق بولا۔

تم یہیں ٹھہرو۔ میں باہر جا کر دیکھتا ہوں یہ کون ہے۔

اسے فوراً قتل کر دینا۔

فکر نہ کرو۔ ایسا ہی کروں گا۔

ایک قزاق بے ہوش کا دمبری کے پاس ٹھہر گیا اور دوسرا دبے پاؤں
تلوار ہاتھ میں لیے دیوار کے ساتھ ساتھ باہر کی جانب چلا گیا جب
دوسرا قزاق غار کا موڑ گھوم گیا تو پھر ماریا اپنی جگہ سے ہل کر پہلے قزاق
کے پیچھے آ کر کھڑی ہو گئی وہ اس قزاق کو زندہ نہیں چھوڑنا چاہتی تھی وہ
نہ جانے کتنی عورتوں اور بچوں کا قاتل تھا جانے کتنے گھر اس نے برباد
کیے تھے اور اگر وہ زندہ رہتا تو نہ جانے اور کتنے گھر اور برباد کر دیتا۔
اس کا مر جانا ہی بہتر تھا۔ ماریا نے نیام میں سے چپکے سے تلوار نکال لی
اور پیچھے سے قزاق کے کندھے پر وار کیا تلوار کا ہاتھ او چھا پڑا۔ قزاق
اچھل کر سامنے آ گیا مگر اس کے سامنے کوئی بھی نہیں تھا وہ پھٹی پھٹی
آنکھوں سے چاروں طرف دیکھنے لگا ابھی ابھی کسی نے تلوار اس کے
کندھے پر ماری تھی کندھے پر سے اس کا کپڑا اپھٹ گیا تھا پھر وہ شخص

کون تھا وہ کہاں چلا گیا؟

قزاق ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ ماریا نے پیچھے سے آ کر ایک اور وار کیا یہ وار قزاق کے پاؤں پر پڑا اور اس کا ٹخنہ کٹ گیا قزاق چیخ مار کر گر پڑا ماریا نے دوسرا وار اس کے سینے پر کیا تلوار قزاق کے دل میں اتر گئی اور وہ خون میں لت پت وہاں زمین پر تڑپنے لگا اس کی پہلی چیخ کی آواز سن کر پہلا قزاق بھاگ کر اندر آ گیا اندر آتے ہی جب اس نے دیکھا کہ اس کا ساتھی خون میں لت پت تڑپ رہا ہے تو وہ خوف زدہ ہو گیا کیونکہ غار میں اس کو اور کوئی شخص دکھائی نہیں دے رہا تھا جس نے حملہ کیا ہو دوسرے قزاق نے نزع کے عالم میں ہاتھ اٹھا کر رکتے رکتے کہا۔

دشمن اسی..........اسی جگہ ہے..........دشمن.........تلوار کا وار

.........وہ.........وہ..

اس کے ساتھ ہی پہلے قزاق نے دم توڑ دیا دوسرا قزاق خوفزدہ سا ہو کر تلوار کھینچے دیوار کے ساتھ لگ گیا اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا ہو گیا؟ ابھی ابھی کسی نے غار کے اندر پتھر پھینکا وہ ذرا کی ذرا باہر گیا واپس آیا تو اس کا ساتھی تلوار کا گہرا زخم سینے پر لیے تڑپ رہا تھا یہ آخر ماجرا کیا ہے غار کے اندر ان کا دشمن کس جگہ چھپا ہوا ہے کادمبری زمین پر اسی طرح بے ہوش پڑی تھی اس کے ہاتھ ابھی تک رسیوں میں جکڑے ہوئے تھے اس بات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کہ اس نے اٹھ کر تلوار سے حملہ کر دیا ہو پھر قاتل کون ہے؟

قزاق کے چہرے پر پسینہ آ گیا ماریا یہ سب کچھ کھڑی دیکھ رہی تھی اس نے دوسرے قزاق کو بھی ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا پہلا کام اس نے یہ کیا کہ ایک پتھر اٹھا کر پوری طاقت سے قزاق کے ماتھے پر دے مارا پتھر کے لگتے ہی قزاق اچھلا اور اس نے ہوا میں زور سے تلوار کا بھرپور وار

کیااس کے ماتھے سے خون نکلنے لگاماریاچپکے سے اس کے پہلو میں آگئی پہلو میں آکر ماریانے ایک وار کیا۔

شاید قزاق نے ماریا کی آہٹ سن لی تھی وہ اچھل کر پرے ہٹ گیا ماریا نے دوسرا وار کرنا چاہا تو وہ پتھر پر سے پھسل گئی قزاق نے دیکھا کہ ایک جگہ سے ایک پتھر لڑھکا ہے مگر وہاں کوئی انسان اسے دکھائی نہ دیا وہ ڈر گیا اور چیخ مار کر باہر کو بھاگ گیا اس نے سوچا کہ غار میں کوئی بدروح آگئی ہے جس نے اس کے ساتھی کو قتل کر دیا ہے۔اور اب اسے بھی قتل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے منگول قزاق نے اپنا گھوڑا وغیرہ سب کچھ وہیں چھوڑ دیا اور غار میں سے ایسا بھاگا کہ اس نے واپس مڑ کر بھی نہ دیکھا۔

ماریااس کے پیچھے نہیں بھاگ سکتی تھی اس نے قزاق کا پیچھا کرنے کی ضرورت نہ محسوس نہ کی۔وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوگئی تھی اس نے

سب سے پہلا کام یہ کیا کہ قزاقوں کے ایک گھوڑے کی زین پر لٹکتا ہوا لوہے کا کٹورا نکالا اور باہر چشمے پر پانی لینے آ گئی باہر آ کر بھی اس نے چاروں طرف دیکھا دور نیچے وادی کی پہاڑی پگ ڈنڈی پر اسے دوسرا منگول قزاق بھاگتا ہوا دکھائی دیا ماریا بہت ہنسی۔ اس کو سب لوگوں نے بھوت پریت اور بدروح سمجھا تھا بہت سے لوگ اس سے ڈر گئے تھے مگر جتنا خوفزدہ یہ قزاق ہوا تھا اتنا کوئی بھی خوفزدہ نہیں ہوا تھا اس نے چشمے پر سے پانی لیا اور غار میں آ گئی۔

وہ بے ہوش کادمبری کے سرہانے بیٹھ گئی اور اس کے چہرے پر آہستہ آہستہ ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارنے لگی ایک ڈونگا پانی کا ختم ہو گیا تو وہ دوسرا ڈونگہ چشمے پر سے بھر کر لے آئی تیسرے ڈونگے پر کادمبری نے آنکھیں کھول کر چاروں طرف دیکھا اس کی سمجھ میں نہ آیا کہ اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے کون مار رہا ہے اور اس کے ہوش میں

لانے کی کوشش کون کر رہا ہے اس نے حیرت کے عالم میں چاروں طرف دیکھا اپنے آپ پانی کا ایک چھینٹا اس کے چہرے پر آن پڑا کا دمبری نے آنکھیں جھپکا کر سہم کر کہا۔

کون ہو تم ؟ کیا تم کوئی دیوتا ہو؟

ماریا سمجھ گئی کہ کا دمبری چونکہ دیوتاؤں پر اعتقاد رکھتی ہے اس لئے وہ خوفزدہ نہیں ہوئی اور وہ یہی سمجھتی ہے کہ کوئی آسمانی دیوتا اس کی مدد کو وہاں آ گیا ہے ماریا نے سوچا کہ کا دمبری کے اس بھرم کو قائم ہی رکھنا بہتر ہے اس نے کہا۔

اے کا دمبری میں دیوتا نہیں ہوں لیکن دیوتا کی بہن ہوں اور تمہاری مدد کرنے یہاں آئی ہوں۔

کا دمبری نے جب اپنے قریب ہی قزاق کی لاش پڑی دیکھی تو اس کے منہ سے چیخ نکل گئی۔

یہ کیسے مر گیا۔؟

ماریا نے کہا۔

اسے دیوتاؤں نے مارا ہے یہ ایک خونی اور قاتل تھا اس کا وہی انجام ہوا جو ایک خونی اور قاتل کا انجام ہوا کرتا ہے اب تم آزاد ہو دوسرا ڈاکو بھاگ گیا ہے وہ اب کبھی تمہارے پاس نہیں آئے گا ہم نے اسے اندھا کر دیا ہے۔

سچ دیوی جی۔؟

ہاں۔

ماریا نے کادمبری کے ہاتھوں کی رسیاں کھول کر اسے آزاد کر دیا وہ اٹھ کر بیٹھ گئی اور ہاتھ جوڑ کر زمین پر سجدہ کر کے کہنے لگی کہ اے دیوی میں تمہاری پوجا کرتی ہوں تم نے میری جان بچائی میری عزت بچائی۔

ماریا نے کہا۔

اب اٹھو اور اس غار سے باہر نکلو۔ کیا تم اپنے ماں باپ کے گھر اکیلی جا سکتی ہو؟

نہیں دیوی جی! میں اکیلی نہیں جا سکتی میرا گھر یہاں سے دو دن کے سفر پر ہے۔

اچھا۔ باہر چشمے پر آؤ کچھ سوچ لیں گے۔

ڈاکو کا مکان

ماریا کادمبری کو لے کر غار سے باہر چشمے پر آ گئی۔
چشمے پر کادمبری نے منہ ہاتھ دھویا اس کے حواس قدرے درست
ہوئے دونوں گھوڑے ان کے پاس ہی کھڑے تھے کادمبری کو ماریا
دکھائی نہیں دے رہی تھی ماریا نے اسے بتا دیا تھا کہ جس وقت وہ
گھوڑے پر سوار ہو گی تو اسے گھوڑا بھی دکھائی نہیں دے گا کیونکہ وہ
جس چیز کو ہاتھ میں لے یا اس پر سوار ہو تو وہ شے بھی ماریا کے ساتھ ہی
غائب ہو جاتی ہے کادمبری کو یقین ہو گیا تھا کہ ماریا ایک دیوی ہے جو
اس کی مدد کے لیے دیوتاؤں نے بھیجی ہے یہی وجہ تھی اس کے دل میں
خوف نہیں تھا بلکہ خوشی تھی ماریا کے لئے اب سب سے بڑا مسئلہ یہ تھا

کہ کادمبری کو کیسے واپس روانہ کیا جائے وہ اکیلی گھر جانے کے لئے جنگل کا سفر نہیں کر سکتی تھی راستے میں ڈاکوؤں اور رہزنوں کا خطرہ تھا اور ہو سکتا ہے کہ مفرور قذاق بھی اس کی تاک میں ہو دوسری طرف ماریا اسے ساتھ بھی کہاں لے جاتی وہ خود ایک نامعلوم منزل کی تلاش میں اکیلی سفر کر رہی تھی اس نے کادمبری سے کہا۔

کادمبری! تمہارے لیے میرے خیال میں یہی ایک راستہ رہ گیا ہے کہ تم میرے ساتھ ہی جھیل نندن سر کا سفر کرو۔ واپسی پر میں تمہیں تمہارے گھر میں چھوڑ دوں گی۔

کادمبری نے کہا۔

دیوی جی! اس سے بڑھ کر میری اور کیا خوش قسمتی ہو گی کہ میں آپ کے ساتھ رہ کر سفر کروں اور جھیل نندن سر میں درگا دیوی کے مندر کے درشن کروں۔

ماریا نے پوچھا۔

کیا تم نے درگا دیوی کا مندر دیکھا ہے؟

ہاں دیوی جی۔ میں ایک بار اپنے باپ کے ساتھ درگاہ دیوی کے مندر میں گئی تھی مگر تب میں بہت چھوٹی تھی پھر بھی مجھے اس مندر کا راستہ اور شکل یاد ہے۔

ٹھیک ہے ہم اکٹھے جھیل نندن سر تک چلیں گے کیا تمہیں بھوک تو نہیں لگی کادمبری؟

لگی ہے دیوی جی۔ میں نے کل رات سے کچھ نہیں کھایا۔

تم یہاں ٹھہرو میں جنگل سے تمہارے لیے کچھ پھل لاتی ہوں، مجھے اکیلے ڈر لگتا ہے دیوی جی!

فکر نہ کرو میرے ہوتے ہوئے ہمیں کوئی خطرہ نہیں اور پھر میں دور نہیں جا رہی سامنے والے ٹیلے کے پاس ایک جنگلی سیب کا درخت

ہے وہاں سے سیب توڑ کر ابھی لاتی ہوں۔

ماریا جنگل میں سیب توڑنے چلی گئی وہ صندوقچی اس جگہ چھوڑ گئی تھی کادمبری نے سوچا کہ اس میں کیا ہوگا۔ اس نے یونہی صندوقچی کو کھول دیا وہ اس کے اندر ایک سیاہ کالے ناگ کی لاش دیکھ کر ڈر گئی اور اس نے اسی وقت صندوقچی بند کر دی وہ سوچنے لگی کہ دیوی اپنے ساتھ سانپ کی لاش کیوں لیے لیے پھر رہی ہے پھر اس نے سوچا کہ یہ دیوی دیوتاؤں کے معاملے ہیں وہ اس میں دخل دینے والی کون ہوسکتی ہے۔

اتنے میں ماریا ٹوکری میں سیب بھر کر لے آئی دونوں نے مل کر سیب کھائے چشمے کا پانی پیا اور گھوڑوں پر سوار ہو کر جھیل نندن سر کی طرف روانہ ہو گئے ماریا جس گھوڑے پر سوار تھی وہ دکھائی نہیں دے رہا تھا صرف اس کے پاؤں کی آواز آرہی تھی اور زمین پر اس کے کھروں

کے نشان پڑ رہے تھے کادمبری دوسرے گھوڑے پر سوار ساتھ چل رہی تھی وہ نظر آ رہی تھی دونوں آپس میں باتیں بھی کرتی جا رہی تھیں بارش کے بعد ہرے بھرے درخت سرسبز جھاڑیاں اور گھاس پتھر دھل گئے تھے اب دھوپ نکل آئی تھی اور نیچے وادی میں ہلکی ہلکی دھند اٹھ رہی تھی۔

پہاڑی راستوں پر چلتے چلتے انہیں شام ہوگئی پہاڑوں میں اندھیرا چھانے لگا ماریا کے لئے اب سوال رات بسر کرنے کا تھا رات بسر کرنے کے لئے انہیں کوئی مناسب جگہ کی ضرورت تھی یہ جگہ ماریا کو ارد گرد کہیں نظر نہیں آ رہی تھی آخر اس نے دور تک ایک طرف صنوبر کے درختوں میں ایک کچے مکان میں سے دھوئیں کی پتلی لکیر نکلتی نظر آئی اس نے کادمبری سے کہا۔

کادمبری! وہ دور مکان دیکھ رہی ہو؟

دیکھ رہی ہوں دیوی جی۔

وہاں چلتے ہیں شاید اس جگہ رات بسر کرنے کی کوئی جگہ مل جائے جو حکم دیوی جی۔

ماریا نے کہا۔

کادمبری تم مجھے دیوی جی نہ کہا کرو۔

پھر کیا کہا کروں دیوی جی؟

تم مجھے بہن کہہ لیا کرو۔

نہیں دیوی جی! آپ مقدس دیوی ہیں میں آپ کو بہن کہہ کر پاپ نہیں کروں گی آپ آکاش میں رہتی ہیں اور میں دھرتی پر رہتی ہوں آپ سے ہم مقابلہ نہیں کر سکتے آپ بہت بڑی ہیں انسان سے بلند ہیں۔

ماریا خاموش ہو گئی وہ اسے یہ کہہ کر اس کے یقین اور اعتقاد کو ٹھیس نہیں

پہنچانا چاہتی تھی کہ وہ دیوی نہیں ہے وہ چپ چاپ گھوڑوں پر سوار اس مکان کی طرف چلتی چلی گئیں جہاں سے دھواں اٹھ رہا تھا ماریا کا خیال تھا کہ وہ کسی کسان کا مکان ہوگا اور کادمبری سے کہلوا کر ماریا وہاں رات بسر کرنے کی اجازت لے لے گئی اسے اجازت لینے کی اس لیے ضروری نہیں تھی کہ وہ تو کسی کو دکھائی ہی نہیں دیتی تھی وہ کوٹھڑی میں کسی جگہ بھی اپنی پوستین اوڑھ کر سو سکتی تھی مکان کے قریب پہنچ کر ماریا نے کادمبری سے کہا۔

کادمبری! تم اسی جگہ جھاڑیوں کی اوٹ میں گھوڑوں کے پاس ٹھہرو، میں پہلے جا کر معلوم کرتی ہوں کہ مکان میں کون رہتا ہے اور وہاں کوئی خطرہ تو نہیں ہے؟

کادمبری کو وہیں چھوڑ کر ماریا گھوڑے سے اتری دبے پاؤں پیچھے سے ہو کر مکان کی پچھلی کھڑکی کے پاس آ گئی اگرچہ وہ کسی کو دکھائی

نہیں دیتی تھی اور وہ بلا روک ٹوک اندر جا سکتی تھی پھر بھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ کسی کو اس کے آنے کی آہٹ تک بھی ہو، وہ مکان کی پچھلی کھڑکی کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی کھڑکی کھلی تھی ماریا نے اندر جھانک کر دیکھا تو دھک سے رہ گئی وہی قزاق جس نے کادمبری کو اغوا کیا تھا اور ماریا سے مار کھا کر بھاگا تھا اندر ایک کسان کے پاس بیٹھا اس سے باتیں کر رہا تھا اور ایک تھیلے میں جو کی خشک روٹی بھی باندھ رہا تھا ماریا کان لگا کر اس کی باتیں سننے لگی۔

قزاق اس کسان سے کہہ رہا تھا۔

وہ ضرور اس راستے سے گزرے گی اور یقیناً وہ بدروح بھی اس کے ساتھ ہو گی جس نے کادمبری کو بچایا ہے اور میرے ساتھی کو بھی قتل کر دیا ہے تم کوشش کرنا کہ موقع پا کر کادمبری کو ہلاک کر کے ہمارا بدلا لو اگر کادمبری کے ساتھ بدروح نہ ہو تو اسے پکڑ کر یہاں کسی تہہ خانے

میں بند کر دینا اور مجھے درگاہ دیوی کے مندر میں خبر دینا میں سونے کی مورتی اڑانے کے سلسلے میں مندر میں ہی ہوں گا کسان نے کہا۔

تم فکر نہ کرو جس طرح تم کہتے ہو اسی طرح ہو گا مجھے بڑا صدمہ ہے کہ ہمارا ایک ساتھی قتل کر دیا گیا میں کا دمبری سے اس قتل کا ضرور بدلہ لوں گا اگر وہ یہاں آئی تو میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔

قزاق نے پوچھا۔

تم اسے پہچان لو گے ناں؟ اس کے بال سنہری ہیں اور ناک پتلی ہے وہ ذرا گردن کو ایک طرف جھکا کر بات کرتی ہے۔

کسان نے کہا۔

میں اسے فوراً پہچان لوں گا۔ اگر وہ یہاں آ گئی تو یقین رکھو کہ زندہ بچ کر نہیں جائے گی۔

قزاق نے کہا۔

اور اگر اس کے ساتھ بدروح ہوئی تو؟

کسان نے بہادری سے جواب دیا۔

میں اس بدروح کو بھی جلا کر بھسم کر دوں گا بدروح میرا مقابلہ نہ کر سکے گی۔

شاباش! مجھے تم سے یہی امید تھی اگر میں نے درگا دیوی کی سونے کی مورتی چوری نہ کرنی ہوتی تو میں یہاں رہ کر تمہارے کا دمبری کا انتظار کرتا اور اس کم بخت کی گردن اپنے ہاتھ سے تمام کرتا لیکن مجبوراً مجھے جانا پڑ رہا ہے۔

کسان بولا۔

تم بے فکر ہو کر اوپر درگا کے مندر میں جاؤ اور سونے کی مورتی چوری کر کے ہند چینی کے ملک کی طرف نکل جاؤ ہمارے دوسرے ساتھی ہند چینی میں تمہاری راہ دیکھ رہے ہوں گے یہاں کا سارا میں سنبھال

لوں گا۔

اچھا تو اب میں جا رہا ہوں۔

قزاق نے اٹھ کر کسان سے ہاتھ ملایا اور باہر نکل آیا ماریا دوسری طرف سے ہو کر باہر والے دروازے کے پاس آ گئی اس نے بڑی عقل کی تھی کہ کادمبری کو ایک طرف جھاڑیوں میں چھپا دیا تھا ورنہ کادمبری مشکل میں پھنس سکتی تھی اس لیے کہ ماریا غائب ہونے کے باوجود دو آدمیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی اگر وہ ایک مرد سے مقابلہ کرتی دوسرا ضرور کادمبری کو مار ڈالتا قزاق نے کسان سے کہا۔

اگر یہاں سے کوئی گھوڑا مل جاتا تو بہت اچھا تھا۔ کم بخت دونوں گھوڑے بھی بدروح کی بھینٹ چڑھ گئے۔

کسان نے کہا۔

نندن سر کے گاؤں میں تم اپنے لیے گھوڑا خرید لینا وہاں تمہیں گھوڑا مل

جائے گا۔

بہت اچھا۔

یہ کہہ کر قزاق نے روٹی کی پوٹلی کندھے پر ڈالی تلوار کی پیٹی کو کمر میں درست کیا اور پہاڑی راستے پر درگا دیوی کے مندر کی طرف روانہ ہو گیا کسان مکان کے دروازے کے باہر کھڑا اسے جاتا دیکھتا رہا جب قزاق نظروں سے اوجھل ہو گیا تو کسان جھونپڑی کے اندر چلا گیا اس دوران میں ماریا کا دمبری کے پاس پہنچ کر اسے سارا حال کھول کر بیان کر چکی تھی۔ قزاق کا سن کا کا دمبری پریشان ہو گئی ماریا نے اسے تسلی دے کر کہا۔

گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں خدا ہمارے ساتھ ہے اور پھر میں بھی تمہاری حفاظت کر سکتی ہوں ہمیں رات گزارنے کے لئے اس سے بہتر جگہ اور کہیں نہیں مل سکتی تم مکان کے باہر جا کر کسان کو آواز دو دوہ باہر

آئے تو اسے کہو کہ تم رات بسر کرنا چاہتی ہو۔

کادمبری نے کہا۔

وہ تو مجھے فوراً پہچان لے گا اور قتل کر دے گا۔

ماریا بولی۔

آخر میں بھی تمہارے ساتھ ہوں گی میں تمہاری حفاظت کر رہی ہوں گی تلوار میرے ہاتھ میں ہو گی اگر اس نے تم پر حملہ کرنے کی کوشش کی تو میں اس سے پہلے ہی اس کا کام تمام کر دوں گی۔

بہتر ہے۔

کادمبری بوجھل بوجھل قدم اٹھاتی ڈرتی ڈرتی کسان ڈاکو کے مکان کے دروازے پر پہنچ گئی وہ گھوڑے پر سے نیچے اتر پڑی ماریا اس کے ساتھ ساتھ ذرا فاصلے پر چل رہی تھی ماریا نے اپنا گھوڑا درختوں میں ہی ایک جگہ باندھ دیا تھا کادمبری کے کان میں ماریا نے سرگوشی کی۔

دروازے پر دستک دو۔

کادمبری نے دروازے پر دستک دی اندر سے کسان نے دروازہ کھول دیا جونہی اپنے سامنے اس نے سنہرے بالوں اور پتلی ناک والی کادمبری کو دیکھا تو اس کی باچھیں کھل گئیں اس نے کادمبری کو فوراً پہچان لیا پھر بھی اس نے پوچھا۔

کیا تمہارا نام کادمبری ہے؟

کادمبری کے منہ سے نکل گیا ہاں مجھے رات گزارنے کے لئے جگہ چاہیے۔

کسان نے خوش ہو کر کہا۔

کادمبری بیٹی! یہ بھی تمہارا اپنا ہی گھر ہے اس میں پوچھنے کی کیا ضرورت ہے اندر آ جاؤ سارا گھر تمہاری خدمت کے لئے حاضر ہے جس جگہ چاہو بستر لگا کر سو جاؤ۔

کادمبری وہیں کھڑی رہی کیونکہ وہ سمجھ گئی تھی کہ کسان ڈاکو کسی وقت
بھی اس پر حملہ کرسکتا ہے لیکن ماریا نے پیچھے سے کادمبری کو ہاتھ سے
آگے دھکیل دیا کادمبری مکان کے اندر آ گئی اس کے اندر داخل
ہوتے ہی کسان نے دروازہ بند کر دیا کادمبری نے چونک کر پیچھے
دیکھا دروازہ بند تھا اور ماریا اسے نظر نہیں آ رہی تھی وہ گھبرا گئی مگر ماریا
اس کے قریب ہی کھڑی تھی ماریا نے کادمبری کے کندھے پر ہاتھ رکھ
کر آہستہ سے کان میں کہا۔

گھبراؤ نہیں میں تمہارے پاس ہی کھڑی ہوں اور ساری رات
تمہارے پاس ہی رہوں گی۔

اس سے کادمبری کو کچھ حوصلہ ہوا کسان نے ایک جگہ بکریوں کی
کھالیں بچھا کر بستر تیار کر دیا اور بولا۔

تم یہاں آرام کرو میں تمہارے لیے ٹماٹروں کا شوربہ گرم کرتا ہوں کیا

تم سیب کا رس پیو گی؟ اس موسم میں میں نے بڑا عمدہ سیب کا رس تیار کیا ہے۔

کادمبری نے پہلے انکار کر دیا پھر جب ماریا نے اس کے کان میں سرگوشی کی کہ کسان کی دعوت قبول کر لو تو کادمبری نے کہا۔

ہاں میں سیب کا رس پینا پسند کروں گی۔

کسان مسکرایا۔ اس کی مسکراہٹ میں انتہائی کمینگی اور عیاری جھلک رہی تھی جیسے وہ دل ہی دل میں کہہ رہا ہوں پی لو کادمبری جتنا سیب کا رس پینا چاہتی ہو آج کی رات تمہاری زندگی کی آخری رات ہے کل صبح تمہاری لاش اسی مکان کے صحن میں مٹی کے نیچے دفن ہو گی کسان بڑا خوش تھا کہ اسے اتنی جلدی اپنے ساتھی قزاق کے قتل کا بدلہ لینے کا موقع مل گیا بے چارے کو کیا خبر تھی کہ خود اس کی موت اس کے سر کے اوپر منڈلا رہی ہے۔

کسا کمینگی سے مسکراتا ہوا باورچی خانے میں ٹماٹروں کا شوربہ اور سیب کا رس لینے چلا گیا۔ ماریا نے کادمبری سے کہا۔

بڑے آرام سے پیٹی کھول کر بستر پر لیٹ جاؤ اور سونے کی کوشش کرو دو چار گھنٹے ضرور آرام کر لو تمہارے لیے بہت ضروری ہے۔

کادمبری نے کہا۔

اور تم کہاں آرام کرو گی دیوی جی۔؟

ماریا نے مسکرا کر کہا۔

کادمبری! آج رات اگر میں نے بھی آرام کرنا شروع کر دیا تو پھر تمہیں اس ظالم کی تلوار سے کوئی نہ بچا سکے گا میں اسی جگہ بیٹھ کر پہرہ دوں گی میں اس کسان کو کچھ نہیں کہوں گی لیکن اگر اس نے تمہیں قتل کرنے کی کوشش کی تو پھر تمہاری جان بچانے کے لئے اس بدبخت کو ضرور موت کے گھاٹ اتارنا پڑے گا۔

اتنے میں کسان لکڑی کے پیالے میں گرم گرم شوربہ لے کر اندر آ گیا اس نے دور ہی سے کادمبری سے کہا۔

میری بیٹی! یہ شوربہ میرے خاص باغ کے ٹماٹروں کا ہے تم اسے پیو گی تو خوش ہو جاؤ گی۔

ماریا اور کادمبری میں سے کسی کو معلوم نہ تھا کہ کسان ڈاکو نے شوربے میں بے ہوشی کی دوائی ملا دی تھی کادمبری نے شوربے کا کٹورہ لے کر پینا شروع کر دیا کسان اس سے باتیں کرنے لگا۔

بیٹی! بالکل تمہاری ہی شکل صورت کی میری ایک بیٹی بھی تھی اس کا نام بھی کادمبری تھا یہی وجہ ہے کہ جب تم کو میں نے پہلی بار دروازے پر دیکھا تو دل میں خیال آیا کہ میری بیٹی کادمبری میرے پاس آ گئی ہے اس لئے میں نے تم سے پوچھا تھا کہ تم کادمبری ہو کیا؟

کادمبری سب جانتی تھی کہ وہ مکاری سے کام لے رہا ہے اور جھوٹ

بول رہا ہے مگر وہ خاموش تھی ادھر ماریا بھی اس کی چکنی چپڑی باتوں پر
دل ہی دل میں ہنس رہی تھی کہ اس بے وقوف کو اتنا بھی علم نہیں کہ
ہمیں اس کے بارے میں سب کچھ معلوم ہو چکا ہے اس دوران میں
کادمبری نے ٹماٹروں کا شوربہ پی لیا۔ کسان ڈاکو بڑے غور سے اس
کی طرف دیکھنے لگا کادمبری پر غنودگی طاری ہونا شروع ہوگئی وہ لیٹ
گئی اور اس نے اپنا سر بستر پر لگا دیا سر لگاتے ہی وہ گہری نیند میں کھو گئی
یعنی بے ہوش ہوگئی ماریا کچھ حیران ہوئی کہ کادمبری کو اتنی جلد نیند کیسے
آ گئی۔؟

قزاق کا قتل

ڈاکو کسان نے جب دیکھا کہ کادمبری بے ہوش ہوگئی ہے تو وہ باہر نکل
گیا اس نے کمرے میں ایک مشعل روشن کردی تھی ماریا کو بالکل خیال
ہی نہ تھا کہ کادمبری اصل میں سوئی نہیں بلکہ بے ہوش ہوگئی ہے وہ
کسان کو باہر جاتے دیکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی اور باورچی خانے میں آ گئی
یہاں اس نے ٹماٹروں کا شوربہ دیکھا تو سوچا کہ اسے پی لیا جائے یہ
اس کی اور کادمبری کی خوش قسمتی تھی کہ ماریا نے وہ شوربہ نہ پیا وگرنہ
ماریا بھی شوربا پیتے ہی بے ہوش ہو جاتی اور پھر کادمبری کو قتل ہونے
سے کوئی نہ بچا سکتا تھا شوربہ بہت گرم تھا اس کے پاس ہی پیالے میں
بکری کا دودھ رکھا تھا ماریا وہ سارا دودھ پی گئی پھر اس نے جو کی روٹی

کا ایک ٹکڑا کھایا اور اسے کسان کے پھر اندر آنے کی آہٹ سنائی دی وہ باورچی خانے کے دروازے کے ساتھ لگی دیکھنے لگی کہ کسان کیا کرنے والا ہے کسان نے جھک کر کادمبری کو دیکھا پھر اس کے چہرے کو ہاتھوں سے ہلایا وہ بالکل بے ہوش ہو چکی تھی کسان خوشی خوشی اندر باورچی خانے میں آ گیا۔

ماریا دروازے سے پرے ہٹ گئی ماریا کو شک ہوا کہ کادمبری کسان کے ہلانے جلانے سے جاگی کیوں نہیں؟ اچانک اسے خیال آیا کہ کہیں کسان نے اسے شوربے میں کچھ پلا کر بے ہوش تو نہیں کر دیا اسے یقین ہو گیا کہ کادمبری کو بے ہوش کیا گیا ہے وہ اب چوکنی ہو گئی اور کسان کی ایک ایک حرکت کا غور سے جائزہ لینے لگی کسان باورچی خانے میں آ کر کچھ تلاش کر رہا تھا اسے ایک جگہ سے مونجھ کی رسی کا ٹکڑا مل گیا کسان نے اسے اچھی طرح سے کھینچ کر دیکھا اور پھر باہر

چلا گیا ماریا جان گئی کہ اب یہ بے رحم شخص کا دمبری کے گلے میں رسی
ڈال کر اسے ہلاک کرنے کی فکر میں ہے وہ بھی کسان کے ساتھ ہی
باورچی خانے سے نکل کر باہر آ گئی غلطی سے باہر نکلتے ہوئے ماریا کا
ہاتھ شوربے کے برتن سے ٹکرا گیا شوربے کا برتن ایک شور کے ساتھ
فرش پر گر پڑا کسان لپک کر باورچی خانے میں آیا ماریا دیوار کے
ساتھ لگ کر کھڑی ہو گئی کسان نے دیکھا سارا شوربہ فرش پر گرا پڑا تھا
وہ ادھر اُدھر نظریں گھمانے لگا اسے خیال آیا کہ کہیں بدروح تو وہاں
نہیں آ گئی جس کا ذکر اس کے قزاق دوست نے کیا تھا؟ ماریا خاموشی
سے دیوار کے ساتھ کھڑی کسان کی ساری حرکتوں کا تماشہ دیکھ رہی تھی
کسان نے میز پر سے سبزی کاٹنے کی چھری اٹھائی اور اسے یونہی
اندازہ لگا کر ایک دیوار پر دے مارا یہ چھری سامنے والی دیوار پر لگی
وہاں سے چھری نکال کر کسان نے اس دیوار پر ماری جہاں ماریا

کھڑی تھی ماریا جلدی سے نیچے ہو کر بیٹھ گئی وہاں سے چھری نکال کر کسان نے تیسری اور پھر چوتھی دیوار پر زور سے ماری وہ پاگلوں کی طرح ہوا میں چھریاں چلا رہا تھا اس کا خیال تھا کہ اگر باورچی خانے میں کسی جگہ بدروح ہو گی تو چھری لگنے سے مر جائے گی لیکن ماریا تو اس کو دیکھ رہی تھی وہ جس طرف بھی چھری مارتا ماریا دوسری طرف ہو جاتی آخر وہ تھک گیا اسے یقین سا ہونے لگا کہ بدروح وہاں نہیں ہے اور شوربے کا پیالہ اتفاق سے نیچے گر پڑا تھا۔

وہ رسی لے کر باہر آ گیا۔

ماریا بھی اس کے ساتھ ہی باہر والے کمرے میں آ گئی کیا دیکھتی ہے کہ کسان رسی کو بار بار کھینچتا ہوا بے ہوش کادمبری کے سرہانے آ کر بیٹھ گیا اور بڑے آرام سے رسی اس کی گردن میں ڈالنی شروع کر دی اب ماریا مزید انتظار نہیں کر سکتی تھی وقت بڑا نازک تھا اگر وہ ذرا دیر کرتی تو

کسان اسکا گلا گھونٹ ڈالتا ماریا نے پیچھے سے آخر کسان ڈاکو کی گردن پر پوری طاقت سے ایک لات ماری کسان الٹ کر آگے جا گرا گرتے ہی وہ اٹھا اور اس نے زمین پر سے ایک ڈنڈا اٹھا کر ہوا میں چلانا شروع کر دیا کم بخت نے عجیب ہتھیار استعمال کیا تھا اگر ماریا بچ کر باورچی خانے میں نہ بھاگ جاتی تو وہ اسے ضرور زخمی کر دیتا کیونکہ ماریا اگرچہ غائب ہو چکی تھی مگر اسکے جسم پر چوٹ تو لگ سکتی تھی اور کوئی اگر اچھل کر اس کا گلا دبا دیتا تو وہ اسے ہلاک بھی کر سکتا تھا۔

ماریا باورچی خانے کے دروازے میں کھڑی کسان کو دیوانوں کی طرح ڈنڈا چلاتے دیکھتی رہی پھر اسے خیال آیا کہ کہیں کسان ڈاکو ڈنڈا مار کر ہی کا دمبری کا کام تمام نہ کر دے اس نے کیا کیا کہ باورچی خانے میں برتنوں کی میز کو گرا دیا ساتھ ہی وہ باورچی خانے سے لپک

کر باہر آ گئی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ کسان اب اندر آ کر ڈنڈا گھمائے گا اور یہی ہوا کسان برتنوں کے گرنے کا شور سن کر باورچی خانے میں گھس گیا اور اس نے ڈنڈا گھمانا شروع کر دیا اس وقت ماریا بے ہوش کا دمبری کے پاس کھڑی تھی ماریا بڑی حیران تھی کہ کم بخت کیسا ڈاکو کسان ہے کہ اس سے ڈرتا ہی نہیں جب وہ ڈنڈا گھماتے گھماتے تھک گیا تو باورچی خانے کے دروازے پر کھڑا ہو کر بولا۔

اے بدروح میں تم سے ہرگز نہیں ڈرتا اگر تو اپنی خیریت چاہتی ہے تو یہاں سے بھاگ جا نہیں تو میں تمہیں جلا کر بھسم کر دوں گا مجھے ایسے ایسے جادو کے منتر آتے ہیں کہ میں پڑھ کر پھونک دوں گا کہ تم جہاں کہیں بھی ہو گی آگ لگ جائے گی۔

ماریا اچھی طرح جانتی تھی کہ وہ بالکل جھوٹ بول رہا ہے کیونکہ ایسا کوئی شخص منتر پڑھ کر آگ نہیں لگا سکتا جس کے دل میں کسی کو قتل کرنے کا

ارادہ ہو ویسے بھی ماریا پر زبردست جادو کا اثر تھا اور اسے کوئی چھوٹا موٹا جادو یا منتر توڑ نہیں سکتا تھا ماریا نے گرجدار آواز میں پہلی بار کہا۔

اے پتھر دل انسان سن اگر تو نے کا دمبری کا مار ڈالنے کی کوشش کی تو میں اس سے پہلے تمہیں اس جگہ ڈھیر کر دوں گی میں نے تمہاری اور تمہارے قزاق ساتھی کی ساری خفیہ باتیں سن لی ہیں میں جانتی ہوں کہ تم کا دمبری سے اپنے ساتھی کا بدلہ لینا چاہتے ہو لیکن یاد رکھو جب تک میں کا دمبری کے ساتھ ہوں تم اس کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتے بلکہ الٹا تمہاری زندگی خطرے میں پڑ سکتی ہے اس لئے کا دمبری کی جان لینے کے خیال سے باز آ جاؤ۔

کسان ڈاکو یہ آواز سن کر پہلے تو گھبرا گیا کیوں کہ یہ بڑی ڈراؤنی بات تھی کہ ایک آدمی کی آواز سنائی دے مگر وہ خود نظر آئے مگر پھر دل کو بہادر بنا کر بولا۔

اے بدروح میں کا دمبری سے اپنے ساتھی کا قتل کا بدلہ ضرور لوں گا

تمہیں جو کرنا ہے کرتی رہو۔ مجھے جو کرنا ہے وہ میں کرتا رہوں گا

کسان ڈاکو ایک بار پھر کا دمبری کی طرف بڑھا اب اس نے کمر میں

سے تلوار نکال لی تھی ماریا نے بھی تلوار نکال لی اور ایک ایسا وار کیا کہ

کسان کی ہاتھ میں پکڑی ہوئی تلوار ٹوٹ کر فرش پر گر پڑی کسان

پیچھے ہٹ گیا وہ بھاگ کر باورچی خانے سے سبزی کاٹنے والی چھری

اٹھا لایا اور قریب تھا کہ لپک کر کا دمبری کی گردن پر چلا دے کہ ماریا

نے تلوار کا دستہ کسان ڈاکو کے سر پر اس زور سے مارا کہ وہ چکرا کر گر

پڑا اس کا سر پھٹ گیا اور خون بہنے لگا مگر وہ بھی کوئی بے حد ضدی شخص

تھا گرتے ہی زمین پر سے اٹھا سر پر کپڑا باندھا اور ڈنڈا اٹھا کر اسے

ایک بار پھر گھمانے لگا اب وہ ایک بڑا خطرناک کھیل کھیل رہا تھا وہ

ڈنڈے کو لہراتا گھماتا، ہوا بے ہوش کا دمبری کے سرہانے آگیا وہ ڈنڈا

مار کر کا دمبری کی کھوپڑی پاش پاش کر دینا چاہتا تھا ماریا اس کے اس
خطرناک ارادے کو بھانپ گئی۔

جوں ہی کسان ڈاکو نے کا دمبری کی کھوپڑی پاش پاش کرنے کے
لئے ڈنڈا اوپر اٹھایا ماریا نے دور ہی سے تلوار کو نیزے کی طرح اچھال
کر ڈاکو کی طرف پھینک دیا تلوار سیدھی کسان کے پیٹ میں جا گھسی
وہ تلوار کو پکڑ کر فرش پر گر پڑا اور بری طرح تڑپنا شروع کر دیا آگے
بڑھ کر ماریا نے کسان کے جسم سے تلوار باہر کھینچ لی اور کہا۔

تو اپنے کیے کی سزا کو پہنچا اگر میں تمہیں زخمی نہ کرتی تو تو کا دمبری کی
کھوپڑی توڑ چکا ہوتا اب یہاں سے بھاگ کر کسی ایسے شخص کے پاس
جا جو تیری مرہم پٹی کرے اور تیری زندگی بچانے کی کوشش کرے میں
کا دمبری کو یہاں سے لے جا رہی ہوں۔

ڈاکو شدید درد کی حالت میں تھا اس نے کہا۔

اے بدروح تو نے مجھ سے پہلے حملہ کر دیا نہیں تو کادمبری زندہ نہیں
بچ سکتی تھی اگر میں زندہ رہا تو کادمبری کے ساتھ تجھے بھی ایک
نہ ایک دن ضرور قتل کروں گا۔

اتنا کہہ کر کسان بے ہوش ہو گیا۔

ماریا نے پانی کا کٹورا لیا اور بے ہوش کادمبری کے چہرے پر چھینٹے
مارنے شروع کر دیئے کافی دیر کی کوشش کے بعد کادمبری نے آنکھیں
کھول کر دیکھا۔

کیا میں.........میں زندہ ہوں؟

خدا کا شکر ادا کرو تم زندہ ہو اس نے تمہیں شوربے میں دوائی پلا کر بے
ہوش کر دیا تھا کیا تم اٹھ سکتی ہو؟

کادمبری نے کہا۔

میرا سر بھاری ہو رہا ہے۔

اچھا تم آرام کرو میں بھی آرام کرتی ہوں۔

کادمبری نے سہم کر پوچھا۔

ڈاکو کہاں چلا گیا؟

وہ بے ہوش پڑا ہے وہ شدید زخمی ہے اس کی طرف سے فکر نہ کرو وہ اب اس قابل نہیں رہا کہ کسی دوسری عورت پر ظلم کر سکے۔

ماریا بھی اسی جگہ لیٹ گئی اب رات آدھی گزر چکی تھی ماریا کو بھی نیند آ گئی اور وہ سو گئی کادمبری نے گردن اٹھا کر دیکھا ذرا فاصلے پر ڈاکو فرش پر بے ہوش پڑا تھا اس کے بعد وہ بھی سو گئی اس کی آنکھ کھلی تو دن چڑھ آیا تھا اس نے اٹھ کر ماریا کو آواز دی ماریا بھی اٹھ بیٹھی انہوں نے اٹھ کر دیکھا کہ ڈاکو ختم ہو چکا تھا ماریا کادمبری کے ساتھ مکان سے باہر آ گئی چشمے پر آ کر انہوں نے منہ ہاتھ دھویا باورچی خانے میں جا کر آگ جلائی جو کا دلیا پکا کر کھایا اور گھوڑوں پر سوار ہو کر جھیل نندن سر کی

طرف اپنا سفر شروع کر دیا۔

اب ذرا عنبر اور کیلاش کی بھی خبر لی جائے کہ وہ کس حالت میں ہیں عنبر اور کیلاش چور آدم خور ناگاؤں کی قید سے آزاد ہو کر پہاڑوں میں کافی دور نکل آئے تھے وہ ساری رات اور سارا دن سفر کرتے رہے وہ گھوڑوں پر سوار تھے اور جتنی جلدی ہو سکے ناگاؤں کے علاقے سے نکل جانا چاہتے تھے دوسرے روز دوپہر کے وقت وہ سفر کرتے کرتے تھک گئے گھوڑوں پر بھی تھکن طاری ہونے لگی تھی انہیں بھوک بھی تنگ کرنے لگی تھی وہ ایک جگہ صنوبر اور سیب کے درخت اور چشمہ دیکھ کر گھوڑوں سے اتر پڑے یہ جگہ بڑی پرفضا تھی انہوں نے گھوڑے ٹیلے کے دامن میں ایک جگہ گھاس چرنے اور پانی پینے کے لیے کھلے چھوڑ دیئے۔

کیلاش چور نے چشمے پر غسل کیا عنبر جنگلی خوبانیاں اور سیب توڑ کر لے

سرکٹا بھوت

عنبر اور ناگ نے ماریا کو کیسے نکالا اور پھر کس طرف لے گئے ۔راجہ سنگرام نے ماریا سے شادی کرلی یا ماریا وہاں سے نکلنے میں کامیاب ہوگئی ۔ماریا گووند کے پاس کیسے پہنچی ؟ گووند نے ماریا کو کہاں قید کرر کھا تھا؟

آیا جو انہوں نے مل کر مزے سے کھائیں چشمے کا پانی پیا اور گھاس پر لیٹ کر آرام کرنے لگے کیلاش چور نے کہا۔

بھائی ابھی جھیل نندن سر تک تو کافی سفر باقی ہے کیا تمہارا وہاں جانا بہت ضروری ہے۔

عنبر نے کہا۔

ضروری تو بہت ہے لیکن ہم واپس بھی تو نہیں جا سکتے اگر واپس ہوئے تو ناگا آدم خور اس دفعہ زندہ نہیں چھوڑیں گے اگر تمہارا ارادہ ہے تو واپس چلے چلتے ہیں۔

کیلاش چور نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

نہیں بابا میں تو ہرگز واپس جانے کو تیار نہیں اگر واپسی کا راستہ ناگا آدم خوروں کے قبیلے سے ہو کر گزرتا ہے تو میں ساری زندگی ادھر کا رخ نہیں کروں گا۔

اسی لیے تو میں آگے بڑھتا چلا جا رہا ہوں۔

کیلاش چور بولا۔

ایک بات ہے اگر ہم جھیل نندن سر پہنچ گئے تو وہاں ایک درگا دیوی کا بہت بڑا مندر ہے اس مندر کا پروہت میرا تھوڑا بہت واقف ہے اس سے مل کر ہم مندر میں باقی زندگی بڑے مزے سے بسر کر سکتے ہیں بس صبح کو اٹھ کو بڑے بڑے مٹکوں میں پانی بھرنا پڑے گا اور باقی وقت بڑے آرام سے پڑ کر سوتے رہیں گے۔

عنبر ہنس پڑا اور بولا۔

کیلاش معلوم ہوتا ہے کہ تم نے سوائے چوری کے زندگی میں اور کوئی کام نہیں کیا۔

کیلاش بولا۔۔

کیا کروں بھائی، مجھے بری صحبت میں پڑ کر اس کی عادت پڑ گئی تھی مگر

اب تو میں نے توبہ کر لی ہے اب تو میں ایک شریف انسان بن گیا ہوں عنبر بھائی کیا تمہیں میری شرافت پر کوئی شک ہے۔

عنبر نے کہا۔۔

ہر گز نہیں۔لیکن تم کام چور ہو گئے ہو۔

کیلاش بولا۔

اچھا بابا آج سے کام چوری بھی نہیں کروں گا تم جتنی محنت مشقت کہو گے کروں گا۔بس اب خوش ہو ناں۔

عنبر کہنے لگا

کیوں نہیں میں ہر اس نوجوان کو دیکھ کر خوش ہوتا ہوں جو بڑی محنت اور مشقت سے کام کرتا ہے میں نے خود زندگی میں بڑی محنت کی ہے راتوں کو کام کیا ہے کبھی دشمنوں سے جنگ کی ہے کبھی بیماروں اور زخمی لوگوں کا علاج کیا ہے۔

کیلاش نے پوچھا۔

کیا تم وید یعنی حکیم بھی ہو عنبر بھائی۔

عنبر نے کہا۔

کیوں نہیں۔ بیمار اور زخمیوں کا علاج کرنا تو میں نے دو ہزار سال پہلے سیکھا تھا۔

کیلاش نے حیرت سے پوچھا۔

دو ہزار سال پہلے یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟

اب عنبر نے محسوس کیا کہ اس نے کیلاش چور کو کیا کہہ دیا ہے اس نے فوراً بات بدل کر کہا اس کا مطلب یہ تھا کہ اس نے دو ہزار سال پہلے کی پرانی حکمت کی کتابیں پڑھ کر یہ کام سیکھا ہے۔

کیلاش نے مسکرا کر کہا۔ یہی میں بھی سوچ رہا تھا کہ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک انسان دو ہزار سال سے زندہ چلا آئے انسان تو سو برس

میں مر جاتا ہے؟

عنبر نے کہا۔

تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو دنیا کا کوئی انسان ایسا نہیں ہے جو دو ہزار برس سے زندہ چلا آ رہا ہو۔

حالانکہ کیلاش کے سامنے ایک نوجوان بیٹھا تھا اڑھائی ہزار برس سے زندہ تھا جس نے قدیم مصری فرعونوں میں جنم لیا تھا اور پرانے مصر کی گلیوں میں کھیل کود کر اپنا بچپن گزارا تھا جس نے نمرود اور شداد کی حکومتیں دیکھی تھیں جو سکندر اعظم کی فوج کے ساتھ ایران میں آیا تھا اور جس نے دارا بادشاہ کو ایران سے فرار ہوتے دیکھا تھا مگر وہ سب کچھ کیلاش چور کر بتا نہیں سکتا تھا۔ اگر وہ اسے بتا بھی دیتا تو کیلاش کو کبھی یقین نہ آتا۔

کھٹاک۔

اچانک ایک پتھر لڑھک کران کے پاس آن گرا، اور سامنے پتھروں کی دیوار سے ٹکرا کر ٹوٹ گیا عنبر اور کیلاش نے چونک کراس پتھر کو دیکھا وہ اٹھ کر کھڑے ہو گئے یہ پتھر کہاں سے آیا تھا کیلاش کا خیال تھا کہ ہوا کی وجہ سے یہ پتھر اوپر ٹیلے پر سے کھسک گیا ہے۔

عنبر نے سوچا کہ ہوا سے پتھر کبھی نہیں کھسکا کرتے ہاں اگر زور کی آندھی چلے تو ایسا ہوسکتا ہے مگر آندھی تو چل نہیں رہی تھی عنبر نے کیلاش کو ایک طرف جھاڑیوں میں کھینچ لیا جھاڑیوں میں چھپ کر وہ اوپر کی جانب دیکھنے لگا اس دوران میں ایک اور پتھر لڑھکتا ہوا آیا اور دیوار سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گیا۔

اب عنبر کو یقین ہو گیا کہ ضرور کوئی گڑبڑ ہے کیلاش کو ساتھ لے کر اس نے جھاڑیوں کی اوٹ میں سے ہوتے ہوئے ٹیلے کی دوسری سمت کھسکنا شروع کر دیا کافی دور تک جا کر انہوں نے دیکھا مگر وہاں کوئی

بھی نہیں تھا وہ واپس چشمے کے کنارے آ گئے۔

کیلاش نے ہنس کر کہا۔

بھائی یہ ساری کارستانی ہوا کی ہے۔

عنبر نے کہا۔

شاید تمہارا خیال ٹھیک ہو۔

مگر دل میں اس کے شک تھا ہوا پتھروں کو نہیں گرایا کرتی یہ کام ضرور کسی خونخوار درندے کا ہے وہ چوکس ہو چکا تھا اس نے کیلاش کو خبردار کر دیا کہ ضرور کوئی نہ کوئی آدم خور شیر یا ریچھ ادھر آ رہا ہے اس لئے انہیں ہوشیار رہنا چاہیے جب تک وہ اس آدم خور سے نہ نپٹ لیتے آگے جانے کا بھی کوئی فائدہ نہیں تھا کیوں کہ اگر وہ کوئی شیر تھا تو وہ آگے جا کر انہیں بے خیالی میں بھی دبوچ سکتا تھا انہوں نے اسی جگہ ٹھہر کر شیر کا یا ریچھ کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ کر لیا وہ بڑے سکون کے

ساتھ جھاڑیوں میں چھپے اوپر والے ٹیلے کو دیکھ رہے تھے انہیں کوئی خبر نہیں تھی کہ ان کے پیچھے گھاٹی کے اوپر برفانی بھوت نمودار ہو چکا تھا۔ یہ وہی برفانی انسان، برفانی گوریلا یا برفانی بھوت تھا جس نے ماریا کے گھوڑے کو ہلاک کیا تھا۔

عنبر اور کیلاش چور کو کچھ معلوم نہ تھا کہ برفانی بھوت نے ان دونوں کو دیکھ لیا ہے اور اب وہ آہستہ آہستہ اپنے بھاری بھرکم چوڑے چکلے پاؤں اٹھاتا ان کی طرف پیچھے سے بڑھ رہا ہے برفانی گوریلا اتنی احتیاط سے پتھروں پر پاؤں رکھ رہا تھا کہ ذرا سی آہٹ بھی پیدا نہیں ہو رہی تھی وہ جھاڑیوں اور ٹیلوں کی اوٹ میں چھپتا چھپاتا عنبر اور کیلاش کے بالکل قریب آ گیا پھر کچھ ایسا ہوا کہ عنبر کی چھٹی حس نے اسے ایک دم خبردار کر دیا کہ اس کے اردگرد خطرہ ہے عنبر کے کان کھڑے ہو گئے اسے اپنے پیچھے آہٹ سنائی دی اس سے پہلے کہ عنبر

گھوم کر دیکھتا کیلاش چور کی خوف ناک چیخ بلند ہوئی وہ برفانی بھوت کو دیکھ چکا تھا۔

عنبر نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک بار تو کانپ کر رہ گیا اس کے سر کے اوپر ایک پہاڑ ایسا برفانی بھوت کھڑا اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا عنبر کو اور تو کچھ نہ سوجھا اس نے کیلاش چور پر چھلانگ لگائی اور اسے لے کر ایک طرف کر لڑھک گیا وہ برفانی بھوت سے زیادہ سے زیادہ دور چلے جانا چاہتا تھا لیکن برفانی بھوت بھی چوکس ہو گیا تھا اسے معلوم تھا کہ یہ لوگ کدھر کا رخ کریں گے چنانچہ جب عنبر اور کیلاش چور لڑھکنیاں کھاتے ہوئے گھاس پر گرے تو برفانی بھوت ان کے سر پر موجود تھا اتنا فاصلہ اس نے صرف دو قدم اٹھا کر ہی طے کر لیا تھا۔

برفانی بھوت کی ایک ٹانگ عنبر کے دائیں جانب اور دوسری کیلاش

کے بائیں جانب تھی بچاؤ کی کوئی صورت نہیں تھی خطرہ سر کے اوپر آن کر منڈلا رہا تھا کوئی فرار کا راستہ نہیں تھا کیلاش نے عنبر کی طرف اور عنبر نے کیلاش کی طرف دیکھا عنبر کی آنکھوں میں سنجیدگی تھی اور کیلاش چور کی آنکھوں میں بے بسی تھی۔

عنبر نے کیلاش سے کہا۔

اٹھ کر ایک طرف بھاگ جاؤ میری پرواہ نہ کرو یہ مجھے کچھ نہ کہہ سکے گا۔

کیلاش پہلے ہی بے حد ڈر رہا تھا اس کے اندر اٹھنے کی طاقت بھی نہ تھی لیکن عنبر کے کہنے پر اس کے اندر ایک نئی طاقت آ گئی وہ جوش کھا کر اٹھا اور ایک طرف کو بھاگ گیا ابھی اس نے چند قدم ہی اٹھائے تھے کہ برفانی بھوت نے جھک کر اپنی بے حد لمبی باہیں پھیلائیں اور دوڑتے ہوئے کیلاش کو مٹھی میں پکڑ کر اوپر اٹھا لیا۔

عنبر نے دیکھا کہ کیلاش برفانی بھوت کی مٹھی میں اپنے پاؤں اور

بانہیں چلا رہا تھا وہ عنبر کو مدد کے لئے پکار رہا تھا لیکن عنبر اس کی کوئی مدد نہ کر سکتا تھا اس لئے کہ برفانی بھوت بہت بڑا انسان نما گوریلا تھا اس نے جب دیکھا کہ برفانی بھوت کی ساری توجہ کیلاش کی طرف ہو گئی ہے تو وہ اس کی ٹانگوں کے نیچے سے چپکے سے کھسک کر جھاڑیوں کے پیچھے چھپ گیا برفانی بھوت شاید کیلاش چور کو پکڑ کر مطمئن ہو گیا تھا۔ اس نے کیلاش کو مٹھی میں دبائے ہوئے ایک طرف کو چلنا شروع کر دیا عنبر بھی اس سے کچھ فاصلے پر زمین پر رینگتے ہوئے پیچھا کرنے لگا اس نے آج تک اتنا بڑا انسانی گوریلا نہیں دیکھا تھا اس نے سن ضرور رکھا تھا کہ کوہ ہمالیہ کے دامن میں برفانی انسان موجود ہے جس کے پاؤں کا نشان ریچھ کے جسم جتنا ہوتا ہے برفانی انسان یا برفانی بھوت یہی تھا عنبر زمین پر کھسکتے ہوئے اس کے پاؤں کے تازہ نشانوں کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا وہ واقعی بہت بڑے تھے کہ سوئے ہوئے

ریچھ کے برابر تھے۔

عنبر یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ برفانی بھوت کہاں جا رہا ہے وہ اس کے پیچھے پیچھے رینگ رہا تھا پہاڑی راستے کے پتھروں نے اس کے گھٹنے زخمی کر دیے مگر وہ چلتا چلا گیا اب کیلاش کی آوازیں آنا بند ہو گئی تھیں صاف معلوم ہو رہا تھا کہ وہ بے ہوش ہو چکا ہے عنبر کو یہ ڈر تھا کہ کہیں اس کے دل کی حرکت ہی بند نہ ہو گئی ہو کیوں کہ وہ اگرچہ ایک دلیر ڈاکو تھا مگر دل کا بڑا کمزور تھا اب کچھ بھی نہیں ہو سکتا تھا بہر حال اس نے برفانی بھوت کا تعاقب جاری رکھا اور ایک ایسی وادی میں آ گیا جہاں چاروں طرف اونچی اونچی چٹانیں کھڑی تھیں انہیں چٹانوں میں وہ غار تھا جہاں برفانی بھوت رہتا تھا چنانچہ عنبر کی آنکھوں کے سامنے ایک چٹان کے پیچھے جا کر برفانی انسان غائب ہو گیا۔

عنبر دوسری طرف سے ہو کر وہاں آیا تو اس جگہ کچھ بھی نہیں تھا وہ سمجھ گیا

کہ یہیں کہیں وہ غار ضرور ہوگا جہاں برفانی انسان گیا ہے عنبر نے غار تلاش کرنا شروع کر دیا اسے بڑا تعجب ہوا کہ اتنا بڑا گوریلا ایک دم سے کہاں غائب ہو گیا آخر اسے وہ غار مل گیا، یہ غار ایک اونچی چٹان کے دائیں پہلو میں تھا یہاں ایک بہت بڑا اشگاف تھا جس کے منہ پر جنگلی جھاڑیاں اگی ہوئی تھیں یہ جھاڑیاں تین چار مرد اونچی تھیں یہ ایک جگہ سے تڑ مڑ گئی تھیں عنبر کے لئے یہ اندازہ لگانا مشکل نہ تھا کہ اسی راستے سے برفانی بھوت غار کے اندر داخل ہوا تھا عنبر غار کے منہ پر جھاڑیوں کی اوٹ میں ہو کر کھڑا ہو گیا اور سوچنے لگا کہ اندر جائے یا نہ جائے۔

معاملہ بڑا نازک ہو گیا تھا ہو سکتا تھا کہ برفانی انسان ایک دم سے اندر جاتے ہی کیلاش کو ہلاک کر دے اور یہ بھی ہو سکتا تھا کہ اسے بے ہوش جان کر ایک طرف پھینک دے اور اس کے ہوش میں آنے کا انتظار

کرے یہ عنبر کا خیال ہی تھا اور اس خیال پر بھروسہ کر کے وہ اپنے ساتھی کی جان خطرے میں نہیں ڈال سکتا تھا۔

عنبر نے غار کے اندر جانے کا فیصلہ کرلیا وہ جھاڑیوں میں سے کھسکتا ہوا غار کے منہ کے اندر چلا گیا غار میں نمی اور ہلکا ہلکا اندھیرا تھا چھت پر سے ہلکا ہلکا پانی رس رہا تھا عنبر دیوار کے ساتھ ساتھ ہوتا ہوا آگے بڑھنے لگا جوں جوں وہ آگے بڑھ رہا تھا غار میں اندھیرا بڑھتا جا رہا تھا کافی دور جا کر اسے جگہ جگہ چھوٹے چھوٹے پتھروں کے ڈھیر ملے ان ڈھیروں کے پاس ہی پانی کھڑا تھا عنبر پانی سے بچ کر آگے نکل گیا اب غار میں ایک جانب سے کچھ روشنی سی آنے لگی تھی یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے اس طرف کہیں غار کی چھت میں سوراخ ہے جہاں سے دن کی روشنی اندر آرہی ہے عنبر حیران تھا کہ برفانی بھوت کہاں گم ہو گیا ہے روشنی میں اسے زمین پر برفانی بھوت کے بڑے بڑے پاؤں

کے نشان دکھائی دیے غار کی چھت اب اونچی ہوگئی تھی۔ آگے جا کر عنبر نے دیکھا کہ ایک کھلی جگہ سے چھت میں دور اوپر ایک چھوٹا سا سوراخ ہے جس میں سے روشنی آرہی ہے نیچے پتھروں کے ٹکڑے پڑے ہیں یہاں ایک عجیب بات عنبر نے یہ محسوس کی کہ کسی جانب سے پانی کے گرنے کی آواز آرہی تھی وہ بڑا حیران ہوا کہ یہ پانی کی آبشار سی کہاں سے گر رہی ہے اصل میں یہ آواز ایک دریا کی تھی جو ایک تیز رفتار ندی کی صورت میں ان پہاڑیوں کے نیچے ہی نیچے بہہ رہا تھا۔

اس دریا کا دہانہ پہاڑ کے بہت پیچھے ایک بہت بڑا چشمہ تھا جس کا سارا پانی اندر ہی اندر سے ایک دریا کی شکل اختیار کر کے چل رہا تھا اسی غار میں ایک جگہ پتھروں کی دیوار میں شگاف تھا جہاں سے دریا کے بہنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

لیکن اس وقت عنبر کو سب سے زیادہ فکر کیلاش چور کی زندگی کی تھی وہ ہر

حالت میں اسے بچانا چاہتا تھا وہ برفانی بھوت کے قدموں کے نشانوں پر چلتا ہوا آگے بڑھنے لگا غار کے پہلو میں پہنچ کر پانی کے بہنے کی آواز زیادہ ہوگئی آخر وہ اس مقام پر پہنچ گیا جہاں پتھروں میں ایک بہت بڑا شگاف تھا جہاں پہنچ کر برفانی بھوت کے پاؤں کے نشان مٹ گئے تھے عنبر نے شگاف میں جھانک کر دیکھا تو حیران رہ گیا اندر بڑے زور شور سے ایک دریا ندی کی شکل میں بہہ رہا تھا خدا جانے یہ دریا پہاڑ کے اندر ہی اندر سے چل کر کہاں جا کر گرتا ہے۔ برفانی بھوت کے پاؤں کے نشان ختم ہو جانے کا مطلب یہی ہو سکتا تھا کہ وہ کیلاش کو لے کر اس دریا میں اتر گیا ہے عنبر کچھ دیر وہاں کھڑا سوچتا رہا دریا میں اترنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا وہ ایک طرف پتھروں میں بیٹھ گیا تھوڑی دیر کے بعد اسے یوں سنائی دیا جیسے دریا کے مخالف سمت سے کوئی شے پانی کو چیرتی ہوئی اندر کی طرف آرہی ہے وہ

چوکس ہو گیا ہو سکتا ہے کہ برفانی بھوت پانی میں اتر گیا ہو اور اب واپس آ رہا ہو وہ پتھروں پر سے اٹھا اور دیوار میں ایک طرف آڑ میں چھپ گیا اچانک اسے غار کے شگاف میں برفانی بھوت پانی میں سے نکل کر غار میں داخل ہوتا دکھائی دیا۔

عنبر زندگی میں پہلی بار برفانی بھوت کو قریب سے دیکھ رہا تھا اس کے سارے بدن پر سفید بالوں کے بڑے بڑے گچھے لٹک رہے تھے اس کی کھوپڑی ماتھے پر سے گوریلے کی طرح پچکی ہوئی تھی وہ بڑا اونچا لمبا تھا اور اس کے لمبے لمبے بازوؤں والے ہاتھ گھٹنوں کو چھو رہے تھے وہ جھک کر گوریلے کی طرح چلتا تھا شگاف میں سے باہر آ کر اس نے چاروں طرف دیکھا اور خرخر کرنے لگا شاید اسے غار میں کسی آدمی کی بو محسوس ہو رہی تھی۔

عنبر نے اپنے آپ کو پتھروں میں سمیٹ لیا برفانی بھوت نے شگاف

کے اندر منہ ڈال کر دریا میں کچھ سونگھا پھر سر کو دائیں بائیں ہلایا اور جھکا
جھکا کسی دیوں کی طرح غار کے پیچھے چلا گیا گویا اسے یقین ہو گیا تھا
کہ آدمی کی بو غار میں سے نہیں بلکہ دریا کی طرف سے آ رہی ہے۔
جہاں وہ کسی جگہ کیلاش چور کو چھوڑ آیا تھا کیوں کہ اس کے دونوں ہاتھ
خالی تھے عنبر کو یہ سوچ کر قدرے تسلی ہوئی کہ برفانی بھوت نے کیلاش
کو ہڑپ نہیں کیا بلکہ کسی جگہ غار کے اندر محفوظ مقام پر چھپا دیا ہے
کیونکہ ویسے بھی اگر اس نے کیلاش کو کھایا ہوتا تو اس کے منہ پر ضرور
خون کے نشان ہوتے وہاں کوئی نشان یا داغ نہیں تھا۔

برفانی بھوت غار میں پچھلی جانب نکل گیا۔

عنبر اپنی جگہ سے اٹھ کر دریا کے شگاف پر آ گیا اس نے سوچا کہ وہ دریا
میں کس طرح سے اترے؟ خدا معلوم دریا کتنا گہرا ہے اور پھر نہ
جانے پانی کا تیز بہاؤ اسے کہاں سے کہاں بہا کر لے جائے؟ آخر

اس کے ذہن میں ایک ترکیب آ گئی اس نے کمر کے گرد بندھی ہوئی رسی کھولی اس کا ایک سرا باہر پتھروں کے ساتھ باندھا دوسرا سرا ہاتھوں میں مضبوطی سے پکڑا اور خدا کا نام لے کر دریا میں اتر گیا دریا کی گہرائی زیادہ نہیں تھی پانی اس کی کمر تک آتا تھا لیکن ایک تو پانی ٹھنڈا تھا دوسرے اس کا بہاؤ بڑا تیز تھا عنبر کے پاؤں اکھڑ رہے تھے اس نے رسی کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا تھا وہ رسی کو پکڑے کچھ دور دیوار کے ساتھ ساتھ آگے چلا گیا دریا ایک سرنگ میں سے گزر رہا تھا جس کی چھت زیادہ اونچی نہیں تھی اور دیواروں پر جگہ جگہ سے نوکیلے پتھر باہر کو نکلے ہوئے تھے۔

رسی اب ختم ہو گئی تھی رسی کے سہارے عنبر اس مقام سے آگے نہیں جا سکتا تھا مگر اسے ابھی آگے جانا تھا اس نے رسی کو ایک نوکیلے پتھر سے باندھا اور پتھروں کو ہاتھ ڈال کر قدم قدم دیوار کے ساتھ لگا آگے کھسکنے

لگا دیوار کے ساتھ پانی کا بہاؤ زیادہ تیز نہیں تھا اس کا فائدہ عنبر کو یہ ہوا کہ وہ آگے بڑھتا چلا گیا درمیان میں لہر بڑی تیز تھی وہ دریا کی سرنگ میں کافی آگے نکل گیا سرنگ آگے جا کر ایک طرف کو مڑ گئی عنبر بھی سرنگ کے ساتھ ہی مڑ گیا اب اسے بائیں جانب پتھر کی سیڑھیاں سی دکھائی دین جو ٹوٹی ہوئی تھیں اور دریا میں سے نکل کر اوپر چلی گئی تھیں عنبر پتھروں پر سے ہوتا ہوا ان سیڑھیوں پر آ گیا اب وہ دریا سے باہر سیڑھیوں کی ٹوٹی پھوٹی گیلی سلوں پر بیٹھا تھا۔

یہاں دیوار کے شگاف کی دور سے ہلکی ہلکی روشنی آ رہی تھی یہ روشنی صرف اتنی تھی کہ اندھیرا زیادہ گہرا محسوس نہیں ہو رہا تھا روشنی اتنی نہیں تھی کہ وہ ہر شے کو اچھی طرح دیکھ سکتا دو چار سیڑھیاں اوپر اسے ایک شگاف نظر آ رہا تھا اس شگاف پر پتھر کی ایک بھاری سل دروازے کی طرح پڑی تھی لیکن ایک طرف سے شگاف کا ایک حصہ صاف دکھائی

دے رہا تھا عنبر سیڑھیاں چڑھ کر اس شگاف والی سل کے پاس آ گیا

اس کے کپڑے سارے بھیگ چکے تھے اس نے شگاف کے اندر

جھانک کر دیکھا اسے کچھ دکھائی نہ دیا پھر بھی وہ اس امید پر خدا کا نام

لے کر اندر داخل ہو گیا کہ شاید کیلاش اسے مل جائے اور وہ اسے بچا

نے میں کامیاب ہو جائے۔

شگاف کے اندر جگہ جگہ پانی کھڑا تھا یہ پانی پہاڑ میں سے رس رس کر

وہاں جمع ہو گیا تھا عنبر نے سوچا کہ کیوں نہ کیلاش کو آواز دے کر پکارا

جائے؟ برفانی بھوت تو وہاں موجود ہی نہیں تھا عنبر نے تھوڑی سی اونچی

آواز میں کیلاش کو آواز دی۔

کیلاش۔

غار کے اندر اس کی آواز کتنی دیر تک گونجتی رہی وہ پریشان ہو گیا۔

کیونکہ ہو سکتا تھا یہ آواز لہروں کے ساتھ ساتھ سفر کرتی ہوئی برفانی

بھوت تک پہنچ جائے اور وہ وہاں آجائے ایسی صورت میں کیلاش کی
زندگی شدید خطرے میں پڑسکتی تھی کیونکہ برفانی بھوت غصے میں آ کر
اسے ہلاک کرسکتا تھا لیکن اس آواز کا یہ اچھا اثر ہوا کہ وہیں ایک جگہ
پتھروں کے درمیان نیم بے ہوش پڑے کیلاش نے عنبر کی آواز سن لی
اب اس میں اتنی طاقت نہیں تھی کہ وہ عنبر کی آواز کا جواب دے سکتا
برفانی بھوت نے اسے زور سے پتھروں میں پٹخا تھا اور اس کا انگ
انگ درد کر رہا تھا ڈر، خوف اور چوٹ کی وجہ سے اس کا دماغ ماؤف
ہو چکا تھا۔
اسے یقین ہو گیا تھا کہ یہاں سے اسے کوئی نہیں بچا سکتا اور برفانی
بھوت ابھی واپس آ کر اسے توڑ مروڑ کر کھا جائے گا بلکہ وہ حیران تھا
کہ برفانی بھوت نے اسے ابھی تک کھایا کیوں نہیں؟ عنبر کی آواز سن
کر اسے بے حد حوصلہ ہوا اور اس کے اندر زندگی کی کرن ایک بار پھر

چمک اٹھی لیکن اس کے جسم پر کمزوری اس قدر طاری تھی کہ وہ آواز کا جواب نہ دے سکتا تھا پھر بھی اس نے اپنے جسم کی پوری طاقت صرف کر کے عنبر کو آواز دے ہی دی یہ آواز اتنی کمزور تھی کہ دریا کے پانی کے شور میں ہی دب کر رہ گئی۔

مگر عنبر برابر آگے بڑھتا چلا آرہا تھا اگرچہ اس نے کیلاش چور کو آوازیں دینا بند کر دی تھیں کیلاش نے محسوس کیا کہ عنبر اس کے قریب سے گزر رہا ہے اس نے زمین پر سے ایک پتھر اٹھا کر ہوا میں اچھال دیا پتھر واپس زمین پر آکر گرا تو اس سے شور پیدا ہوا عنبر پتھر کی آواز سن کر وہیں کھڑے کا کھڑا رہ گیا کیلاش نے دوسرا پتھر گراتے ہوئے عنبر کو ہلکی سی آواز دی یہ آواز عنبر نے سن لی اور وہ کیلاش کو پکارتے ہوئے اس کی طرف بڑھا۔

میں اس طرف ہوں عنبر اس طرف ہوں۔

تھوری سی کوشش کے بعد عنبر، کیلاش کے پاس پہنچ گیا کیلاش زمین پر چیت پڑا تھا عنبر نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہا۔

دوست فکر نہ کرو۔ میں تمہیں یہاں سے نکال کر لے جاؤں گا۔

کیلاش نے آہستہ سے کہا۔

وہ.........وہ برفانی بھوت ہمیں زندہ...............زندہ نہیں

.......عنبر بولا۔

گھبراؤ نہیں۔ وہ یہاں نہیں ہے میں اسے بہت پیچھے غار میں چھوڑ کر آرہا ہوں وہ ادھر نہیں آئے گا تم کوشش کر کے اٹھو اور میرے ساتھ واپس چلو۔

کیلاش نے اٹھنے کی کوشش کی۔ مگر وہ اٹھ نہ سکا بڑی مشکل سے عنبر کے سہارا دینے پر وہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

عنبر مجھے یہاں سے لے چلو۔ یہ بھوت مجھے ابھی آ کر کھا جائے گا۔ عنبر

نے اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔

گھبراؤ نہیں یار آخر تم مرد ہو۔ مرد کو پریشانیوں اور مصیبتیں آہی جایا کرتی ہیں میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ وہ برفانی بھوت تمہیں کچھ نہیں کہے گا اٹھو ہمت کرو اور میرے ساتھ دریا میں اتر چلو۔

موت کا دریا

کیلاش چور نے بالکل ہی ہمت ہار دی تھی۔
اصل میں اس نے زندگی میں کبھی کوئی مصیبت نہیں دیکھی تھی اب جو ایک ایک بہت بڑی آفت نے اسے گھیرا تو وہ اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھا اس کے برخلاف عنبر شروع ہی سے مصیبتیں برداشت کرتا چلا آیا تھا۔ اس کی زندگی کا کوئی برس ہی ایسا ہوگا جب وہ موت کے قریب سے ہو کر نہ گزرا ہو اگر اس کی قسمت میں ہمیشہ کے لئے زندہ رہنا نہ لکھا ہوتا تو وہ اب تک کب کا مر چکا ہوتا لیکن اس نے ہر تکلیف ہر مصیبت اور ہر برے وقت کا مردوں کی طرح ڈٹ کر مقابلہ کیا تھا اس میں بہادری کی سب سے بڑی بات یہ تھی کہ وہ مصیبت میں کبھی گھبرایا

نہیں تھا آدمی جب مصیبت میں گھبرا جاتا ہے تو وہ مصیبت اسے ڈبو دیتی ہے جب کہ نہ گھبرانے والے آدمی سے خود مصیبت گھبرا کر بھاگ جاتی ہے۔

کیلاش ہاتھ پاؤں چھوڑ کر بیٹھ گیا تھا عنبر نے اس کا بہت حوصلہ بڑھایا مگراس پر کوئی اثر نہ ہوا وہ وقت ایسا نہیں تھا کہ عنبر کیلاش کو سرزنش کرتا وہ تو چاہتا تھا کہ کسی نہ کسی طرح وہ اس بلا سے نجات حاصل کر لے چنانچہ اس نے کیلاش کو اٹھا کر اپنے کاندھے پر ڈالا اور دریا میں اترنے کے لئے سیڑھیوں کی طرف چل پڑا ابھی وہ تھوڑی دور ہی چلا ہو گا کہ اسے پانی میں شڑاپ شڑاپ کسی کے چلنے کی آواز سنائی دی وہ سمجھ گیا کہ برفانی بھوت کیلاش کو ہڑپ کرنے چلا آرہا ہے عنبر کے لئے یہ وقت بڑا نازک تھا اس وقت کیلاش کو ساتھ لے کر دریا میں اترنا اپنی موت کو آواز دینا تھا چنانچہ عنبر نے کیلاش سے کہا۔

جہاں میں تمہیں چھپاؤں وہیں خاموشی سے پڑے رہنا خبردار کوئی آواز مت نکالنا۔ خواہ کچھ ہو جائے۔

کیلاش نے ہاں کہہ کر سر ہلایا عنبر اسے لے کر سیڑھیوں کے قریب ہی ایک کھوہ میں آ گیا یہ کھوہ اس نے سیڑھیوں پر چڑھتے وقت دیکھا تھا اس کھوہ میں اس نے کیلاش کو چھپا دیا اور اوپر ایک پتھر رکھ دیا اب پانی میں برفانی بھوت کے چلنے کی آواز بالکل قریب آ گئی تھی عنبر جلدی سے دریا میں اتر گیا اس نے سوچا یہ تھا کہ کیلاش کو وہاں چھپا کر خود دریا میں آگے نکل جائے گا جب برفانی بھوت ناکام ہو کر واپس جائے گا تو وہ کیلاش کو وہاں سے اٹھا لے گا۔

لیکن برفانی بھوت بھی ایک ہی مکار گوریلا تھا شاید اسے بو آ گئی تھی کہ اس کا شکار اس سے چھینا جا رہا ہے اس نے دریا میں آتے ہی ایک خوف ناک چیخ ماری۔ اس کی چیخ سے دریا کی سرنگ یوں کانپی

جیسے زمین پر زلزلہ آ گیا ہو عنبر کا جو حال ہوا وہ تو ہوا مگر کیلاش چیخ سن کر کھوہ میں چھپے چھپے بے ہوش ہو گیا اس کے حق میں یہ اچھا ہوا کیوں کہ اگر وہ بے ہوش نہ ہوتا تو اس نے برفانی بھوت کو دیکھ کر ضرور شور مچا دینا تھا جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا کہ برفانی بھوت اسے ہاتھ ڈال کر کھوہ میں سے نکال لیتا اور کچا چبا جاتا۔

عنبر نے ابھی دریا میں چھلانگ لگائی ہی تھی اور وہ سرنگ کی پتھریلی دیوار کو تھامے دو قدم ہی چلا تھا کہ برفانی بھوت اس کے سر پر پہنچ گیا عنبر نے سوچا کہ اسے ہاتھ چھوڑ کر دریا میں بہہ جانا چاہیے..........

اس نے ہاتھ چھوڑ دیئے اور دریا کی لہریں سرنگ کے اندر اسے بہا کر لے گئیں مگر برفانی بھوت نے عنبر کو دریا کی لہروں پر بہتے دیکھ لیا تھا اپنے شکار کو وہ اپنے ہاتھ سے نکلتے نہیں دیکھ سکتا تھا اس نے سرنگ میں جھک کر ایک ہاتھ آگے بڑھایا اور بالکل ایک مچھلی کی طرح عنبر کو

پانی کی لہروں میں سے ہاتھ میں اٹھالیا اس کے ساتھ ہی برفانی
بھوت نے ایک خوف ناک قہقہہ لگایا سرنگ کی دیواریں گونجنے لگیں
عنبر زندگی میں پہلی بار اپنے جسم میں برفانی بھوت کے ہاتھوں کے
ناخن چبھتے محسوس کررہا تھا۔
پھر بھی اس نے ہمت نہ ہاری اور وہ برفانی بھوت کے پنجے میں
خاموش پڑا رہا وہ اسے لے کر سرنگ والے شگاف کے اندر اسی جگہ آ
گیا جہاں اس نے کیلاش کو چھپا رکھا تھا ایسے لگتا تھا کہ وہ کیلاش کو تو
بھول گیا ہے اور اب عنبر کو اپنا تر نوالہ بنانا چاہتا ہے عنبر نے کوئی حرکت
نہ کی اور خاموشی سے دیکھتا رہا کہ برفانی بھوت اس کے ساتھ کیا
سلوک کرتا ہے اس نے عنبر کو اپنی آنکھوں کے قریب لا کر غور سے دیکھا
عنبر کو یوں لگا جیسے برفانی بھوت کی آنکھیں دو غار ہیں جن کے اندر
لاوا ابل رہا ہے اس کے دانت بڑے لمبے لمبے اور نوکیلے تھے جیسے اس

کے جبڑے کے اندر بڑے بڑے نوکدار کھمبے گڑے ہوئے ہوں

برفانی بھوت نے ایک خوشی کی چیخ ماری اور عنبر کو زور سے پتھروں پر پٹخ

دیا اس کا ارادہ یہ تھا کہ پتھروں پر گرنے سے اس کا شکار ٹکڑے ٹکڑے

ہو جائے گا وہ اس سے اپنی بھوک مٹائے گا۔

لیکن اس جانور کو عنبر کی خفیہ طاقت کے بارے میں بھلا کیا علم ہو سکتا تھا

یہ بات تو اسے اب معلوم ہونے لگی تھی برفانی بھوت کیا دیکھتا ہے کہ

پتھروں پر زور سے پٹخنے کے باوجود عنبر کا کچھ نہیں بگڑا بلکہ پتھر ٹوٹ گیا

ہے برفانی بھوت اپنی درندے کی زندگی میں پہلی بار دیکھ رہا تھا اس

نے غصے میں آ کر دوسری بار عنبر کو پتھروں پر دے مارا سارے کے

سارے پتھر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے مگر عنبر کو ایک معمولی سی خراش تک نہ آئی

برفانی بھوت نے طیش میں آ کر ایک بھیانک آواز نکالی اور عنبر کو

دونوں ہاتھوں میں تھام کر زور زور سے مسلنا شروع کر دیا وہ عنبر کو مسل

رہا تھا مگر عنبر کا کچھ بھی نہیں بگڑ رہا تھا الٹا برفانی بھوت کے ہاتھوں سے خون رسنا شروع ہو گیا۔

برفانی بھوت کے ہاتھ زخمی ہو گئے اس نے عنبر کو زمین پر پھینک کر اوپر اپنا پاؤں رکھ دیا پھر اپنا سارا بوجھ اس پر ڈال دیا برفانی بھوت کا خیال تھا کہ عنبر کا کچومر نکل جائے گا مگر ایسا نہ ہوا اس کے برخلاف برفانی بھوت کا پاؤں اس طرح درد کرنے لگا جیسے اس کے پاؤں کے نیچے بہت بڑا نوکیلا پتھر آ گیا ہو برفانی بھوت نے تڑپ کر عنبر کے اوپر سے پاؤں اٹھا لیا اب عنبر کی باری تھی چنانچہ اس نے حملہ شروع کر دیا عنبر نے زمین پر سے ایک بار پھر عنبر کو اپنی مٹھی میں لیا اور اپنے منہ کے پاس لے آیا اس کا ارادہ عنبر کو منہ میں دبا کر نگل جانے کا تھا جوں ہی برفانی بھوت عنبر کو اپنے منہ کے پاس لایا عنبر نے نوکیلا پتھر بڑے زور کے ساتھ برفانی بھوت کی ایک آنکھ میں مار دیا۔

برفانی بھوت نے ایک دلدوز چیخ ماری اور عنبر کو ہاتھ سے چھوڑ دیا عنبر زمین پر گر پڑا گرتے ہی وہ پتھروں کی اوٹ میں ہوگیا برفانی بھوت کی آنکھ سے خون بہنا شروع ہوگیا تھا وہ پاگلوں کی طرح عنبر کو ڈھونڈ نے لگا وہ زمین پر جھک کر اپنی ایک ہی آنکھ سے ادھر اُدھر دیکھ رہا تھا عنبر نے موقع غنیمت جان کر ایک اور نوکیلا پتھر اٹھا کر پوری طاقت سے اس کی دوسری آنکھ میں بھی گھونپ دیا برفانی بھوت نے ایک بھیانک چیخ ماری اور دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھیں پکڑ لیں عنبر کو خیال آیا کہ اس کی کمر میں خنجر بھی ہے اس خنجر کی طرف اس کی نگاہ ہی نہیں پڑی تھی اس نے جلدی سے خنجر نکال لیا اور نیچے سے برفانی بھوت پر حملہ کر کے اس کی پنڈلی آدھی کاٹ دی۔

برفانی بھوت نے چیخ مار کر آنکھوں پر سے ہاتھ ہٹا کر اپنی پنڈلی پکڑ لی وہ زمین پر جھک گیا عنبر نے دوسری بار حملہ کیا تو برفانی بھوت نے

اسے اٹھا کر اپنے منہ میں ڈال کر غصے میں چبانا شروع کر دیا اسے یوں لگا جیسے لوہے کی طرح سخت ہو گیا تھا کہ برفانی بھوت کے دانت درد کرنے لگے تھے اس دوران میں عنبر نے بھوت کے منہ کے اندر ہی خنجر نکال کر اس کے تالو پر زبردست وار کرنے شروع کر دیے تھے برفانی بھوت کے تالو سے خون کی دھاڑیں پھوٹ پڑیں۔ اس نے گھبرا کر عنبر کو منہ سے اگل دیا زمین پر گرتے ہی عنبر نے ایک بار پھر بھوت کی پنڈلی کو کاٹنا شروع کر دیا۔

اس نے درد سے غراتے ہوئے عنبر کو ایک بار پھر پکڑ کر اس کے جسم میں اپنے تیز نوکیلے دانت گاڑنے کی کوشش کی مگر اس دفعہ بھی اس کے خوف ناک تیز دانت لوہے کی چٹان سے ٹکرا کر رہ گئے اور وہ درد سے بلبلا اٹھا اس وقت تک موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عنبر نے خنجر کا ایک بھرپور وار برفانی بھوت کی گردن پر کر دیا تھا خنجر سارے کا سارا

گردن میں گھس گیا اور اس کی شہ رگ کٹ گئی اور گاڑھا خون ایک نالے کی شکل میں بہنا شروع ہو گیا برفانی بھوت نے عنبر کو پوری طاقت سے زمین پر پٹخ دیا لیکن عنبر کا کچھ بھی نہ بگڑا وہ دوبارہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور بڑی پھرتی سے برفانی بھوت کی پنڈلی کاٹنی شروع کر دی ....برفانی بھوت اب اس قدر زخمی ہو گیا تھا اور اس کے جسم سے اتنا خون نکل گیا تھا کہ اس نے لڑکھڑانا شروع کر دیا تھا۔

عنبر اسی طرح تازہ دم تھا۔ اس کا کچھ بھی نہیں بگڑا تھا چنانچہ وہ خنجر سے بڑھ چڑھ کر وار پر وار کر رہا تھا غار میں ہر طرف خون ہی خون بکھر گیا تھا برفانی بھوت اندھا ہو چکا تھا وہ ہمہا کر زور سے ایک طرف گھوما تو اس کا سر بری طرح غار کی چھت کے نوکیلے پتھر سے ٹکرایا شاید اسی ایک چوٹ کی کمی رہ گئی تھی وہ لڑکھڑا کر گر پڑا عنبر اس بھوت کے گرنے کا انتظار کر رہا تھا اس کے گرتے ہی وہ اس کے اوپر چڑھ گیا

اور اس نے خنجر سے اس کی دوسری شہ رگ بھی کاٹ دی وہاں سے بھی خون کا فوراہ اچھلا اور برفانی بھوت تڑپ کر چیختا ہوا اٹھ بیٹھا اس نے زمین پر سے پتھر اٹھا اٹھا کر چھت پر اور فرش پر مارنے شروع کر دیئے سرنگ کے اندر ایک زلزلہ آ گیا عنبر ایک طرف کھڑے ہو کر یہ سارا تماشہ دیکھ رہا تھا۔

برفانی بھوت اپنی زندگی کے آخری سانسوں پر تھا اس نے زمین میں گڑے ہوئے پتھر اکھاڑ اکھاڑ کر پھینک دیے تھے وہ اس طوفانی حرکتوں میں بار بار اپنا سر دیواروں سے ٹکرا رہا تھا اور لہولہان ہو رہا تھا اس کی بھیانک چیخوں سے غار گونج رہا تھا اس قیامت کے شور میں کیلاش کو بھی ہوش آ گیا تھا اور وہ شگاف کے منہ پر رکھی ہوئی پتھر کی سل کے پیچھے چھپ کر عنبر اور برفانی بھوت کے ہیبت ناک مقابلے کا تھر تھر کانپتا ہوا دیکھ رہا تھا۔

اسے معلوم تھا کہ برفانی بھوت عنبر کا تو کچھ نہ بگاڑ سکے گا لیکن اگر اس

کی نظر کیلاش پر پڑ گئی تو وہ اس کا ملیدہ بنا کر رکھ دے گا یہی وجہ تھی کہ

اس نے اپنے آپ کو پوری طرح پتھروں کے پیچھے چھپایا ہوا تھا۔

برفانی بھوت اب نڈھال ہو چکا تھا عنبر اس کی گردن پر سوار خنجر سے

اس کی گردن کاٹ رہا تھا بھوت کمزوری اور نقاہت کے ساتھ اپنا ہاتھ

ادھر اُدھر مار رہا تھا دو ایک بار اس نے عنبر کو تھپٹر مار کر پرے گرا دیا عنبر

پھر اس کے سینے پر سوار ہو کر اس کی گردن پر خنجر چلانے لگا آخر عنبر نے

اس کی گردن کاٹ کر الگ کر دی اور یوں ظلم کا خاتمہ کر دیا ایک ایسے

برفانی درندے کو ہلاک کر دیا جس نے آج تک سینکڑوں انسانوں کو

ہڑپ کر لیا تھا۔

برفانی بھوت کی موت کے بعد عنبر فاتحانہ انداز میں مسکرایا۔ اس نے

اٹھ کر شگاف کے پیچھے کیلاش کو دیکھا وہ سہا بیٹھا تھا اس نے اسے تسلی

دیتے ہوئے کہا۔

دوست۔ ہمارا دشمن مر چکا ہے آؤ چل کر اس کی لاش دیکھ لو۔

کیلاش نے پوچھا۔

کیا تم سچ کہہ رہے ہو عنبر؟

اپنی آنکھوں سے چل کر بھوت کی لاش کا نظارہ کرلو۔

کیلاش ڈرتا ڈرتا شگاف میں سے نکل کر عنبر کے ساتھ برفانی بھوت کی لاش پر آ گیا اس نے دیکھا کہ واقعی برفانی بھوت کی گردن اس کے دھڑ سے کٹی ہوئی الگ پڑی تھی زمین اس کے خون سے بھری ہوئی تھی۔

کیلاش نے عنبر کی طرف دیکھ کر کہا۔

اے عظیم دوست اور عظیم طاقت ور انسان یہ تم ہی تھے جس نے اس برفانی بلا کو مارا اس نے آج تک نہ جانے کتنے بے گناہ انسانوں کو

موت کے گھاٹ اتارا ہوگا اور نہ جانے اگر یہ زندہ رہتا تو کتنے اور مظلوم انسانوں کو موت کی نیند سلاتا مگر تم نے بڑی بہادری سے کام لے کر اس خونی اور انسانوں کے قاتل کا خاتمہ کر کے ظلم کا خاتمہ کر دیا تمہاری جس قدر بھی تعریف کی جائے کم ہے۔

عنبر نے کیلاش نے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

پیارے دوست میں نے یہ سب کچھ تمہارے لیے کیا ہے اگر یہ برفانی بھوت تمہیں اٹھا کر نہ لے جاتا تو شاید مین کبھی اس طرف کا رخ نہ کرتا اور شاید میں بھی یہ وادی چھوڑ کر بھاگ جاتا کیوں کہ یہ خدا بھی نہیں چاہتا کہ انسان خواہ مخواہ اپنے آپ کو کسی مصیبت میں گرفتار کروادے لیکن اس برفانی بھوت کے ظلم کی انتہا ہوگئی تھی اب اس کو کسی نہ کسی کے ہاتھوں مرنا ہی تھا خدا کا شکر ہے کہ یہ میرے ہاتھوں قتل ہوا آؤ اب یہاں سے نکل چلیں اس موت کے غار سے جتنی جلدی ممکن ہو

سکے ہمیں باہر نکل جانا چاہیے۔

کیلاش نے کہا۔

لیکن سرنگ میں دریا کے پانی کا بہاؤ بے حد تیز ہے ہم اوپر کے رخ کیسے واپس جا سکیں گے۔؟

عنبر خود بھی اس بات سے پریشان تھا کہ وہ اوپر کے رخ کو اب نہ جا سکیں گے کیوں کہ ایک تو دریا کا بہاؤ بے حد تیز تھا.........دوسرے رسی بہت پیچھے رہ گئی تھی اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا کہ یہ دریا سرنگ میں سے گزرتے ہوئے ضرور کسی نہ کسی جگہ نکلنا ہوگا۔ تو کیوں نہ دریا کے رخ پر چلا جائے جب اس نے کیلاش سے اس کا ذکر کیا تو اس نے کہا۔

میرا اپنا بھی یہی خیال تھا ضرور یہ دریا کسی نہ کسی میدان میں آگے جا کر نکلتا ہوگا اگر ہم اوپر کے رخ کو گئے تو پانی کی تیز رفتار لہریں ہمیں

بھی بہا کر نیچے لے آئیں گی۔

عنبر نے پوچھا۔

کیا تم دریا کے رخ پر بہہ سکو گے۔؟

کیلاش بولا۔

کیوں نہیں۔اب میں بالکل ٹھیک ٹھاک ہوں۔

کیلاش کو واقعی ہوش آ گیا تھا برفانی بھوت کی موت نے اس میں زندگی کی تازہ روح پھونک دی تھی وہ اپنے اندر ایک نئی طاقت محسوس کر رہا تھا چنانچہ دونوں دریا میں اترنے کے لئے آگے بڑھے سیڑھیاں انہوں نے ایک ساتھ طے کیں پھر انہوں نے ایک رسی سے اپنے آپ کو ایک دوسرے کے ساتھ باندھ لیا اور خدا کا نام لے کر سرنگ میں بہتے ہوئے تیز رفتار بہاؤ میں اتر پڑے۔

پانی میں اترتے ہی لہروں نے ان کے پاؤں اٹھا دیے اور وہ لکڑی

کے ٹکڑوں کی طرح تیز رفتار موجود کے سہارے دریا میں آگے بہنے شروع ہو گئے دریا سرنگ میں کافی دور تک چلا گیا تھا آگے جا کر سرنگ میں گھپ اندھیرا چھا گیا اور ہاتھ کو ہاتھ بجھائی نہ دیتا تھا عنبر اور کیلاش چونکہ رسی سے بندھے ہوئے تھے اس لیے وہ ایک دوسرے کو محسوس کر رہے تھے وہ اپنے آپ پانی میں بہے جا رہے تھے پانی زیادہ گہرا نہیں تھا جس کی وجہ سے کیلاش ڈوبنے سے بچا رہا ورنہ اس کا ڈوب جانا یقینی تھا گھپ اندھیرے میں سرنگ بالکل نظر نہیں آ رہی تھی کبھی کبھی وہ ایک دوسرے کو آواز دے لیتے تھے۔

اب انہیں پانی کا شور سنائی دینے لگا یوں لگتا تھا جیسے آگے جا کر کوئی آبشار آ رہا ہے عنبر ڈر گیا کہ اگر آبشار زیادہ بلند ہوا تو کیلاش نیچے پتھروں پر گر کر پاش پاش ہو جائے گا۔ اس نے کیلاش سے کہا کہ وہ دیوار کے ساتھ ساتھ رہنے کی کوشش کرے دور سے سرنگ میں ہلکی

ہلکی روشنی داخل ہونے لگی جس نے سرنگ کی چھت کو دھیما دھیما روشن کر دیا کچھ دیر بعد سرنگ میں دریا ایک طرف کو گھوم گیا گھومتے ہی وہ روشنی میں آ گئے یہ روشنی سرنگ میں آگے جا کر ایک شگاف میں سے آ رہی تھی۔

کٹے سر کی عورتیں

شگاف کے قریب پہنچ کر پانی کا شور زیادہ ہو گیا۔

روشنی سرنگ کے اندر دور تک جا رہی تھی عنبر کا خیال تھا کہ شاید یہ دریا باہر جا کر ایک آبشار کی صورت میں نیچے گر رہا ہے پھر اس نے سوچا اگر آبشار گر رہی ہوتی تو آواز اتنی زیادہ نہ آتی کیوں کہ آواز ہمیشہ اس جگہ سے پیدا ہوتی ہے جہاں آبشار گرتی ہے اس کا اندازہ درست نکلا پھر بھی اس نے کیلاش کو خبر دار کر دیا کہ وہ اپنے بچاؤ کی فکر کر لے اور اگر دریا آبشار کی شکل میں نیچے گر رہا ہو تو وہ فوراً تیر کر ایک طرف جانے کی کوشش کرے اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو سرنگ کے پتھروں کو پکڑ کر اوپر جانے کی کوشش کر لے۔

اب وہ شگاف کے بالکل قریب پہنچ گئے تھے عنبر نے آخری بار کیلاش کو
خبردار رہنے کی ہدایت کی اور پانی کا تیز ریلا اسے بہاتا ہوا سرنگ
سے باہر لے گیا باہر کھلے آسمان کی روشنی میں آتے ہی ان کی آنکھیں
چکاچوند ہو گئیں انہوں نے ہاتھ پاؤں مارتے ہوئے چاروں طرف
دیکھا یہ ان کی خوش قسمتی تھی کہ دریا آبشار بن کر نہیں گر رہا تھا بلکہ پہاڑ
کے اوپر سے ایک آبشار دریا میں بڑے زور شور کے ساتھ گر رہی تھی
اس آبشار کی زد سے بچتے ہوئے عنبر اور کیلاش ایک طرف ہو کر تیرنے
لگے دریا سرنگ میں سے نکل کر اچانک ایک ایسی گھاٹی میں آ گیا تھا
جس کی دونوں جانب اونچے اونچے پہاڑ تھے اور درمیان میں نیلا
آسمان سورج کی روشنی میں چمک رہا تھا دریا کا نیلا پانی جھاگ اڑاتا
اس پہاڑی درے میں سے بڑی تیزی کے ساتھ گزر رہا تھا۔

انہوں نے اپنے آپ کو لہروں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جب وہ پہاڑی

درے سے باہر نکلے تو اونچی اونچی چٹانوں کی وادی میں آ گئے یہاں دریا کا پاٹ چوڑا ہو گیا تھا یہ جگہ انہوں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی کیلاش کے لئے بھی وہ جگہ اجنبی تھی حالاں کہ اس نے ساری زندگی اس علاقے میں ڈاکے مارے تھے اور لوگوں کو لوٹا تھا انہوں نے دریا کے کنارے کی طرف تیرنا شروع کر دیا تھوڑی دیر بعد وہ دریا میں سے باہر نکل آئے۔

کیلاش چور نے دریا اور ارد گرد کے پہاڑوں کی طرف دیکھ کر کہا۔

ایسے لگتا ہے کہ ہم کسی جادو کی نگری میں آ گئے ہیں یہ جگہ تو میں نے بھی پہلے کبھی نہیں دیکھی حالاں کہ میری ساری زندگی اسی علاقے میں ڈاکے ڈالتے گزر گئی ہے۔

عنبر نے کہا۔

پہاڑ کے اندر ہی اندر سے ہو کر دریا ہمیں کسی دور دراز جگہ پر لے آیا

ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ جگہ کون سی ہے اور ہم اپنے اصل مقام سے کتنی دور نکل آئے ہیں۔

کیلاش بولا۔

بھگوان جانے ہمارے گھوڑے کس جگہ رہ گئے ہیں۔

ارے تم گھوڑوں کو رو رہے ہو۔ مجھے یہ نہیں معلوم کہ ہم یہاں سے دوبارہ اپنی منزل پر بھی پہنچ سکیں گے یا نہیں۔

کیلاش کہنے لگا۔

مجھے تو سخت بھوک لگ رہی ہے میں تو یہاں سے کوئی پھلدار درخت تلاش کرتا ہوں۔

عنبر نے اسے روک دیا۔

خبر دار۔ اکیلے یہاں کہیں مت جانا میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔

عنبر نے کیلاش کو ساتھ لیا اور دریا کنارے چلنے لگا یہاں کنارے

کنارے ایک گھنا پہاڑی جنگل تھا جو اوپر پہاڑ کی چوٹی تک چلا گیا تھا دور اوپر پہاڑ کی چوٹی پر انہیں ایک پرانی عمارت دکھائی دے رہی تھی صاف معلوم ہو رہا تھا کہ وہ کوئی پرانا گرجا گھر ہے یا کوئی پوجا کرنے والوں کا مندر ہے۔

میرا خیال ہے ہمیں جنگل کے اندر ہو کر چلنا چاہیے شاید وہاں کوئی پھلدار درخت مل جائے جس کا پھل کھا کر ہم اپنے پیٹ کی آگ بجھا سکیں۔

کیلاش کے اس خیال پر عمل کرتے ہوئے انہوں نے جنگل کے اندر جا کر ادھر اُدھر پھلدار درختوں کی تلاش شروع کر دی جنگل کافی گنجان تھا جیسا کہ اس علاقے میں انہوں نے جنگل دیکھے تھے وہ گھوم پھر رہے تھے کہ ایک جگہ انہیں آم کے درختوں کے جھنڈ نظر آئے فوراً وہاں پہنچ کر عنبر درخت کے اوپر چڑھ گیا اور اس نے پکے پکے آم نیچے

گرانے شروع کر دیے۔

یہ آم بہت میٹھے تھے انہوں نے پیٹ بھر کر کھائے اب پانی کی تلاش ہوئی پانی وہاں کہیں بھی نہیں تھا دریا سے وہ کافی فاصلے پر جنگل کے اندر آ گئے تھے واپس دریا پر جانے کی بجائے انہوں نے سوچا کہ جنگل میں ہی گھوم پھر کر کوئی چشمہ تلاش کیا جائے یا شاید کہیں کوئی ندی ہی مل جائے ایک جگہ انہیں پتھروں پر پانی کے بہنے کی آواز سنائی دی۔

کیلاش نے کہا۔

یہ آواز کسی چشمے کی ہے۔

ہاں چلو۔ اس چشمے پر چلتے ہیں۔

دونوں چشمے کی آواز پر چلنے لگے بانس اور نرسل کی جھاڑیوں سے گزر کر آخر وہ ایک چشمے پر پہنچ گئے یہ چشمہ اوپر سے بہا چلا آ رہا تھا اور ایک چھوٹی سی شفاف ندی کی صورت میں نیچے وادی کی طرف بہہ رہا

تھا انہوں نے جھک کر پانی پیا اچانک کیلاش نے پانی میں غور سے دیکھا اور چیخ کر بولا۔

عنبر بھائی ادھر دیکھو۔

عنبر نے چونک کر اس طرف دیکھا تو حیران رہ گیا ندی میں سرخ سرخ لعل بہتے چلے آ رہے تھے یہ لعل ایک بوند کی طرح تھے ایسے لگتا تھا جیسے خون کا قطرہ جم گیا ہو پہلے تو عنبر نے خیال کیا شاید یہ کسی زخمی بھینسے کے خون کی بوندیں ہیں جو جم گئیں ہیں لیکن جب اس نے ان جمی ہوئی بوندوں کو ہتھیلی پر رکھ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ سرخ رنگ کے نایاب اور بہت ہی قیمتی لعل ہیں جو صرف اس دور کے بادشاہوں کے خزانوں میں ہی ہوتے تھے۔

کیلاش نے کہا۔

کمال ہے یہ لعل اس چشمے میں کہاں سے بہتے آ رہے ہیں۔؟

عنبر نے کہا۔

میرا خیال ہے یہ اوپر سے آ رہے ہیں یہ تو بڑے قیمتی لعل ہیں اوپر چل کر دیکھنا چاہیے کہ یہ لعل کہاں سے اور کیسے آ رہے ہیں؟

کیلاش نے خوش ہو کر کہا۔

اوپر ضرور ہیرے جواہرات کی کوئی کان ہے آؤ چل کر دیکھیں اگر یہ کان ہمارے ہاتھ آ گئی تو ہم دنیا کے سب سے زیادہ امیر آدمی بن سکتے ہیں۔

کیلاش چور محض اپنے لالچ کی وجہ سے یہ سب کچھ کہہ رہا تھا کیونکہ وہ ڈاکو تھا اور اس کی ساری زندگی چوریاں کرتے اور ڈاکے مارتے ہوئے گزری تھی اگرچہ اس نے توبہ کر لی تھی پھر بھی چور چوری سے جاتا ہے ہیرا پھیری سے نہیں جاتا قیمتی جواہرات اور لعل ندی میں بہتے دیکھ کر اس کے منہ میں پانی بھر آیا تھا عنبر تو محض یہ معلوم کرنے

کے لئے اوپر جانا چاہتا تھا کہ یہ لعل کہاں سے آرہے ہیں جب کہ
کیلاش جواہرات کی کان پر قبضہ جمانے کے لئے اوپر جارہا تھا۔
بہرحال دونوں نے ندی کے ساتھ ساتھ اوپر کی طرف سفر کرنا شروع
کردیا۔
یہ ندی کئی بل کھا کر اوپر کی طرف جارہی تھی بلکہ اوپر کی طرف سے
نیچے آرہی تھی اس کے کنارے دونوں جانب بانس کے گھنے درخت
اگے ہوئے تھے جن کی لچک دار شاخیں ندی میں لہرا رہی تھیں قیمتی
سرخ رنگ کے لعل اور نگینے برابر ہر لہر کے ساتھ اوپر سے نیچے کی
طرف بہے چلے آرہے تھے ندی نے کئی بل کھائے کبھی وہ چھوٹے
چھوٹے ٹیلوں میں آجاتی اور کبھی سیدھی ڈھلان پر آبنوس اور مہاگنی
کے درختوں میں نکل آتی عنبر اور کیلاش چلتے چلتے تھک گئے۔
وہ سانس لینے کے لئے ایک جگہ بیٹھ گئے عنبر نے چاروں طرف اور پھر

اوپر کی طرف دیکھا اوپر سرد کے درختوں کے بیچ میں سے پرانے زنگ خوردہ مندر کی ٹوٹی پھوٹی دیواریں اور شکستہ برجیاں اب صاف دکھائی دینے لگی تھیں یہ کوئی بڑی ہی پراسرار جگہ معلوم ہوتی تھی کیلاش ایک بار پھر خوف کھانے لگا اس نے پرانے مندر کی طرف نگاہ ڈال کر کہا۔

بھائی مجھے تو یہ کوئی جنوں بھوتوں کا مسکن معلوم ہوتا ہے۔

عنبر نے کہا۔

تم ہی تو کہہ رہے تھے کہ وہاں ضرور جواہرات کی کان ہے۔

کیلاش بولا۔

بھائی میں باز آیا ایسی جواہرات کی کان سے میری مانو یہیں سے واپس چلے چلتے ہیں ایسا نہ ہو کہ ہم کسی نئی مصیبت میں پھنس جائیں ابھی بڑی مشکل سے ایک بلا سے چھٹکارا حاصل ہوا ہے۔

عنبر کہنے لگا۔

اب تو ایسا نہیں ہو سکتا اب تو میں یہ معلوم کر کے ہی رہوں گا کہ یہ سرخ لعل اور نگینے اوپر کہاں سے آرہے ہیں؟ اگر وہاں کوئی جواہرات کی کان ہے تو اس کا بھی کھوج لگائیں گے اور اگر کوئی اس میں گہرا راز ہے تو اس راز کو بھی معلوم کریں گے۔

کیلاش ڈرتے ڈرتے مگر اوپر سے بہادر بنتے ہوئے بولا۔

ہاں ہاں۔کوئی بات نہیں اگر تم کہتے ہو تو ہم ضرور یہ راز معلوم کریں گے۔

عنبر نے اس سے شرارت کرتے ہوئے کہا۔

میرا تو خیال ہے کہ تم اکیلے ہی اوپر جا کر اس راز پر سے پردہ اٹھاؤ میں یہاں بیٹھ کر تمہارا انتظار کروں گا۔

کیلاش نے ہڑبڑا کر کہا۔

بھگوان کے لئے ایسا نہ کرنا عنبر بھائی میں تو اکیلا مارا جاؤں گا کیا خبر

وہاں کوئی جن بھوت مجھے ہڑپ کرنے کے لئے تیار بیٹھا ہو نہ بھائی نہ ہم دونوں اکٹھے چلیں گے۔

عنبر ہنستے ہوئے بولا۔

اچھا بھائی ہم دونوں ہی چلیں گے۔لیکن یہ بتاؤ کہ تم اتنی جلدی ڈر کیوں جاتے ہو؟ مرد کو تو کبھی نہیں خوف کھانا چاہیے۔

کیلاش کھسیانی ہنسی ہنس کر کہنے لگا۔

بھائی کیا بتاؤں بس برے کام کرتے کرتے دل میں ایک خوف سا بیٹھ گیا ہے اب ہر کام میں ہاتھ ڈالتے ہوئے گھبراتا ہوں اگر چوریاں نہ کرتا ہوتا تو آج میرا دل بھی تمہاری طرح بہادر ہوتا چور تو ایک کھٹکے سے بھی کانپ جاتا ہے سنا نہیں کہ چور کے پاؤں نہیں ہوتے اس کا مطلب ہی یہی ہے کہ چور کو ذرا کھٹکا ہوا اور وہ فوراً بھاگ گیا عنبر نے کہا۔

کیلاش بھائی۔ بات تم نے سولہ آنے سچی کہی ہے کاش تم شروع ہی سے ایک ایماندار نوجوان ہوتے اور چوری چکاری نہ کیا کرتے پھر تمہارا دل بھی شیر کا دل ہوتا اور تم کسی سے خوف نہ کھایا کرتے مگر خیر اب اگر تم دل سے توبہ کرلو تو خدا تمہیں معاف کر دے گا اور تمہارے دل کا خوف ہمیشہ کے لئے دور ہو جائے گا۔

کیلاش بولا۔

بھائی میں نے سچے دل سے برے کاموں سے توبہ کر لی ہے مگر دل پھر بھی ڈرتا رہتا ہے دعا کرو کہ میں بھی تمہاری طرح کا بہادر نوجوان بن جاؤں۔

عنبر نے ہنستے ہوئے کہا۔

خالی دعا سے کچھ نہیں ہوا کرتا کیلاش ہاں انسان کو دعا کے ساتھ ساتھ کوشش بھی کرنی چاہیے کہ وہ اپنے اندر سے بری عادتوں کی جڑ اکھاڑ

کر پھینک دے کیوں کہ خدا صرف ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔

کیلاش نے سرد آہ بھر کر کہا۔

کاش، بچپن میں میں بری صحبت میں نہ پڑ جاتا۔ اگر بچپن میں میری دوستی اچھے اچھے ایماندار اور لائق بچوں سے ہو جاتی تو آج میں بھی ایک نیک اور جرات مند بہادر نوجوان ہوتا۔

عنبر نے کیلاش کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

اچھا اٹھو۔ اب اوپر چلتے ہیں ورنہ ہمیں اس جگہ شام ہو جائے گی۔

کیلاش نے اٹھتے ہوئے کہا۔

مگر یار۔ ہمارے گھوڑے کہاں ہیں؟ کس جگہ ہیں؟

عنبر بولا۔

اس کا پتا بعد میں کریں گے پہلے تو چل کر یہ معلوم کرتے ہیں کہ یہ قیمتی

لعل و جواہرات اور سرخ نگینے اوپر کس جگہ سے بہہ کر آ رہے ہیں۔

اچھا بھائی چلو۔

اس گفتگو کے بعد دونوں دوست اٹھے اور انہوں نے ایک بار پھر ندی کے ساتھ ساتھ اوپر کی طرف سفر شروع کر دیا۔

سورج نے مغرب کی طرف جھکنا شروع کر دیا تھا جنگل میں دھوپ کا رنگ سنہری ہو رہا تھا مگر ابھی دن کی روشنی پوری شان کے ساتھ پھیلی ہوئی تھی ندی اب بار بار موڑ مڑتی ہوئی اوپر جا رہی تھی وہ پہلے سے چھوٹی ہو گئی تھی اور اس کا پانی بھی شفاف ہو گیا تھا اس کی تہہ میں بیٹھے ہوئے نیلے پتھر اور اس کی لہروں پر تیرتے ہوئے جواہرات اور سرخ نگینے سے زیادہ صاف دکھائی دینے لگے تھے۔

ایک موڑ گھوم کر انہوں نے دیکھا کہ شکستہ برجیوں والا مندر ان سے ذرا فاصلے پر اور ٹیلوں کے درمیان کھڑا تھا اس کی دیواروں پر سے

پلستر جگہ جگہ سے اکھڑ چکا تھا برجیاں ٹوٹ چکی تھیں انہیں مندر کا بڑا

دروازہ نظر آیا جو بند تھا اور جس کے اوپر ایک طاق میں جانوروں نے

گھونسلہ بنا رکھا تھا ایک گدھ ٹوٹی ہوئی برجی کے اوپر بیٹھی تھی کیلاش تو

سہم گیا اور بولا۔

ضرور اس جگہ بھوت رہتے ہیں۔

خاموش۔

عنبر نے کیلاش کو خاموش رہنے کی ہدایت کی اور ندی کے ساتھ ساتھ

چلتا ایک بہت ہی بڑے گنجان درخت کے پاس آ گیا چشمہ اسی

درخت کے نیچے سے پھوٹ کر بہہ رہا تھا عنبر اور کیلاش اس درخت

کے نیچے آ کر کھڑے ہو گئے اچانک کیلاش کی خوف کے مارے چیخ

نکل گئی عنبر نے اسے کندھے سے پکڑ کر جھنجھوڑا۔

مرد بنو کیلاش۔ یہ کیا حماقت ہے۔

کیلاش نے عنبر کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔

اوپر..............اوپر دیکھو۔

عنبر نے اوپر دیکھا تو ایک بار تو اس کے پاؤں تلے کی بھی زمین کھسک گئی اوپر درخت کی شاخوں میں چھ بڑی ہی خوب صورت اور لمبے لمبے سنہری بالوں والی عورتوں کے کٹے ہوئے سر ٹنگے تھے جن کی گردنوں سے خون کے لال لال قطرے ٹپک کر چشمے کے پانی میں گر رہے تھے یہ خون کی بوندیں پانی میں گرتے ہی لعل اور سرخ نگینے بن جاتی تھیں۔

عنبر نے دیکھا عورتوں کی آنکھیں کھلی تھیں اور ہونٹ بند تھے ان کے چہروں پر موت کی زردی نہیں تھی بلکہ یوں لگتا تھا کہ وہ زندہ ہیں اور ابھی عنبر کی طرف دیکھ کر مسکرانے لگیں گی عنبر چشمے پر جھک گیا خون کی بوندیں ٹپاٹپ چشمے کے پانی میں گر رہی تھیں اور گرتے ہی لعل بن

جاتی تھیں عنبر نے ایک لعل کو اٹھا کر دیکھا وہ سخت چمکیلا تھا عنبر نے عورتوں کے ٹنگے ہوئے سروں کی طرف دیکھ کر کہا۔

اے بدنصیب عورتوں تمہارے ساتھ کس نے ظلم کیا کیا تم اس راز سے پردہ نہیں اٹھاؤ گی۔؟

آسیبی بارہ دری

عنبر کی آواز پر سر کٹی عورتوں نے کچھ نہ کہا۔

کیلاش اس کے پاس ہی سہما ہوا کھڑا تھا عنبر نے دوسری بار اپنے سوال کو دہرایا تو عورتوں کے کٹے ہوئے سروں نے ایک آہ بھری اور ان کے ہونٹ پھر خاموش ہو گئے کیلاش نے عنبر سے کہا کہ انہیں وہاں سے چل دینا چاہیے کہیں وہ خواہ مخواہ کسی مصیبت میں گرفتار نہ ہو جائیں لیکن عنبر کو تو مصیبتوں میں پھنس کر ہی مزہ آتا تھا اس نے کہا۔

کیلاش میں یہ راز معلوم کر کے ہی رہوں گا اگر تم ڈر رہے ہو تو بے شک تمہیں اجازت ہے کہ میرا ساتھ چھوڑ کر چلے جاؤ میں تم سے کوئی گلہ نہ کروں گا۔

کیلاش بولا۔

اچھا بھائی تمہاری مرضی کر لو راز معلوم۔

عنبر نے اپنا سوال کئی بار دہرایا مگر سر کٹی عورتوں نے کوئی حرکت نہ کی دو ایک بار صرف انہوں نے ٹھنڈی آہیں بھریں اور پھر خاموش ہو گئیں درختوں پر لٹکے ہوئے خون ٹپکاتے سروں سے ایک دہشت ناک منظر پیدا ہو گیا تھا عنبر نے خیال ظاہر کیا کہ انہیں مندر کے اندر چلنا ہو گا کیلاش نے پہلے تو آسیب زدہ مندر میں جانے کی مخالفت کی پھر وہ بھی تیار ہو گیا۔

سوال یہ تھا کہ مندر کے اندر کس طرح داخل ہوا جائے اس کا دیمک خوردہ دروازہ اس طرح بند تھا کہ اس کی دہلیز مٹی میں چھپ گئی تھی اوپر کی جانب جنگلی بیلوں نے اسے ڈھانپ رکھا تھا دیوار بہت اونچی تھی اور اس کا گارا چونا جگہ جگہ سے اکھڑا ہوا تھا عنبر نے کیلاش کو ساتھ لیا

اور قلعے کی فصیل کے ساتھ ساتھ چل پڑا انہیں امید تھی کہ کہیں نہ کہیں سے انہیں اندر جانے کا راستہ مل جائے گا دیوار کے ساتھ ساتھ ایک کھائی تھی جو خشک ہو چکی تھی اور جس کے اندر کانٹے دار جھاڑیوں کے جھنڈوں کے جھنڈ اگے ہوئے تھے یہاں گلہریاں اور دوسرے کیڑے مکوڑے رینگ رہے تھے۔

انہیں فصیل کے ساتھ آتا دیکھ کر برجی پر بیٹھی ہوئی گدھ پروں کو پھڑ پھڑا کر اڑ گئی کیلاش نے عنبر سے کہا۔

معلوم ہوتا ہے اس گدھ نے ہمیں دیکھ لیا ہے اور اب وہ باقی گدھوں کو ہمارے بارے میں اطلاع کرنے گئی ہے۔

عنبر نے مسکرا کر کہا۔

اور پھر ساری گدھیں آ کر تمہیں اٹھا کر لے جائیں گی یار تم اتنا ڈرتے کیوں ہو آخر میں بھی تو انسان ہوں نوجوان ہوں اور تمہارے ساتھ

ساتھ چل رہا ہوں۔

کیلاش بولا۔

مگر جناب عالی آپ میں اور مجھ میں بڑا فرق ہے یعنی آپ کو خواہ بھوت ہڑپ ہی کیوں نہ کر لے آپ مریں گے نہیں اور ہم تو ایک پتھر لگنے سے مر سکتے ہیں۔

انہیں اچانک ایک چیخ کی آواز سنائی دی وہ اسی جگہ رک کر جھاڑیوں کی اوٹ میں ہو گئے یہ آواز کسی عورت کی چیخ کی آواز تھی اور قلعے کے اندر سے آتی تھی مگر وہاں کوئی راستہ ایسا نہ تھا کہ جس سے وہ اندر داخل ہو سکتے کیلاش ڈر کر عنبر کے پیچھے ہو گیا تھا عنبر کے ہوشیار آنکھیں ارد گرد پھیلی ہوئی ہر ایک شے کو بڑے غور سے دیکھ رہی تھیں قلعے کی فصیل کے اوپر سے کوئی پرندہ پھڑ پھڑا کر اڑ گیا یہ پرندہ گدھ سے بڑا تھا اور اس کی چونچ طوطے کی طرح تھی وہ بڑی تیزی سے اڑ کر گیا تھا

عنبر نے حیرانی سے اس پرندے کو دیکھا اور کیلاش سے کہا۔ یہ پرندہ کس قسم کا تھا فصیل سے اڑا اور اڑتے ہی غائب ہو گیا۔۔

کیلاش بولا۔

مجھے تو یہ کوئی چھلاوہ معلوم ہوتا ہے۔

یار تم ہر شے کو بھوت پریت بنا دیتے ہو ٹھہرو مجھے غور کرنے دو۔

عنبر نے دماغ پر زور دے کر سوچا کہ اس نے پرندے کو پہلے کہاں دیکھا تھا پھر یک لخت اسے یاد آ گیا کہ اس پرندے کو اس نے مصر کے فرعون کے دربار میں دیکھا تھا اس پرندے کا نام راع تھا اور وہ فرعون کا اپنا درباری نشان تھا مگر سوال یہ تھا کہ دو ہزار برس کے بعد یہ شاہی پرندہ وہاں اچانک کیسے آ گیا۔؟

کیلاش یہ فرعون کا شاہی پرندہ راع تھا۔

کیلاش نے پوچھا۔

تمہیں کیسے معلوم ہوا۔؟

میں نے اسے دیکھا ہے۔

کہاں؟

عنبر کو اچانک خیال آیا کہ اس نے کیلاش سے کیا کہہ دیا ہے وہ اسے نہیں بتانا چاہتا تھا کہ وہ اڑھائی ہزار برس سے زندہ چلا آرہا ہے اس نے بات کو پلٹتے ہوئے کہا کہ اس نے راع کو دو تین برس پہلے ایک عجائب گھر میں دیکھا تھا جہاں فرعون کے تہ خانے میں اس کا ایک بت رکھا ہوا تھا۔

کیلاش نے کہا۔

وہ تو ٹھیک ہے مگر یہ پرندہ اس پرانے دیمک خوردہ محل میں کیسے آگیا؟

یہ تو شاہی پرندہ ہے اور جہاں تک میرا خیال ہے اس کی تو نسل بھی غائب ہو چکی ہے۔

عنبر نے کہا۔

نسل تو ضرور غائب ہو چکی ہے مگر ہو سکتا ہے اس ایک ہی پرندے کو

جادو کے زور سے زندہ رکھا گیا ہو؟

کیلاش نے کہا۔

جس طرح جادو کے زور سے تمہیں زندہ کر دیا گیا ہے۔

عنبر بولا۔

ہاں بالکل ایسے ہی سوال اب یہ ہے کہ اس محل کے اندر یہ پرندہ کس

نے پال رکھا ہے۔؟

کیلاش کہنے لگا۔

بھائی اس کا جواب تو محل کے اندر جانے سے ہی ملے گا۔

عنبر آگے آگے اور کیلاش پیچھے پیچھے .... وہ محل قلعے یا اس

پراسرار مندر کی دیوار کے گرد اگر گھوم پھر کر کوئی ایسا مقام تلاش کرنے

کی کوشش کر رہے تھے جہاں سے وہ اس آسیب زدہ عمارت کے اندر داخل ہو سکیں آخر ایک جگہ انہیں دیوار میں سے بہت سی اینٹیں اکھڑی ہوئی دکھائی دیں عنبر نے کہا۔

میرا خیال ہے کہ ہم یہاں سے اندر داخل ہو سکتے ہیں۔

دونوں نے مل کر دیوار کی باقی اینٹیں بھی اکھاڑنا شروع کر دیں تھوڑی سی کوشش کے بعد انہوں نے دیوار میں چھوٹا سا شگاف پیدا کر لیا کچھ اور اینٹیں اکھاڑنے کے بعد یہ سوراخ اتنا بڑا ہو گیا کہ وہ اس میں سے رینگ کر عمارت کے اندر داخل ہو گئے سب سے پہلی شے جو انہوں نے اندر جاتے ہی محسوس کی وہ یہ تھی کہ وہاں کہ ہوا باہر کی ہوا سے کچھ مختلف تھی اندر کی ہوا میں کچھ ایسی بو رچی ہوئی تھی جیسی بو کہ فرعون کے مقبروں کے اندر ہوا کرتی ہے عنبر اس بو سے خوب واقف تھا اس کے سامنے ایک زمین کا ٹکڑا تھا جہاں باہر ہی کی طرح کانٹے دار جھاڑیاں

سفید عقاب

عنبر ایک قافلے کے ساتھ جب ویران کھنڈروں میں داخل ہوتا ہے تو عورت کی چیخ سنائی دی۔ وہ عورت کون تھی۔ شہزادی ہیلن کا اغوا کس نے کروایا۔ اور سپارٹا کیسے فتح ہوا۔ اور غدار وزیر کس طرح اپنے انجام کو پہنچا۔

اگی ہوئی تھیں دور ایک بارہ دری تھی جس کی دو منزلیں تھیں دونوں منزلوں کی کھڑکیاں بند تھیں اور دور سے اس پر کسی بھوت کا گمان ہوتا تھا۔

کیلاش نے کہا۔

عنبر بھائی۔ مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ یہاں پرانے بادشاہوں کی روحیں رہتی ہیں۔

عنبر نے بارہ دری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ابھی چل کر معلوم کر لیتے ہیں مگر تمہیں بھوتوں اور روحوں سے ڈرنا نہیں ہوگا کیوں کہ روحیں اور بھوت ایک طاقت ور اور نیک انسان کو کبھی کچھ نہیں کہتے۔

وہ ٹوٹی ہوئی برجیوں والی بارہ دری کی طرف چل پڑے۔

ان کے قدم جگہ جگہ کانٹے دار جھاڑیوں میں الجھ رہے تھے جب بارہ

دری کے پاس پہنچے تو انہیں احساس ہوا کہ بارہ دری کے دروازے کو بھی جنگلی بیلوں نے ڈھانپ رکھا ہے اور اس کی دہلیز بھی آدھی زمین میں دھنسی ہوئی تھی ایک دم سے کیلاش ڈر کر پیچھے ہٹ گیا۔

خبردار عنبر۔

ایک لمبی سسکار کے ساتھ ایک کوڑیوں والا سبز اور زرد سانپ اپنا پھن پھیلا کر ان دونوں کے سامنے کھڑا ہو گیا کیلاش کے ماتھے پر خوف کے مارے پسینہ آ گیا وہ عنبر کے پیچھے کھڑا تھا عنبر نے سانپ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا وہ سانپ کے ساتھ ذرا تفریح کرنا چاہتا تھا سانپ بھی عنبر کو گھورنے لگا دونوں میں سے کوئی بھی اپنی پلکیں نہیں جھپک رہا تھا سانپ مسلسل عنبر کو دیکھے جا رہا تھا مگر عنبر اور اس کی آنکھوں کے جادو کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا سانپ محسوس کرنے لگا تھا کہ اس کے سامنے کوئی معمولی طاقت کا انسان نہیں کھڑا۔

کیلاش بولا۔

بھائی اگر تمہیں اپنا خیال نہیں تو کم از کم کیلاش کی زندگی کا تو خیال کرو۔

اگر اس نے مجھے کاٹ لیا تو میں ایک پل کے اندر تڑپ تڑپ کر

مر جاؤں گا میں اس سانپ سے واقف ہوں یہ اس علاقے کا سب

سے زہریلا سانپ ہے۔

عنبر مسکرایا۔

یار گھبراؤ نہیں اگر یہ سب سے زہریلا ہے تو میں بھی بڑا زہریلا انسان

ہوں اب دیکھنا یہ ہے کہ کس کی زہر کو کامیابی ملتی ہے۔

کیلاش بولا۔

لیکن تم کیا کرو گے؟

عنبر کہنے لگا۔

تم دیکھتے جاؤ۔

عنبر قدم قدم سانپ کی طرف بڑھنے لگا سانپ نے جب دیکھا کہ اس

کی طرف اس کا دشمن بڑھ رہا ہے تو وہ پھن کو غصے میں لہرانے لگا ایک

بار تو اس نے اس زور سے پھنکار ماری کہ درختوں پر سے پرندے پھڑ

پھڑا کر اڑ گئے کیلاش وہیں درخت کے ساتھ لگ کر کھڑا رہا عنبر نے

ہاتھ سانپ کی طرف بڑھایا جیسے اس سے ہاتھ ملانا چاہتا ہو سانپ

نے سمجھا کہ دشمن اس پر وار کر رہا ہے سانپ نے لپک کر عنبر کی ہتھیلی پر

ڈس دیا سانپ اور کیلاش دونوں ہی سمجھ رہے تھے کہ ابھی عنبر دھڑام

سے زمین پر گرے گا اور اس کے ناک منہ سے خون جاری ہو جائے گا

لیکن اس کے الٹ عنبر اپنی جگہ پر اسی طرح ہاتھ پھیلائے کھڑا مسکراتا

رہا اور سانپ کی طرف دیکھتا رہا سانپ کو بہت طیش آیا اس نے ایک

اور پھنکار ماری اور دوسری بار عنبر کے ہاتھ پر ڈس لیا یہ خاص قسم کا

زہریلا سانپ تھا اور ہمیشہ آدمی کو دو بار ڈستا تھا دوسری بار ڈسنے پر

کیلاش کی چیخ نکل گئی۔

عنبر بھگوان کے لئے آگے سے ہٹ جاؤ یہ زہر تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گا۔

عنبر نے کیلاش کو کوئی جواب نہ دیا وہ خاموش نگاہوں سے سانپ کو گھورتا اور قدم قدم اس کی طرف بڑھتا رہا ایسے لگتا تھا کہ وہ سانپ سے کھیل رہا ہے یا سانپ کی بے بسی کا تماشہ کر رہا ہے آخر عنبر نے لپک کر سانپ کو گردن سے پکڑ لیا سانپ نے پھرتی سے عنبر کے بازو کے گرد کئی بل ڈال دیے لیکن عنبر کو ذرا بھی درد محسوس نہ ہوا اس نے دوسرے ہاتھ سے بڑے آرام سے سانپ کے سارے بل کھول دیے اور اس کا منہ کھول کر اس کے دانتوں کو غور سے دیکھا۔

کیلاش تم سچ کہتے تھے یہ ایک بہت ہی زہریلا سانپ ہے دیکھو اس کی زہر کی تھیلی کتنی بڑی ہے اور تم میرا فکر نہ کیا کرو مجھے ایسے ہزاروں

سانپ ڈس چکے ہیں۔ مجھے کبھی کچھ نہیں ہوا۔

کیلاش بھی عنبر کے قریب آ کر سانپ کے دانتوں کو تکنے لگا جو اندر سے تالو کی طرف مڑے ہوئے تھے۔

عنبر واقعی تم امر ہو غیر فانی ہو۔

عنبر بولا۔

نہیں کیلاش۔ ایسا نہ کہو۔ میں غیر فانی نہیں ہوں غیر فانی صرف اللہ کی ذات ہے ہاں ابھی مجھے موت نہیں آئے گی اگر مجھ پر سے یہ جادو اٹھا لیا گیا تو میں ایک دم بوڑھا ہو کر مر جاؤں گا۔

کیلاش نے دیکھا کہ عنبر کی ہتھیلی پر جہاں سانپ نے کاٹا تھا وہاں سے زہر پانی بن کر باہر کو نکل رہا تھا عنبر نے گھاس پر ہتھیلی رگڑ کر زہر پونچھ دیا جہاں عنبر نے زہر کو پونچھا وہاں سے گھاس جل کر سیاہ ہو گئی عنبر نے سانپ کو چھوڑ دیا اور بولا۔

اب یہ دس روز تک کسی کو نہ ڈس سکے گا۔

کیلاش بولا۔

بھائی اسے چھوڑ کیوں دیا؟ یہ کسی اور کو ہلاک کر دے گا۔

کیلاش نے آگے بڑھ کر سانپ کو گردن سے پکڑ لیا اور زمین پر اس کی رکھ کر اوپر پاؤں کے دباؤ سے کچل دی سانپ مر گیا۔

دشمن کو کبھی اس قابل نہیں چھوڑنا چاہیے کہ وہ دوسری بار بھی حملہ کر سکے

عنبر نے ہنس کر کہا۔

پیارے اگر اس میں زہر ہوتا تو تم کبھی اتنی جرائت نہ کرتے ظاہر ہے میں اپنی زندگی خطرے میں ڈال نہیں سکتا کیونکہ میں تو کسی معمولی سے حادثے میں بھی ہلاک ہو سکتا ہوں اور پھر یہ سانپ تو اس علاقے کا بے حد زہریلا سانپ ہے۔

کیلاش نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

میرا خیال ہے اب ہمیں بارہ دری میں جانے کا ارادہ ترک کر دینا چاہیے وہ کیوں؟ عنبر نے پوچھا۔

بھائی بارہ دری کے باہر اس قدر زہریلے سانپ رینگ رہے ہیں تو اندر کیا کیا بلائیں ہمارا انتظار کر رہی ہوں گی۔

عنبر قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

میاں زندگی نام ہی خطروں کا مقابلہ کرنے کا ہے اگر انسان گھر میں بند ہو کر بیٹھ جائے تو وہ دنیا میں کچھ نہیں کر سکتا۔

اچھا بھائی چلو ہزار بار چلو۔ لیکن خدا کے لئے مجھ سے الگ مت ہونا۔

وہ بارہ دری کے قریب آ گئے یہاں بھی اندر جانے کا کوئی راستہ نہ تھا

اچانک کیلاش نے سہم کر کہا۔

وہ دیکھو عنبر۔

عنبر نے دیکھا کہ بارہ دری کی دوسری منزل میں چھ کھڑکیاں تھیں جو

سب کی سب بند تھیں ان میں سے ہر کھڑکی پر ایک ایک عورت کا کٹا

ہوا سر لٹک رہا تھا یہ وہی سر تھے جو باہر درخت پر ٹنگے ہوئے تھے پھر

انہیں فضا میں ٹھنڈی آہیں بھرنے کی سرگوشیاں سنائی دیں کیلاش تو

دبک کر عنبر کے پیچھے ہو گیا عنبر نے ایک ایک سر کو غور سے دیکھا ان

سب کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور ہونٹ بند تھے چہرے پر وہی موت

کی زردی چھائی ہوئی تھی دیکھتے دیکھتے سارے سر غائب ہو گئے۔

عنبر نے دیکھا کہ کھڑکیاں اسی طرح بند تھیں اور سر کہیں نظر نہیں آ رہے

تھے۔

یہ سارا کام ان روحوں کا ہے جن کے یہ کٹے ہوئے سر ہیں خیال ہے

کہ ان عورتوں کو اسی بارہ دری میں قتل کر دیا گیا تھا۔ کیلاش کہنے لگا۔

لیکن ان کے سروں سے ٹپکنے والا خون لعل کیسے بن رہا ہے؟

یہی راز معلوم کرنے تو ہم اندر جا رہے ہیں۔

اندر جا رہے ہیں۔؟ کیلاش نے ہکلا کر کہا۔

ہاں اندر۔

اور عنبر نے ایک دروازے کو زور سے دبایا وہ ذرا سا چرچرایا، پھر اس نے کیلاش کے ساتھ دروازے کو زور لگا کر اندر کی طرف دھکیلنا شروع کر دیا دروازے کا ایک پٹ اکھڑ کر اندر گر گیا انہیں سامنے نیم روشنی میں ایک ڈیوڑھی دکھائی دی وہ ڈیوڑھی میں داخل ہوئے ہی تھے کہ چھ سات چمگادڑیں چیختی چلاتی ان کے سروں کے اوپر سے غوطہ لگا کر گزر گئیں۔

کیلاش سمٹ کر رہ گیا۔

چھ لاشیں

ڈیوڑھی سے گزر کر ایک دالان آ گیا۔

دالان کا فرش اکھڑا ہوا تھا اور اس پر گرد جمی تھی دالان کے دائیں بائیں ایک برآمدہ تھا جس میں کمروں کے دروازے بند تھے عنبر اور کیلاش برآمدے میں جا کر دروازوں کو ٹٹولنے لگے ایک دروازہ ذرا سا دھکا لگنے سے کھل گیا یہاں سیڑھیاں نیچے اتر گئی تھیں۔

کیلاش نے کہا۔

بھائی یہاں مت اترنا خدا جانے نیچے کیا ہو مجھے تو بے حد ڈر لگ رہا ہے۔

عنبر نے کیلاش کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

کیلاش، اس کے بعد کبھی خوف کی بات نہ کرنا جب تک تم میرے ساتھ ہو تمہیں کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں میں ہر حالت میں تمہاری جان کی حفاظت کروں گا آؤ میرے ساتھ نیچے۔

وہ سیڑھیاں اترنے لگے سیڑھیوں میں ہلکا ہلکا اندھیرا تھا دیواروں پر نمی سی جمی ہوئی تھی کافی سیڑھیاں اترنے کے بعد وہ ایک جگہ پہنچ کر رک گئے یہاں اس قدر اندھیرا تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ دکھائی نہیں دیتا تھا عنبر نے کیلاش سے کہا کہ وہ مشعل کو روشن کرے انہوں نے چھوٹی چھوٹی مشعلیں اپنے جھولے میں ساتھ رکھی ہوئی تھیں کیلاش نے پتھر رگڑ کر ایک مشعل روشن کر دی مشعل کی روشنی میں عنبر نے دیکھا کہ وہ دونوں ایک ایسے نم آلود کمرے میں کھڑے تھے جس کی چھت اونچی تھی اور فرش پر جگہ جگہ مٹی کے ڈھیر پڑے تھے خدا جانے یہ مٹی کہاں سے آ گئی تھی وہاں کھلی فضا میں فرعونوں کے مقبروں کی بڑی تیز بو پھیلی ہوئی تھی

کیلاش زندگی میں پہلی بار اس بو کو سونگھ رہا تھا اس نے ناک سیکڑ کر کہا۔
ایسے لگتا ہے کہ یہاں بہت سے مردے دفن ہوئے ہیں قبرستانوں کی
بو آرہی ہے یہاں سے۔
عنبر مشعل کی روشنی میں آگے چلا وہ قدم قدم بڑھ رہا تھا کیلاش اس کے
داہنی جانب تھا انہیں ذرا آگے جا کر ایک دروازہ ملا جو تھوڑا سا کھلا ہوا
تھا عنبر نے اس کے پٹ کو دھکا دیا تو وہ کھل گیا یہاں بھی سیڑھیاں
نیچے اتر رہی تھیں گویا تہہ خانے کے اندر ایک اور تہہ خانہ بنا ہوا تھا
کیلاش دل کے اندر تو بے حد خوف زدہ تھا مگر زبان سے اس کا اظہار
نہیں کر سکتا تھا کیونکہ عنبر نے اسے سختی سے ڈانٹا تھا عنبر نے کہا۔
مشعل مجھے دے دو تم میرے پیچھے پیچھے آؤ۔
عنبر کو معلوم تھا کہ کیلاش ڈر رہا ہو گا مشعل اپنے ہاتھ میں لے کر عنبر تہہ
خانے کے اندر والے تہہ خانے کی سیڑھیاں اترنے لگا یہ سیڑھیاں

گول چکر دار تھیں دیوار میں سوراخ تھے جن کے اندر سے کسی پرندے
کے پھڑ پھڑانے کی آواز آرہی تھی خدا جانے وہ کون سے پرندے تھے
اور وہاں کیسے آ گئے تھے جہاں سیڑھیاں ختم ہوئیں وہاں ایک چھوٹا سا
کمرہ آگیا جس کی چھت نیچی تھی اور دیواروں سے پانی رس رہا تھا
کیلاش نے ہاتھ سے دیوار کی طرف اشارہ کیا وہاں چھ صندوق دیوار
کے ساتھ لگے ہوئے تھے عنبر صندوقوں کے پاس آگیا۔
ان صندوقوں کو تالے نہیں لگے تھے عنبر نے کیلاش کی طرف دیکھا اور
ایک صندوق کا ڈھکنا کھول دیا اس میں ایک عورت کی لاش پڑی تھی
جس کا سر غائب تھا کیلاش کا دل خوف اور دہشت سے زور زور سے
دھڑکنے لگا عنبر نے آگے بڑھ کر دوسرا صندوق کھولا تو اس میں بھی
ایک عورت کی لاش پڑی تھی اس کا بھی سر غائب تھا............ایک
ایک کر کے انہوں نے چھ کے چھ صندوق کھول دیے ان سب میں

ایک ایک سر کٹی عورت کی لاش پڑی تھی ان عورتوں کے کپڑے بڑے شاہانہ تھے معلوم ہوتا تھا کہ وہ امیر عورتیں ہیں یا شاید کسی ریاست کی شہزادیاں تھیں۔

عنبر نے کہا۔

کیلاش مجھے یقین ہے کہ یہ ان ہی سروں کے دھڑ ہیں جو باہر درخت پر لٹکا دیے گئے ہیں۔

کیلاش بولا۔

معلوم تو یہی ہوتا ہے مگر سوال یہ ہے کہ ان کو کس نے قتل کر دیا اور پھر یہ لاشیں ابھی تک گلی سڑی کیوں نہیں؟

عنبر کہنے لگا۔

یہی میں بھی حیران ہوں بہرحال ابھی معلوم کیے دیتے ہیں عنبر نے جھک کر ایک لاش کے جسم کو ہاتھ لگایا ہی تھا کہ کھٹاک کی آواز کے

ساتھ ان کے پیچھے لوہے کا موٹی موٹی سلاخوں والا دروازہ گر پڑا اور وہ اس چھوٹے سے تہہ خانے میں قید ہو کر رہ گئے کیوں کہ سیڑھیوں کو اوپر جانے والا راستہ بند ہو گیا تھا۔

مارے گئے عنبر اب کیا ہو گا؟ یہاں تو ہماری آواز بھی کسی تک نہیں پہنچ سکتی۔

عنبر نے صندوق کے ڈھکنے بند کر دیے اور سلاخوں والے دروازے کے پاس آ کر اسے زور زور سے جھنجھوڑنے لگا جیسے اس کے جھنجھوڑنے سے دروازہ ٹوٹ جائے گا دروازے کی سلاخیں بے حد مضبوط اور موٹی تھیں عنبر انہیں ایک انچ بھی اپنی جگہ سے نہ ہلا سکا کیلاش زمین پر مشعل رکھ کر بیٹھ گیا۔

بھائی اور راز معلوم کرلو بارہ دری کے بس اب میں تو مر جاؤں گا اور تم قیامت کے دن تک یہاں بیٹھ کر آرام کرنا۔

عنبر نے اسے جھڑک کر کہا۔

کیلاش تمہیں کیا ہو گیا ہے تم اتنی جلدی بد دل کیوں ہو جاتے ہو اگر تمہیں خوف لگتا ہی ہے تو کم از کم دوسروں کو تو خوفزدہ کرنے کی کوشش مت کرو۔

کیلاش کندھے جھکا کر خاموش ہو گیا عنبر نے مشعل دیوار گیر کے سوراخ میں اٹکا دی اور کیلاش کے پاس ہی زمین پر بیٹھ کر غور کرنے لگا کہ یہ دروازہ اپنے آپ کس طرح گر پڑا اس نے ایک بار پھر اٹھ کر اوپر اس جگہ دیکھا جہاں سے دروازہ گرا تھا وہاں کسی قسم کا کوئی سوراخ نہ تھا وہ بڑا حیران ہوا کہ لڑکی کی لاش سے دروازے کا کیا تعلق ہو سکتا ہے۔

میرا خیال ہے ہمیں دوسری لاشوں کو بھی ہاتھ لگا کر دیکھنا چاہیے ہو سکتا ہے کسی دوسری لاش کو چھونے سے یہ دروازہ اپنے آپ اوپر کو اٹھ

جائے۔

عنبر نے دوبارہ چھ کے چھ صندوق کھول دیے ایک ایک کر کے تمام لاشوں کے ٹھنڈے جسموں کو ہاتھ لگانے ہی والا تھا کہ کیا دیکھتا ہے کہ صندوق سارے کے سارے خالی پڑے ہیں لاشیں غائب ہو چکی ہیں وہ حیرت زدہ ہو کر رہ گیا کیلاش نے بھی جھک کر خالی صندوقوں کو دیکھا اور بے چین ہو کر کہنے لگا۔

ابھی تو لاشیں صندوق کے اندر تھیں پھر یہ کہاں اپنے آپ ہی غائب ہو گئیں۔

یہی تو میں بھی حیران ہوں کیلاش زمین پر بیٹھ گیا۔

برے پھنسے بھائی عنبر اب یہاں سے چھٹکارا ہوتا نظر نہیں آتا اب تو ساری زندگی اسی کوٹھڑی میں بسر ہو گی تم یہاں قید رہو گے اور میں بھوکا پیاسا مر جاؤں گا۔

عنبر کیلاش کی باتیں نہیں سن رہا تھا وہ کان لگائے کوئی اور آواز سننے کی کوشش کر رہا تھا یہ آواز دیوار کے دوسری طرف سے آ رہی تھی اس نے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر کیلاش کو چپ کرایا اور دیوار کے ساتھ کان لگا دیے کیلاش نے بھی اپنا کان دیوار کے ساتھ لگا دیا دوسری طرف سے اس قسم کی آواز آ رہی تھی جیسے کوئی اپنی ایک ٹانگ کو گھسیٹتا ہوا دور سے چلا آ رہا ہو آواز ذرا فاصلے پر سے آ رہی تھی۔

عنبر نے کہا۔

یہ آواز سن رہے ہو کیلاش؟

کیلاش نے سرگوشی میں کہا۔

ہاں سن رہا ہوں۔ کوئی شخص دور سے چلا آ رہا ہے۔

عنبر نے کہا۔

وہ لنگڑا معلوم ہوتا ہے ایک ٹانگ بڑی مشکل سے گھسیٹ رہا ہے۔

کیلاش بولا۔

مجھے تو کوئی بھوت معلوم ہوتا ہے عنبر۔

خاموش۔

عنبر نے کیلاش کو خاموش کرا دیا آواز قریب آ گئی تھی اب کسی کے زور
زور سے سانس لینے کی آواز بھی آنے لگی تھی پھر جیسے کسی نے کسی
صندوق کے ڈھکن کو زور سے کھولا اور کا ڈھکنا جیسے فرش پر گر پڑا اچھر
ایک عورت کی بھیانک چیخ فضا میں گونج گئی کیلاش کانپ گیا عنبر کے
ماتھے پر پسینہ آ گیا پہلی چیخ کے بعد یکے بعد دیگرے پانچ عورتوں کی
باری باری چیخیں بلند ہوئیں اور پھر ہر طرف گہری خاموشی چھا گئی۔

کیلاش نے سہمی ہوئی آواز میں کہا۔

یہ کیا ہو رہا ہے اس کمرے میں عنبر؟

عنبر بولا۔

معلوم ہوتا ہے کسی نے چھ عورتوں کو باری باری قتل کر دیا ہے۔

چھ عورتوں کو؟ مگر چھ عورتیں تو اس سے پہلے بھی قتل کر دی گئی تھیں جن

کے سر باہر درخت پر لٹک رہے ہیں۔

عنبر نے کہا

ہاں ایسا لگتا ہے کہ اس واقعے کو ایک بار پھر دہرایا جا رہا ہے۔

ایک بار پھر دہرایا جا رہا ہے کیلاش نے کانپتے ہوئے پوچھا۔

تمہارا مطلب ہے قتل کی ہوئی عورتوں کو ایک بار پھر قتل کیا جا رہا ہے۔

خاموش۔

اب وہی پاؤں گھسیٹ کر چلنے کی آواز ان سیڑھیوں کی طرف سے آ

رہی تھی جن کے آگے لوہے کی موٹی سلاخوں والا دروازہ چڑھا ہوا تھا

عنبر لپک کر سلاخوں کے پاس آ گیا کیلاش سامنے والی دیوار کے ساتھ

ہی لگا کھڑا رہا سیڑھیوں میں اوپر تک اندھیرا تھا خدا جانے کس طرف

سے بہت ہی ہلکی ہلکی روشنی کا غبار سا اوپر کی طرف پھیلا ہوا تھا قدموں
کی بھاری بھاری گھسٹتی آواز اوپر سیڑھیوں کے پاس آکر رک گئی
کیلاش نے اپنا سانس روک لیا عنبر سلاخوں سے ہٹ کر کیلاش کے
پاس اندھیرے میں آکر چھپ گیا اس کا خیال تھا کہ شاید اسے دیکھ کر
کوئی رک گیا ہے وہ چاہتا تھا کہ جو کوئی بھی ہے وہ اس کے سامنے
آئے تاکہ معاملہ کھل جائے۔

اب پھر قدموں کی آواز آنے لگی کوئی آہستہ آہستہ پاؤں رکھتا
سیڑھیاں اتر رہا تھا دونوں چپ چاپ کھڑے دیوار کے ساتھ لگے
رہے پھر انہیں سیڑھیوں پر دو پاؤں دکھائی دیے یہ پاؤں لمبے لمبے
تھے اور اس پر بال ہی بال اگے ہوئے تھے پھر اچانک ایک خوف
ناک چہرے والا انچا لمبا آدمی سلاخوں کے پاس آکر کھڑا ہو گیا اس
کی ایک آنکھ بیٹھی ہوئی تھی اور دوسری آنکھ کا ڈیلا باہر کو نکلا ہوا تھا اس

کے دو دانت بھی باہر جھانک رہے تھے اس بلا کے ہاتھ میں ایک لمبی تلوار تھی جس پر سے سرخ سرخ خون کے قطرے ٹپک رہے تھے

کیلاش تو لرز کر رہ گیا۔

عنبر نے سرگوشی میں کہا۔

تم اندھیرے میں چھپے رہنا خبردار یہاں سے نکل کر روشنی میں مت آنا۔

کیلاش بولا۔

تم کہاں جا رہے ہو؟

ابھی تمہارے پاس ہی کھڑا ہوں۔

اس بلا نے دروازے پر پورے زور سے ہاتھ مارا دروازہ کھل گیا وہ خوف ناک آدمی کچھ دیر دہلیز میں کھڑا رہا اس کا سانس دھونکنی کی طرح چل رہا تھا اس کی شکل دیکھ کر وحشت ہوتی تھی پھر وہ ایک پاؤں کو

گھسیٹتا ہوا کمرے میں داخل ہو گیا اور سیدھا اس طرف آیا جدھر خالی صندوق پڑے تھے اس نے خالی صندوقوں کو جھک کر دیکھا اور واپس پاؤں گھسیٹتا اوپر چلا گیا۔

عنبر نے کہا۔

معلوم ہوا ہے کہ اسے ہماری موجودگی کا احساس نہیں ہوا دروازہ کھلا ہے ہمیں یہاں سے نکل جانا چاہیے۔

ابھی وہ بھاگنے کی سوچ رہی رہے تھے کہ وہی خوف ناک چہرے والا بھوت پھر نمودار ہوا اس دفعہ اس کے کندھوں پر دو عورتوں کی لاشیں لٹک رہی تھیں نیچے آ کر اس نے دونوں لاشیں صندوقوں میں رکھیں اور پھر اوپر چلا گیا اوپر سے دوسری بار وہ چار عورتوں کی لاشیں کندھوں پر ڈال کر لایا اور ایک ایک کر کے اس نے چاروں لاشوں کو بھی خالی صندوقوں میں ڈال کر اوپر سے ڈھکنے بند کر دیے اس کا سانس پھولا

ہوا تھا اور وہ ہانپ رہا تھا کیلاش نے سوچا کہ انہیں اب وہاں سے
بھاگ جانا چاہیے کیونکہ تہہ خانے کا دروازہ کھلا تھا اس نے عنبر کے
ہاتھ کو ذرا سا دبایا اور دروازے کی طرف جانے کے لئے حرکت ہی کی
تھی کہ اس کے پاؤں کی آہٹ سے وہ بھوت ایک دم چونک پڑا اس
نے بجلی ایسی تیزی سے گردن گھما کر اس طرف دیکھا جہاں عنبر اور
کیلاش کھڑے تھے لیکن چونکہ وہ اندھیرے میں کھڑے تھے اس لئے
بھوت انہیں نہ دیکھ سکا پھر بھی اسے احساس ہو گیا تھا کہ تہہ خانے میں
کوئی دوسرا انسان بھی موجود ہے اس نے تلوار ہوا میں بلند کی اور
پاؤں کو گھسیٹتا عنبر کی جانب آگے بڑھنے لگا عنبر نے کیلاش کا ہاتھ تھاما وہ
دونوں زمین پر بیٹھ گئے اور بیٹھے بیٹھے وہ اندھیرے میں کافی آگے
سرک کر صندوق کے پیچھے چھپ گئے .... اس خوف ناک
بلا نے بغیر دیکھے بھالے دیوار پر زور زور سے تلوار چلانی شروع کر دی

پھر اس نے جھک کر دیکھا زمین پر کچھ بھی نہیں تھا وہ مڑا اور صندوق کی طرف آ گیا۔

ایسا لگتا تھا کہ اس بلا نے عنبر اور کیلاش کو دیکھ لیا ہے اس نے تلوار کا سیدھا وار کیلاش پر کیا اگر عنبر راستے میں آ کر اس کی تلوار کا وار نہ روکتا تو کیلاش ضرور مر گیا ہوتا عنبر نے خالی صندوق اٹھا کر بلا پر دے مارا بلا بے قابو ہو کر عنبر پر ٹوٹ پڑی اندھیرے میں ایک خوفناک جنگ شروع ہو گئی کیلاش پرے ہٹ کر چھپ گیا عنبر نے بلا کے ہاتھ سے تلوار چھین لی اس سے پہلے بلا نے عنبر کے سر پر پوری طاقت سے تلوار ماری کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی تلوار یوں اچٹ گئی جیسے کسی پتھر پر لگی ہو بلا نے حیرانی سے عنبر کی طرف دیکھا اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ عنبر نے ایسے مہلک وار سے اپنے آپ کو بچا لیا ہے۔

اس موقع پر عنبر نے بلا کے ہاتھ سے تلوار چھین لی اور سیدھا وار اس

کے پیٹ پر کیا تلوار ایک بار اس کے پیٹ میں گھس کر باہر نکل آئی عنبر نے اپنے ہاتھ پر گرم گرم خون محسوس کیا بلا کے منہ سے ایک خوف ناک چیخ نکلی اس نے صندوق اٹھا کر لاش سمیت عنبر کے اوپر پھینک دیا عنبر کے سر پر لگ کر صندوق دو ٹکڑے ہو گیا اور لاش فرش پر گر پڑی عنبر نے تلوار کا وار کر کے بلا کا ایک گھٹنا کاٹ کر رکھ دیا۔ وہ گر پڑا عنبر نے دوسرا وار اس کی گردن پر کیا بلا کی گردن تن سے جدا ہو گئی۔

اس کے ساتھ ہی سارے تہہ خانے پر ایک زلزلہ سا آ گیا اندر روشنی سی ہوئی اور پھر چاروں طرف اندھیرا اور خاموشی چھا گئی عنبر نے کیلاش کو مشعل جلانے کے لئے کہا۔

کیلاش نے مشعل روشن کی تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہاں ایک لاش بھی نہیں تھی سارے کے سارے صندوق خالی تھے تہہ خانے کی سیڑھیوں پر گرا ہوا لوہے کا جنگلا اوپر اٹھ چکا تھا وہ تیزی سے سیڑھیاں

چڑھ کر اوپر آ گئے پہلے تہہ خانے کے کمرے میں اسی طرح مٹی کے ڈھیر پڑے تھے وہ دوسرے تہہ خانے سے بھی باہر نکل آئے اب وہ پہلی منزل کے برآمدے میں تھے سورج غروب ہو رہا تھا دھوپ کا رنگ سنہرا پڑ گیا تھا دوسری منزل کا دروازہ چوپٹ کھلا تھا۔

عنبر اور کیلاش دوسری منزل پر آ گئے یہاں انہوں نے ایک عجیب و غریب منظر دیکھا فرش پر قالین بچھا تھا اور وہاں چھ خوب صورت عورتیں زرق برق لباس میں ملبوس اس پر بیٹھی ہوئی تھیں انہوں نے عنبر کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھا تو ادب سے اٹھ کر کھڑی ہو گئیں اور جھک کر سلام کیا عنبر نے انہیں سلام کا جواب دیا اور پوچھا۔

تم کس مخلوق سے تعلق رکھتی ہو؟

نیلی چڑیل

چھ عورتوں میں سے ایک عورت نے کہا۔

اے بہادر انسان ہم ملک کوہ قاف کے ایک بادشاہ کی چھ بیٹیاں ہیں ہمیں یہ جن اٹھا کر لے آیا تھا اس نے جادو کے زور سے ہمیں قتل کر کے ہماری گردنیں اس بارہ دری کے باہر لٹکا دیں اور ہمارے دھڑ تہہ خانے کے صندوقوں میں رکھ دیے یہ خوف ناک ظالم جن ہر روز شام کو آتا ہمیں پھر سے زندہ کرتا اور دوبارہ قتل کر کے ہماری لاشیں اٹھا کر صندوقوں میں لے جا کر بند کر دیتا ہم بے بس تھیں جن کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھیں جن آدھی رات کو ہمیں پھر زندہ کرتا اور اس سجے سجائے کمرے میں بلا کر ہمیں رقص کرنے پر مجبور کرتا اس کے بعد وہ پھر

ہمیں قتل کر دیتا ہم نے تمہیں بارہ دری کے احاطے میں داخل ہوتے دیکھا تھا مگر ہم کچھ نہ کہہ سکتی تھیں ہماری زبان بند کر دی گئی تھی اب جب کہ تم نے بہادری سے کام لے کر جن کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قتل کر دیا ہے تو ہم پھر سے انسان کی شکل میں آ گئی ہیں اور پھر سے زندہ ہو گئی ہیں۔

عنبر نے ان کی کہانی سنی تو بولا۔

اے نیک بہنو۔ تم سچی ہو۔ تمہاری کہانی سچی ہے مگر سوال یہ ہے کہ اب تم اپنے ملک اور اپنے باپ کے محل میں کس طرح سے جاؤ گی۔

بڑی بہن نے کہا۔

بہادر اور عظیم بھائی یہ ظالم ہمیں ایک اڑن کھٹولے پر بٹھا کر یہاں لایا تھا اور اڑن کھٹولا اس بارہ دری کی چھت پر رکھا ہوا ہے اگر ہم اس پر سوار ہو کر اسے حکم کریں کہ ہمیں کوہ قاف کے ملک میں لے چل تو وہ

ہمیں وہاں پہنچا دے گا۔

کیلاش نے پوچھا۔

اگر وہ تم لوگوں کو کسی اور جگہ لے گیا تو؟

بڑی بہن بولی۔

نہیں بھائی ایسا نہیں ہوسکتا۔ اڑن کھٹولے کو جو کہا جائے وہ اسی حکم پابند ہوتا ہے وہ اپنے مالک کے ہر حکم کی تعمیل کرتا ہے۔

چھ کی چھ بہنیں اٹھیں اور عنبر اور کیلاش کو لے کر اوپر بارہ دری کی دوسری منزل والی چھت پر آ گئیں وہاں لکڑی کا ایک گول سا اڑن کھٹولا پڑا تھا جس کے اندر سات آٹھ آدمیوں کے بیٹھنے کی جگہ تھی عنبر دو اڑھائی ہزار برس کی عمر میں پہلی مرتبہ اس قسم کی کوئی چیز دیکھ رہا تھا چھ کی چھ عورتیں اڑن کھٹولے کے اندر لکڑی کے فرش پر بیٹھ گئیں انہوں نے ایک بار پھر باری باری جھک کر عنبر اور کیلاش کو سلام کیا بڑی بہن نے

کہا۔

اے نیک دل بھائی ہمارا باپ ملک کوہ قاف کا بادشاہ ہے اگر تم ہمارے ملک میں آؤ تو ہمارا باپ تم سے مل کر بہت خوش ہوگا اور ہمیں بھی بے حد خوشی ہوگی۔

عنبر نے کہا۔

میں وعدہ نہیں کرتا بہن ۔لیکن اگر کوہ قاف کے ملک کی طرف ہمارا گزر ہوا تو میں تمہارے باپ سے ملاقات کرنے ضرور آؤں گا کیا تم اکیلی اس اڑن کھٹولے میں اپنے گھر تک چلی جاؤ گی۔

کیوں نہیں بھائی بڑی بہن نے مسکرا کر کہا ہم تمہارے سامنے اس اڑن کھٹولے کو لے کر اڑئیں گی اور اپنی منزل کی طرف رواں ہو جائیں گی۔

اور ایسا ہی ہوا بڑی بہن نے بلند آواز میں اڑن کھٹولے سے کہہ دیا کہ

اسے اور اس کی بہنوں کو لے کر وہ ملک کوہ قاف کی طرف چل پڑے
اس حکم کے ساتھ ہی اڑن کھٹولے میں حرکت پیدا ہوئی اور چھت پر
سے اٹھنا شروع ہو گیا ایک منزل اوپر اٹھ کر اس نے ہوا میں ہی ایک
طرف اڑنا شروع کر دیا عنبر اور کیلاش اس اڑن کھٹولے کو اڑتا دیکھ کر
حیران رہ گئے تھوڑی دیر بعد اڑن کھٹولا ان کی نظروں سے اوجھل ہو
گیا۔

عنبر نے حیرانی سے کیلاش سے کہا۔
کیسی عجیب و غریب شے تھی یہ بھی۔

کیلاش بولا۔

ہاں بھائی، سچ جانو تو مجھے تو یہ عورتیں بھی کوئی جادوگرنیاں معلوم ہو رہی
تھیں۔

ہو سکتا ہے انہوں نے جادو کے زور سے ایسا کیا ہو بہر حال ٹھیک ہے

ہمیں یہاں سے باہر نکل کر جنگل میں چلے جانا چاہیے کیوں کہ ہو سکتا ہے یہاں رات کو پھر سے جن بھوتوں کا بسیرا ہو جانا ہے۔

دونوں دوست اس بارہ دری سے باہر نکل آئے جب وہ خار دار جھاڑیوں والے میدان کو عبور کر کے چار دیواری سے باہر آئے تو انہوں سامنے چشمے کے اوپر والے درخت پر سے عورتوں کی کٹی ہوئی لاشیں غائب تھیں یہ سب کچھ انہیں جادو کا کرشمہ محسوس ہوا وہ دونوں ساتھ ساتھ نیچے کی طرف روانہ ہو گئے عنبر اس آسیبی بارہ دری سے دور کسی مقام پر جا کر رات بسر کرنا چاہتا تھا۔

چلتے چلتے جب انہیں رات ہو گئی تو وہ ایک ایسی جگہ پر پہنچ گئے جہاں ندی کے پاس ایک قطعے پر گھاس بہت کم اگی ہوئی تھی۔..........

انہوں نے اسی مقام پر رات بسر کرنے کا فیصلہ کر کے زمین پر چادریں بچھائیں اور لیٹ گئے عنبر نے جنگلی پھل توڑے اور جو انہوں

نے مل کر کھائے اور چشمے کا ٹھنڈا پانی پی کر سونے کی تیاریاں کرنے لگے وہ دن بھر کے تھکے ہوئے تھے لیٹتے ہی انہیں نیند نے آلیا وہ سو گئے جنگل میں رات چھا گئی چاروں طرف اندھیرا ہی اندھیرا اچھل چکا تھا خاموشی اتنی گہری تھی کہ کہیں کسی پرندے کی آواز بھی سنائی نہ دیتی تھی عنبر یہی سوچ کر سویا تھا کہ نہ جانے اس کی بہن ماریا کس حال میں ہو گی اور اس کے دوست ناگ کی لاش والا صندوقچہ کہاں اور کس کے پاس پڑا ہوگا۔

اچانک سوتے سوتے اس کی آنکھ کھل گئی اسے کسی جانور کی آواز سنائی دی وہ سمجھ نہیں سکا تھا کہ وہ آواز کس جانور کی تھی اس نے جنگل کی خاموشی پر کان لگا دیے اس کے پاس ہی کیلاش گہری نیند سو رہا تھا اس نے کیلاش کو جگانا مناسب خیال نہ کیا جنگل میں وہی آواز ایک بار پھر بلند ہوئی یہ آواز کسی درندے کی تھی یہ پتا نہیں چل رہا تھا کہ درندہ کون

سا ہے نہ تو یہ آواز شیر کی تھی اور نہ ہاتھی کی آواز قریب سے نہ سنائی دے رہی تھی۔

عنبر ہوشیار ہو کر اٹھ بیٹھا اور درخت کے پیچھے چھپ کر کھڑا ہو گیا اس نے تلوار نکال کر ہاتھ میں تھام لی کہ اگر خطرہ آ جائے تو وہ اس کا بہادری سے مقابلہ کر سکے آواز بند ہو گئی وہ کتنی ہی دیر کھڑا رہا آواز دوبارہ سنائی نہ دی تنگ آ کر وہ بستر پر لیٹنے ہی والا تھا کہ اسے کسی جانور کے جھاڑیوں میں سے ایک طرف بھاگ کر جانے کی آہٹ محسوس ہوئی عنبر نے اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر جھاڑیوں کی طرف دیکھا وہاں کوئی بھی نہیں تھا پھر اسے کسی عورت کا قہقہہ سنائی دیا وہ چونکا۔ اس کے بعد کسی بچے کے رونے کی آواز آئی تھوڑی دیر بعد پھر درندے کی گرج سنائی دی اب کیلاش بھی ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔

عنبر نے اسے بھی اپنے پاس بلا لیا اور خاموش رہنے کی ہدایت کی وہ

ایک درخت کے تنے کے پیچھے چھپے ہوئے تھے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک عورت جس کے بال اس کے سر پر کانٹوں کی طرح کھڑے ہیں کان لمبے ہیں آنکھیں نیلی ہیں زبان باہر لٹک رہی ہے گلے میں سانپوں کی مالا ہے اور ہاتھ میں کسی جانور کا کٹا ہوا سر پکڑا ہوا ہے اس طرف آ رہی ہے جہاں ان کے بستر بچھے تھے کیلاش تو اس چڑیل کو دیکھ کر ڈر گیا۔

عنبر نے سرگوشی میں کہا۔

خبردار۔ آواز مت نکالنا۔

دیکھتے رہو۔ یہ چڑیل کیا کرتی ہے۔

لمبی زبان والی چڑیل نے جب دیکھا کہ دونوں بستروں پر کوئی انسان نہیں ہے تو وہ غصے میں آ گئی اور ادھر اُدھر تکنے لگی اس نے بستروں کو اپنے تیز ناخنوں سے چیر ڈالا اور اپنی ناک اوپر اٹھا کر جنگل میں انسانوں کی بو سونگھنے لگی کیلاش نے تو اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا وہ یہ

دہشت ناک منظر نہیں دیکھ سکتا تھا۔

اس وقت چاند نکل آیا تھا اور اس کی ہلکی روشنی جنگل میں پھیل رہی تھی اس روشنی میں چڑیل کی بھیانک شکل اور بھی ڈراؤنی ہو گئی تھی۔

چڑیل نے اس درخت کی طرف بڑھنا شروع کر دیا تھا جہاں عنبر اور کیلاش چھپے ہوئے تھے درخت کے قریب آ کر وہ ایک مکروہ قہقہہ لگا کر ہنسی اور پھر اس نے زور سے درخت کے تنے پر ہاتھ مارا۔ اس کے پنجے میں اتنی طاقت تھی کہ گھنے درخت پر بھونچال سا آ گیا........

درخت سر سے لے کر پاؤں تک لرز اٹھا اور اس کی شاخوں پر سوئے ہوئے پرندے پھڑ پھڑا کر اڑ گئے۔ اب سوچنے کا وقت گزر گیا تھا۔

اگر عنبر اور دیر تک انتظار کرتا تو چڑیل کم از کم کیلاش پر ضرور حملہ کر دیتی اور چڑیل کے حملے سے کیلاش کا بچ نکلنا محال بات تھی۔

عنبر تلوار لے کر چڑیل کے مقابلے پر باہر نکل آیا اس نے کیلاش کے

کان میں سرگوشی کر کے اسے خبردار کر دیا تھا کہ ہرگز ہرگز وہاں سے
ہلنے کی کوشش نہ کرے چڑیل نے جب اپنے سامنے ایک نوجوان کو
تلوار ہاتھ میں لیے کھڑے دیکھا تو وہ خوشی اور مذاق سے قہقہہ لگا کر
ہنس پڑی اس کے خیال میں شکار اپنے آپ باہر آگیا تھا اور اسے کوئی
پریشانی نہیں اٹھانی پڑی تھی یہ چڑیل اس جنگل کی چڑیل تھی اور
چاندنی راتوں میں اپنے شکار کی تلاش میں نکلتی تھی وہ اب تک
سینکڑوں مظلوم انسانوں کو کھا کر ہضم کر چکی تھی بے چارے مسافر
راتوں کو تھک ہار کر سو رہے ہوتے اور یہ ان پر سوتے میں ٹوٹ پڑتی
ایک ہی جھٹکے سے ان کی گردن کا منکہ توڑ دیتی اور انہیں ہضم کر جاتی۔
چڑیل بڑی خوش تھی کہ اسے آج ایک نوجوان شکار کھانے کو مل رہا ہے
اسے کیا خبر تھی کہ جس نوجوان کو وہ اپنا لذیز شکار سمجھ بیٹھی تھی وہ اس کی
موت ہے عنبر تلوار ہاتھ میں لیے اپنی جگہ پر خاموش کھڑا چڑیل کو گھور کر

دیکھ رہا تھا چڑیل نے بھی اس پر ٹکٹکی باندھ لی اس کا خیال تھا کہ چڑیل کی آنکھوں کی وہ تاب نہ لا سکے گا کیونکہ ہمیشہ ایسا ہوا تھا کہ انسان چڑیل کو دیکھتے ہی بے ہوش ہو کر گر جاتے ہیں اور وہ بڑی آسانی سے انہیں اپنا تر نوالہ بنا لیتی تھی چڑیل کچھ پریشان سی ہوئی کہ یہ کیسا انسان ہے کہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر گھور رہا تھا۔

اب اس نے دوسرا حربہ استعمال کیا اور عنبر کی طرف دیکھ کر ایک بھیانک چیخ ماری اس چیخ نے ایک بار تو سارے جنگل کو تھرتھرا کر رکھ دیا اس میں دہشت اور دل کو دہلا دینے والی کڑک تھی۔

.........کیلاش تو خوف زدہ ہو کر وہیں درخت کے ساتھ لگ کر بیٹھ گیا لیکن عنبر پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا وہ اسی طرح چڑیل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ڈٹا رہا اب چڑیل نے فیصلہ کر لیا کہ وہ اس نڈر اور بے خوف انسان کو اس کی گستاخی کا مزہ چکھائے گی چنانچہ اس نے آگے

بڑھ کر اپنا لمبے لمبے ناخنوں والا پنجہ عنبر کے کندھے پر مارا مگر عنبر پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔

عنبر نے تلوار اپنے سامنے کر لی اور چڑیل کی گردن پر اس کی نوک رکھ دی وہ تلوار گھونپنے ہی والا تھا کہ چڑیل تڑپ کر پرے ہٹ گئی اس نے ایک بار پھر عنبر پر حملہ کیا اب کے اس نے عنبر کی گردن اپنے دونوں ہاتھوں میں دبوچ لی اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس نے کوئی سخت پتھر اپنے ہاتھ میں لے رکھا ہے وہ جتنا اس کی گردن کو دباتی پتھر اس کے ہاتھوں میں اور چبھ جاتا اس دوران میں عنبر نے پھرتی سے کام لے کر تلوار چڑیل کے سینے میں پوری کی پوری گھونپ دی چڑیل نے ایک چیخ ماری اس چیخ میں موت کا درد اور دہشت تھی اس کی آنکھیں باہر کو ابل پڑیں عنبر نے تلوار باہر کھینچ کر ایک بار پھر اس کے سینے میں گھونپ دی۔

چڑیل دھم سے زمین پر گری اور تڑپنے لگی اس کے جسم سے سیاہ رنگ کا خون بہنے لگا دیکھتے دیکھتے وہ ٹھنڈی ہوگئی اور اس کا مردہ جسم لومڑی کی شکل میں تبدیل ہوگیا اس کے بعد وہاں ایک بلی دکھائی دی جو مری پڑی تھی اب کیلاش بھی درخت کے پیچھے سے باہر نکل آیا۔

شاباش۔ عنبر تم بڑے بہادر ہو میں بھی نہیں ڈرا مگر میں نے کہا کہ تم ہی اسے قتل کرو تو اچھا ہے آؤ اب اس چڑیل کی لاش کو زمین میں دبا دیں۔

انہوں نے اسے تلوار سے زمین میں ایک گڑھا کھودا اور بلی کی لاش کو اس میں دبا کر اوپر مٹی ڈال دی اس کام سے فارغ ہو کر وہ گھاس پر لیٹ گئے عنبر بے حد تھک گیا تھا کیلاش بھی تھکا ہوا تھا رات آدھی سے زیادہ گزر چکی تھی چاند مغرب کی طرف جھکنے لگا اور اس کی روشنی پھیکی پڑتی جا رہی تھی۔

کیلاش بولا۔

میرا تو خیال ہے کہ ہمیں اس وقت اس خوف ناک بھوتوں کے جنگل سے کوچ کر جانا چاہیے کیا خبر آس پاس کوئی اس چڑیل کی بہن چھپی بیٹھی ہو۔

عنبر نے کہا۔

کوئی بات نہیں اگر اسے آنا ہے تو وہ بھی آجائے اس کا بھی حشر یہی ہوگا۔

کیلاش بولا۔

لیکن یہاں سے کوچ کرنے میں کیا حرج ہے۔

عنبر کہنے لگا۔

میں بہت تھک گیا ہوں باقی رات ہمیں اس جگہ آرام کرنا چاہیے صبح سورج کی پہلی کرن کے ساتھ ہی چل پڑیں گے۔

کیلاش نے کہا۔

بھائی رات کون سی باقی رہ گئی ہے بمشکل ایک پہر رہ گیا ہے کوئی دم میں صبح ہونے والی ہے میرا تو خیال ہے کہ یہاں سے چل دینا ہی اچھا ہے۔

عنبر نے ہنس کر کہا۔

یار کیلاش تم بہت ڈرپوک ہو آدمی کو اتنا بھی ڈرپوک نہیں ہونا چاہیے ہم رات کا باقی حصہ آرام کریں گے۔

عنبر کے اس فیصلے کے سامنے کیلاش کچھ نہیں کر سکتا تھا مجبوراً وہ چادر اوڑھ کر سو گیا عنبر بھی گھاس پر لیٹ کر اونگھنے لگا رات گزرتی چلی گئی چاند درختوں کے نیچے نیچے مغرب میں اتر گیا مشرق کی طرف سے صبح کی ہلکی ہلکی روشنی نمودار ہونا شروع ہو گئی دونوں بے خبر سوئے ہوئے تھے جب انہیں جاگ آئی تو دن کافی نکل آیا تھا درختوں میں سے

دھوپ چھن چھن کر ان پر پڑ رہی تھی۔

سب سے پہلے عنبر کی آنکھ کھلی اس نے کیلاش کو جگایا کیلاش ہڑ بڑا کر

اٹھا اور بولا۔

کون ہے۔؟

عنبر نے مسکرا کر کہا۔

اٹھو میاں بہادر۔ دن چڑھ آیا ہے۔

عنبر جنگل سے کچھ پھل توڑ کر لے آیا انہوں نے چشمے پر منہ ہاتھ دھو کر

پھل کھائے پانی پیا اور واپس اپنے سفر پر روانہ ہو گئے۔

تیسرے پہر وہ ٹھیک اس جگہ پہنچ گئے جہاں انہوں نے ندی میں لعل

اور سرخ نگینے دیکھ کر اوپر کا سفر شروع کیا تھا اب ندی میں کوئی بھی لعل

یا نگینہ نہیں بہہ رہا تھا جو لعل ندی کی تہہ میں پڑے تھے وہ پتھر بن چکے

تھے کیلاش نے کچھ نگینے اپنی جیب میں چھپا رکھے تھے اس نے جلدی

سے انہیں باہر نکالا تو یہ دیکھ کر اپنا سر پکڑ کر رہ گیا کہ سارے کے سارے سرخ نگینے سیاہ پتھروں میں تبدیل ہو گئے تھے اس لئے کہ یہ سارا جادو کا کھیل تھا جن کے ہلاک ہوتے ہی نگینے بھی پتھر بن گئے۔

عنبر نے سورج کے حساب سے مشرق کی طرف رخ کر لیا اور پہاڑیوں گھاٹیوں میں چلنے لگے اسے سب سے زیادہ اس بات کی پریشانی تھی کہ کہیں وہ اپنی اصل راہ سے بھٹک تو نہیں گئے کیونکہ سرنگ والے دریا نے خدا جانے انہیں کس علاقے میں لا کر چھوڑ دیا تھا یہ جگہ ان کی جانی پہچانی بھی نہیں تھی۔

کیلاش نے عنبر سے پوچھا۔

بھائی تم اس علاقے میں پہلے بھی کبھی آئے ہو؟

عنبر نے جواب دیا۔

یہ علاقہ میرے لئے بھی بالکل اجنبی ہے۔

اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ دونوں ایک انجانے راستے پر سفر کر رہے تھے۔

ان کی منزل پہاڑی کنچن چنگا کی ترائی میں جھیل نندن سر تھی مگر وہ اپنی منزل سے بھٹک گئے تھے وہ یہ معلوم کرنے کے لئے بے تاب تھے کہ وہ کس راستے پر جارہے ہیں۔

سفر کرتے کرتے انہیں ایک بار پھر رات آگئی۔

جس دریا کو انہوں نے سرنگ کے ذریعے پار کیا تھا وہ بہت پیچھے رہ گیا تھا گھنے جنگلوں کا سلسلہ تقریباً ختم ہو گیا تھا اب ان کے سامنے گھاٹیوں اور گھاس کے ڈھلانی میدان تھے دور برف پوش پہاڑیاں شروع ہو جاتی تھیں عنبر کا خیال تھا کہ شاید وہی کنچن چنگا کی پہاڑیاں ہیں لیکن اس کے دل میں شک بھی تھا۔

رات کا اندھیرا اچھیل گیا تو وہ ایک جگہ رک گئے پیدل چل چل کر ان

کے پاؤں شل ہو گئے تھے وہ گھاس پر لیٹ گئے تھکاوٹ سے نڈھال
ہونے کی وجہ سے وہ خاموش آنکھیں بند کیے پڑے تھے کہ انہیں ایک
بوڑھا اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔

عنبر نے بوڑھے کو دیکھا تو اٹھ کر بیٹھ گیا۔

۱۔ یہ پراسرار بوڑھا کون تھا؟

۲۔ عنبر کن حالات میں کنچن چنگا کی پہاڑی پر پہنچا؟

۳۔ اس کی ماریا سے کیسے ملاقات ہوئی؟

۴۔ کیا ناگ زندہ ہوسکا؟

۵۔ یہ سب کچھ آپ اسی ناول کی اگلی یعنی اکیسویں 21 قسط ناگ زندہ ہوگیا میں ملاحظہ فرمایئے۔

سر کٹا بھوت

عنبر اور ناگ نے ماریا کو کیسے نکالا اور پھر کس طرف لے گئے ۔راجہ سنگرام نے ماریا سے شادی کرلی یا ماریا وہاں سے نکلنے میں کامیاب ہوگئی ۔ماریا گووند کے پاس کیسے پہنچی ؟ گووند نے ماریا کو کہاں قید کرر کھا تھا؟